مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مِصباحُ القرآن

مُصنّف

حضرت علامہ مولانا ارشد القادری

علمی پبلشرز
لاہور

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے والوں کیلئے بالکل نیا طریقہ تعلیم

مصباح القرآن ۳

مُصنّف

حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ الرحمہ

علمی پبلشرز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب................مصباح القرآن

مصنف................علامہ ارشد القادری

تزئین................حافظ محمد وسیم قادری

قانونی معاون................چوھدری محمد حسین بھٹہ

ایڈوکیٹ لاھور ھائی کورٹ

سرورق................محمد فہیم رضا

مطبع................علمی پرنٹرز لاھور

تعداد................1100

ھدیہ................150 روپے

ناشر................علمی پبلشرز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاھور

منجانب

شفاء القرآن فاونڈیشن

لبرٹی مارکیٹ گلبرگ لاھور 0300-4618516

محضر روڈ اپر مال لاھور 0300-4541210

عرض ناشر

حدیث مبارکہ میں نبی کریم رءوف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا .

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے .(الحدیث)

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے ایسا دستور الحیات ہے جس پر عمل پیرا ھو کر انسان دنیا وآخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے اسے چھوڑ کر کسی بھی صورت میں حقیقی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی . اور یہ بات بھی اظہر من الشمس کی طرح روشن ہے کہ قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کے بغیر اس پر عمل کرنا بھی ناممکن ہے . ھمیں قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کیلئے علمائے باعمل جو خود بھی قرآن مجید کو پڑھنے ،سمجھنے اور اس پر عمل کرتے ھوں کی طرف رجوع کرنا چاھیے .تاکہ ان کی مبارک صحبت میں بیٹھ کر ھمیں بھی قرآن مجید کے الفاظ اور آیات سے آگاھی حاصل ھو اور ھمارے اندر عمل کرنے کا جذبہ بیدار ھو .

انہی علمائے با عمل میں حضرت علامہ ارشد القادری رحمتہ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ بھی ھے جن کی زندگی کا مقصد مسلمانوں کو بیدار کرنا اور سیدھے راستے کی طرف اُن کی رھنمائی کرنا تھا آپ نے مسلمانوں کو قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے قریب تر کرنے کیلئے "مصباح القرآن" نامی عظیم کتاب لکھی . موجودہ دور میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کیلئے جو اپنی مصروفیات کی وجہ سے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر نہیں سیکھ سکتے یہ کتاب عظیم تحفہ ھے .

شفاء القرآن فاونڈیشن کے جملہ اراکین کی دلی تمنا تھی کہ کسی ایسی کتاب کی فوراً اشاعت کی جائے جس سے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر وغیرہ سمجھنے میں آسانی ھو .

شفاء القرآن فاونڈیشن کے زیر اھتمام مندرجہ ذیل شعبے قائم کیے جا رھے ھیں .

(۱)شعبہ تلاوت قرآن (۲)شعبہ ترجمہ و تفسیر قرآن (۳)شعبہ اشاعت قرآن (۴)شعبہ جدید تعلیم قرآن (۵)شعبہ تحفظ اوراق قرآن .

ھم حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب مدظلہ العالی کا تہہ دِل سے شکریہ ادا کرتے ھیں جنھوں نے ھمیں مصباح القرآن کا پہلا اور تیسرا حصہ عنایت فرمایا . تلاش بسیار کے باوجود دوسرا حصہ نہ مل سکا تو آپ کے حکم پر پہلا اور تیسرا حصہ شائع کیا جارھا ھے , دوسرا حصہ مل جانے پر اُسے بھی آئندہ شامل اشاعت کرلیا جائے گا . انشاء اللہ عزوجل -

محمد وسیم قادری

شفاء القرآن فاونڈیشن لاھور

شرفِ انتساب

میں خدمتِ قرآن کی اس حقیر کوشش "مصباح القرآن" کو اپنے آقائے نعمت جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اور اُن کے عظیم علمی مرکز الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم سے منسوب کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں کہ وہیں کا فیضان میری تمام تر صلاحیت فکر و ہمت کی اصل پونجی ہے ـــ۔

سپاہِ تازہ برانگیزم از ولایتِ عشق
کہ در حرم خطرے از بغاوت خرد است

آسودۂ احسان و کرم
ارشدُ القادری
دفتر جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء،
نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ الْاَعْلٰی ہ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْمُجْتَبٰی ہ وَعَلٰی آلِہٖ سُفُنِ النَّجَا وَصَحْبِہٖ نُجُوْمُ الْھُدٰی ہ

جس دن مکے میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا وہ نزول قرآن کا پہلا دن تھا۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا، ہر طرف بدبختیوں کی سیاہی، اور ہر طرف نحوستوں کی کالی رات، اسی عالم میں حرا کے افق پر ایک روشنی چمکی۔ نور کا ایک دائرہ بنا۔ اُجالا پھیلنے لگا۔ تاریکیاں سمٹنے لگیں۔ پردہ اٹھنے لگا۔ جلوے بکھرنے لگے۔

اِدھر سپیدۂ سحر نمودار ہوا اُدھر رات نے رختِ سفر باندھا۔ ادھر آسمان سے اترنے والی تجلی پر مکہ والوں نے اپنے گھروں کے دروازے مقفل کئے اور اُدھر چشم زدن میں دلوں کے سینکڑوں بند دروازے خود بخود کھل گئے۔

شر نے پوری قوت کے ساتھ قرآن کے راستے میں حائل ہونا چاہا لیکن دیواریں ٹوٹ گئیں، فصیلیں گر گئیں، بساط الٹ گئی، خون منجمد ہو گیا، ہاتھ شل ہو گئے۔ قرآن کی روشنی سمٹنے کے لئے نہیں آئی تھی پھیلنے کے لئے آئی تھی ـــــ وہ پھیلی تو پھیلتی چلی گئی۔

دیکھتے دیکھتے سارے عرب میں پھیل گئی۔ پھر سرحدوں کو عبور کیا۔ پھر جنگلوں ریگ زاروں، سمندروں اور پہاڑوں سے گزری۔ یہاں تک کہ ایک دن قرآن کے نور سے ساری دنیا منور ہو گئی۔ ظاہر بھی روشن ہوا باطن بھی چمکنے لگا۔ بدن بھی سنور گیا، روح بھی نکھر گئی۔

انسانوں پر انسانوں کی خدائی کے سارے سانچے ٹوٹ گئے۔ سروں کی سرفرازی اور گردنوں کی سربلندی کے لئے دنیا میں ایک نیا پیمانہ رائج ہوا۔ وحشت زدہ انسانوں کو ایک پاکیزہ تہذیب ملی، زندگی کا ایک نیا دستور ملا۔ قرآن نے وہ سب کچھ دیا جس کی بنی نوع انسان کو ضرورت تھی۔ قرآن اسی کا نامۂ ہدایت تھا جس نے اس کائنات کی تخلیق فرمائی۔

اس سے زیادہ بہتر اور کون جان سکتا تھا کہ انسان کو کیا چاہیئے کیا نہیں چاہیئے۔ اس کی بھلائی کس میں ہے کس میں نہیں ہے۔ اس کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے کیا نہیں ہے ــــ اپنی مخلوق کو اپنی مرضی کا پابند بنانے کا حق اگر خالق کو نہیں ہے تو پھر کسے ہے۔ بندہ اپنے مالک کے آگے نہیں جھکے گا تو پھر کس کے آگے جھکے گا انسان اگر پتھر کے آگے جھکتا ہے تو یہ صرف مالک ہی کیساتھ غداری نہیں ہے، بلکہ یہ خود انسان کے لئے بھی باعثِ ننگ ہے کہ وہ اپنے سے کمتر کے آگے جھکا اور بلا وجہ جھکا نہ پتھروں نے اس کی تخلیق کی اور نہ اس کی پرورش میں ان کا کوئی حصہ ہے۔

یہی ہے قرآن کا وہ سچا اور پُرکشش پیغام جس نے ساری دنیا کو اس کے گرد جمع کر دیا۔

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور قرآن کے تعلق سے وہ زبان بہت سارے ملکوں کی مادری زبان بن گئی اور زمین کے جن خطوں کو زبان کا یہ شرف حاصل نہیں ہو سکا وہاں تراجم کے ذریعہ قرآن کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا۔

برصغیر ہند میں قرآن سمجھنے اور سمجھانے کے لئے عربی زبان کی تعلیم کے بڑے بڑے مراکز قائم ہوئے۔ جہاں صرف و نحو کے قواعد کے ذریعہ عربی زبان سیکھنے کے لئے باضابطہ ایک نصاب تعلیم کی تکمیل کرائی گئی، علماء نے نہایت اخلاص و محبت کیساتھ

قرآن کے علوم و معارف کو تراجم و تفاسیر کے ذریعہ عوام میں پھیلایا۔

لیکن جیسے جیسے ہمارے اقبال کا سورج ڈھلتا گیا ہمارے جذبے کی آنچ سرد ہونے لگی، نہ طلبہ میں شوق کی وہ تپش باقی رہی اور نہ اساتذہ میں قلبیت کا وہ اخلاص زندہ رہا جس نے کبھی مٹی کو سونا بنایا تھا۔

اب عربی درسگاہوں سے جو طلبہ سندِ فراغ لے کر نکلتے ہیں وہ تقریریں تو بہت اچھی کر لیتے ہیں لیکن اپنی استعداد سے قرآن کی ایک آیت کا صحیح ترجمہ نہیں کر سکتے اس محرومی کا الزام صرف طلبہ پر نہیں ڈالا جا سکتا بلکہ ہمارا موجودہ نصابِ تعلیم بھی موردِ الزام ہے۔ کیونکہ پورے نصاب میں دوسرے مضامین کی بہ نسبت تفسیرِ قرآن کا عنصر اتنا کم ہے کہ اسے نہیں کے برابر کہنا چاہیئے ـــ اور جتنا کچھ ہے بھی تو اس کی تکمیل بھی اچھی طرح نہیں کرائی جاتی۔

ترجمۂ قرآن کے سلسلے میں ہمیں نوجوان علماء کی قلتِ استعداد کا اندازہ اس وقت ہوا جب بیرونی ملکوں کے سفر کے دوران ایک مرکزی مسجد میں درسِ قرآن دینے کے لئے چند امیدواروں کا میں نے انٹرویو لیا۔ کنزالایمان سامنے رکھنے کے باوجود صحیح طور پر ان کے لئے یہ بتانا مشکل تھا کہ کونسا لفظ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

اس کے بعد ہی شدت کے ساتھ میں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ قرآن حکیم کے معانی و مطالب سے واقف ہونے کے لئے ایک ایسی کتاب تصنیف کی جائے جو عربی مدارس کے نصاب میں بھی داخل کی جاسکے تاکہ طلباء کے اندر شروع ہی سے ترجمۂ قرآن کی استعداد پیدا ہو، اور ان حضرات کے لئے بھی وہ مفید ہو جو کسی عربی درسگاہ سے منسلک نہیں ہیں لیکن قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہیں ـــ

خاص طور پر انگریزی درسگاہوں کے اساتذہ، اور جدید تعلیم یافتہ حضرات، اور فکری شعور رکھنے والے اُردو خواں افراد اس کتاب کے ذریعہ اپنے اندر ترجمۂ قرآن کی استعداد پیدا کر سکیں۔

چنانچہ میں نے اللہ کی کارسازی پر بھروسہ کر کے "مصباح القرآن" کے نام سے بالکل جدید طریقے پر ایک کتاب کی تصنیف شروع کر دی جو سردست تین حصوں پر مشتمل ہے۔

اعتراف نعمت کے طور پر میں نے اپنی مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی اس کتاب کا نام "مصباح القرآن" رکھا ہے کہ وہی میری ساری علمی اور فکری صلاحیتوں کا منبع، مصدر اور سرچشمہ ہے۔

ہے مست اُنہی بوئے گریباں سے شرح گل
گل سے چمن، چمن سے صبا اور صبا سے ہم

خادم القرآن
ارشد القادری
دفتر جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

ہر چیز کے لئے ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم (دین) ہے

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الدرس الاول

نئے الفاظ کے معانی

اَلْحَمْدُ	ساری تعریف	عَظِیْمٌ	بڑا
لِلّٰہِ	اللہ کے لئے	لَاتُفْسِدُوْا	فساد مت کرو
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	جو سارے جہانوں کا پروردگار	وَاِنَّ	اور بیشک
لِ	لئے۔ سے۔ واسطے	مُفْلِحُوْنَ،	کامیاب لوگ
لَا	نہیں۔ وَ اور فَ۔ پس، تو	اَرْضٌ	زمین
رَیْبٌ	شک	مُحِیْطٌ	گھیرے ہوئے
فِیْہِ	اس میں	عَلٰی	پر
فِیْ	میں	کُلٌّ	ہر
ہٗ	اُس کا۔ اُس کی۔ اُس کے	شَیْءٌ	چیز
بِ	ساتھ۔ میں۔ پر	قَدِیْرٌ	قادر۔ قدرت والا
اُولٰٓئِکَ	وہ لوگ	لَہٗ	اُس کے لئے
اُولٰٓئِکَ ھُمْ	وہی لوگ	عَلَیْھِمْ	اُن پر
لَھُمْ	اُن کے لئے	فِیْھِمْ	اُن میں

آیاتِ کریمہ

١ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الفاتحہ ٢

② لَا رَيْبَ فِيهِ — بقرہ/٣

③ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ — بقرہ/٥

④ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ — بقرہ/٧

⑤ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ — بقرہ/١٢

⑥ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ — بقرہ/١٩

⑦ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ — بقرہ/٢٠

تمرینات (مشقی سوالات)

١- عربی میں ترجمہ کیجئے۔ یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس نمبر کی آیت لکھ دیجئے۔

① ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے

② اس میں کوئی شک نہیں

③ وہی لوگ کامیاب ہیں

④ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

⑤ فساد مت کرو زمین میں

⑥ اور اللہ گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

⑦ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

٢- اردو میں ترجمہ کیجئے ــــ

① اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ — الفاتحہ/١

② لَا رَيْبَ فِيهِ — بقرہ/٣

③ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ — بقرہ/٥

④ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ — بقرہ/٧

⑤ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ — بقرہ/١٢

⑥ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ — بقرہ/١٩

⑦ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ — بقرہ/٢٠

٣- مذکورہ بالا آیات میں سے وہ آیات بتائیے جس میں قرآن کا ذکر ہے۔

٤- اللہ تعالیٰ قوت والا ہے یہ دعویٰ کس کس آیت سے آپ ثابت کر سکتے ہیں۔

الدرس الثانی

نئے الفاظ کے معانی

يَا أَيُّهَا	اے	اَلَّذِيْ	جو۔ جس نے
نَاسٌ	لوگ۔ لوگو	هُوَ الَّذِيْ	وہی اللہ ہے جو۔ جس نے
اُعْبُدُوْا	عبادت کرو	خَلَقَ	پیدا کیا
رَبَّكُمْ	تمہارا رب۔ اپنے رب۔	لَكُمْ	تمہارے لئے
إِنْ۔	اگر۔ بیشک۔ نہیں	إِنِّيْ	بیشک میں
كُنْتُمْ	تم ہو۔	جَاعِلٌ	بنانے والا۔ پیدا کرنے والا
صٰدِقِيْنَ	سچے	خَلِيْفَةٌ	نائب۔
اَلَّذِيْنَ	جو لوگ	إِنَّهٗ	بیشک وہ
اٰمَنُوْا	ایمان لائے	إِنَّهٗ هُوَ	بیشک وہی
عَمِلُوْا	کام کیا۔ عمل کیا۔	تَوَّابٌ	توبہ قبول کرنے والا
صٰلِحٰتٌ	نیک۔ اچھے	رَحِيْمٌ	نہایت مہربان
هُوَ	وہ	ىْ۔	میرا۔ میری۔ میرے

آیاتِ کریمہ

١ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ — بقر ۲۱

٢ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ — بقر ۲۳

٣ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۝ — بقر ۲۵

٤ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ — بقر ۲۹

٥ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً — بقر ۳۰

٦ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ — بقر ۳۷

تمرینات

١- عربی میں ترجمہ کیجیے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس نمبر کی آیت لکھ دیجیے۔

١ اے لوگو عبادت کرو اپنے رب کی

٢ اگر تم لوگ سچے ہو

٣ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے

٤ وہی اللہ ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے

٥ بیشک میں بنانے والا ہوں زمین میں (اپنا) نائب

٦ بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے

٢- اردو میں ترجمہ کیجیے ———

١ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ — بقر ۵

٢ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ — بقر ۷

٣ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ — بقر ۲۰

٤ اَلَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ — بقر ۲۹

٥ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ — بقر ۲۳

٦ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً — بقر ۳۰

٧ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — الفاتحہ ۱

٨ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ — بقر ۲۱

٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — بقر ۲۵

٣- بتائیے کہ کس آیت میں لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

٤- بتائیے کہ کس آیت میں اللہ کے پیارے بندوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

٥- اب تک بارہ آیات آپ پڑھ چکے۔ ان میں سے کسی پانچ آیت کا اردو میں ترجمہ کیجیے

الدرس الثالث

نئے الفاظ کے معانی

اَصْحٰبُ	والے۔ ساتھیوں	وَاِذْ	اور جب۔ اور یاد کرو اس وقت کو جب
نَارٌ	آگ۔ جہنم	اٰتَيْنَا	ہم نے دیا۔ ہم نے عطا کیا
اَصْحٰبُ النَّارِ	جہنمی۔ جہنم والے	اَلْكِتٰبَ	کتاب (تورات مراد ہے)
اُذْكُرُوْا	یاد کرو	قَالَ	کہا۔ فرمایا
نِعْمَتِيَ	میری نعمت	لِقَوْمِهٖ	اپنی قوم سے۔ اس کی قوم سے
اَقِيْمُوْا	قائم کرو۔ قائم رکھو۔	مُوْسٰى	ایک پیغمبر کا اسم گرامی
اٰتُوْا	دو۔ ادا کرو۔	قُلْنَا	ہم نے کہا۔ ہم نے حکم دیا۔
وَارْكَعُوْا	اور رکوع کرو۔ نماز پڑھو	اُدْخُلُوْا	داخل ہو جاؤ۔
مَعَ	ساتھ	هٰذِهِ	یہ۔ اس۔
رَاكِعِيْنَ	رکوع کرنیوالوں۔ نماز پڑھنے والوں	اَلْقَرْيَةَ	بستی۔ گاؤں۔

هٰذِهِ الْقَرْيَةَ	اس بستی۔	قُلْتُمْ	تم لوگوں نے کہا
قُلْتُ	میں نے کہا	لَاتَدْخُلُوا۔	تم لوگ مت داخل ہو
قُلْتَ	تو نے کہا	لَاتَشْرَبُوا۔	تم لوگ مت پیو

آیاتِ کریمہ

۱ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۵ بقر ۳۹
۲ اُذْكُرُوا نِعْمَتِيَ ۵ بقر ۴۰
۳ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ بقر ۴۳
۴ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۵ بقر ۴۳
۵ وَإِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ بقر ۵۳
۶ وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ بقر ۵۴
۷ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ بقر ۵۸

تمرینات

۱۔ عربی میں ترجمہ کیجیے ——— یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اسکی عربی آیت لکھ دیجیے

۱ وہ لوگ جہنمی ہیں۔
۲ یاد کرو میری نعمت کو
۳ اور قائم رکھو نماز اور ادا کرو زکوۃ
۴ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ
۵ اور جب ہم نے دی موسٰی کو کتاب
۶ اور جب فرمایا موسٰی نے اپنی قوم سے
۷ اور جب ہم نے حکم دیا کہ داخل ہو جاؤ اس بستی میں۔

۸ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا۔
۹ بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔
۱۰ وہی اللہ ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے۔

۲۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

۱ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۵ بقر ۳۹
۲ اُذْكُرُوا نِعْمَتِيَ بقر ۴۰
۳ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ بقر ۴۳
۴ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۵ بقر ۴۳
۵ وَإِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ بقر ۵۳
۶ وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ بقر ۵۴
۷ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ بقر ۵۸
۸ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۵ بقر ۲۳
۹ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۵ بقر ۳۷
۱۰ لَاتُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بقر ۱۲

۳۔ بتائیے وہ کونسی آیت ہے جس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے
۴۔ کافروں کو کیوں أَصْحٰبُ النَّارِ کہا گیا ہے۔
۵۔ اہل ایمان کو کیوں مُفْلِحُوْنَ کہا گیا ہے۔

الدرس الرابع

نئے الفاظ کے معانی

قُلْتُمْ	تم لوگوں نے کہا۔ تم نے کہا	يٰمُوْسٰى	اے موسٰی

لَنْ نَّصْبِرَ	ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے	بِرَحْمَتِهٖ	اپنی رحمت کے ساتھ
〃	ہم سے ہرگز صبر نہ ہوگا	مَنْ	جسے
عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ	ایک ہی طرح کے کھانے پر	یَّشَآءُ	چاہتا ہے۔ چاہے
لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ	نہ انہیں کوئی خوف ہے	ذُوْ	والا
وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ	اور نہ انہیں کچھ غم ہے	اَلْفَضْلُ	نعمت۔ احسان، فضل و کرم
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	جنت والے۔ جنتی	قُلْ	آپ کہیے۔ آپ فرماؤ۔
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا	اور بیشک ہم نے عطا کی۔ ہم نے دی	هَاتُوْا	لاؤ۔ پیش کرو۔
بَصِیْرٌ	دیکھنے والا ہے۔ دیکھ رہا ہے	بُرْهَانَكُمْ	اپنی دلیل۔
بِمَا	جو کچھ	اِنْ كُنْتُمْ	اگر تم ہو
یَعْمَلُوْنَ	وہ کرتے ہیں	صٰدِقِیْنَ	(اپنے دعوے میں) سچے
یَخْتَصُّ	خاص کرتا ہے۔		

آیاتِ کریمہ

۱ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ بقرہ ۶۱
۲ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بقرہ ۶۲
۳ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۝ بقرہ ۸۲
۴ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ بقرہ ۸۷
۵ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ بقرہ ۹۶
۶ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ بقرہ ۱۰۵
۷ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بقرہ ۱۱۱

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجیے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجیے

۱ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ہرگز صبر نہ ہوگا ایک ہی طرح کے کھانے پر
۲ نہ انہیں کوئی خوف ہے اور نہ انہیں کچھ غم ہے۔
۳ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا وہ جنتی ہیں۔
۴ اور بیشک ہم نے دی موسیٰ کو کتاب
۵ اور اللہ دیکھ رہا ہے جو وہ لوگ کرتے ہیں۔
۶ اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔
۷ اور (اے محبوب) آپ فرماؤ کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔
۸ اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔
۹ اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔
۱۰ بیشک میں بنانے والا ہوں زمین میں اپنا نائب (یعنی حضرت آدم کو)

۲- اردو میں ترجمہ کیجیے

۱ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ۝ بقرہ ۶۱
۲ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بقرہ ۶۲
۳ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ بقرہ ۸۲
۴ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ بقرہ ۸۷
۵ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ بقرہ ۹۶
۶ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ بقرہ ۱۰۵
۷ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بقرہ ۱۱۱

۸ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ — بقر ۲۱

۹ اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ — بقر ۲۹

۱۰ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً — بقر ۳۰

۳- اس حقیقت کے اظہار سے کہ بندوں کے اعمال اللہ دیکھ رہا ہے۔ بندوں پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔

۴- توبہ قبول کرنے کے لئے مہربانی کیوں ضروری ہے۔

۵- پچھلے اسباق میں سے کسی بھی تین آیات کا اس طرح ترجمہ کیجئے کہ پہلے مفرد الفاظ کے معانی لکھئے اس کے بعد پوری آیت کا ترجمہ کیجئے۔

الدرس الخامس

نئے الفاظ کے معانی۔

اِنَّكَ	بیشک تو	اٰمَنُوْا۔	ایمان لائے یعنی اے ایمان والو
اِنَّكَ اَنْتَ	بیشک تو ہی	اِسْتَعِیْنُوْا۔	مدد چاہو
سَمِیْعٌ	خوب سننے والا	اِذَآ اَصَابَتْهُمْ	جب انہیں پہنچتی ہے
عَلِیْمٌ	خوب جاننے والا	مُصِیْبَةٌ۔	کوئی مصیبت
وَمَا	اور نہیں (ہے)	قَالُوْٓا۔	تو وہ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا
غَافِلٌ	بے خبر۔ لاپرواہ	اِنَّا لِلّٰهِ۔	بیشک ہم اللہ ہی کے ہیں
عَمَّا	اس سے جو	وَاِنَّآ اِلَیْهِ۔	اور بیشک ہم اسی کی طرف
تَعْمَلُوْنَ	تم کرتے ہو۔ تم کر رہے ہو	رٰجِعُوْنَ	لوٹنے والے ہیں۔ ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے
لِلّٰهِ	اللہ ہی کا (ہے)	كُتِبَ	فرض کیا گیا۔ فرض کئے گئے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ	اے وہ لوگ جو	عَلَیْكُمْ	تم پر۔

اَلصِّیَامُ	روزے	مِنْ قَبْلِكُمْ	تم سے پہلے (تھے)،
كَمَا	جیسا۔ جیسے۔ جیسی۔	وَاتَّقُوْا	اور ڈرو

آیاتِ کریمہ

۱ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ — بقر ۱۲۷

۲ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ — بقر ۱۴۰

۳ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ — بقر ۱۴۲

۴ يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ — بقر ۱۵۳

۵ وَاِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ — بقر ۱۵۶

۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ — بقر ۱۸۳

۷ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ — بقر ۱۹۴

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجئے ـــــ یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

۱ بیشک تو ہی خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

۲ اور نہیں ہے اللہ بے خبر جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

۳ اے محبوب! آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کا ہے پورب بھی اور پچھم بھی۔

۴ اے ایمان والو مدد چاہو صبر سے اور نماز سے۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

۵ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی

کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

۶ اے ایمان والو فرض کیے گئے تم پر روزے جیسے اُن لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے

۷ اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۸ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ہرگز صبر نہ ہوگا ایک ہی طرح کے کھانے پر۔

۹ اور جب ہم نے حکم دیا کہ داخل ہو جاؤ اس بستی میں۔

۱۰ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ (یعنی نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ)

۲- اردو میں ترجمہ کیجیے

۱ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ بقر/۱۲۷

۲ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ بقر/۱۴۰

۳ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۝ بقر/۱۴۲

۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ بقر/۱۵۳

۵ وَإِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ بقر/۱۵۶

۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ بقر/۱۸۳

۷ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ بقر/۱۹۴

۸ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۝ بقر/۸۲

۹ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ بقر/۱۰۵

۱۰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ ——— بقر/۲۱

۳- اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

۴- مصیبت کے وقت إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے میں کیا حکمت ہے۔

۵- پچھلے اسباق میں سے کسی بھی تین آیات کا اس طرح ترجمہ کیجیے کہ پہلے مفرد الفاظ کے معانی لکھیے اس کے بعد عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

الدرسُ السادس

نئے الفاظ کے معانی

رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار	فَاحْذَرُوهُ	تو اس سے ڈرو
آتِنَا	تو ہمیں عطا کر	حَلِيمٌ	نہایت حلم والا
حَسَنَةً	بھلائی	أَنتَ	تو
قِنَا	تو ہمیں بچا	مَوْلَانَا	ہمارا مولا
عَذَابَ النَّارِ	دوزخ کے عذاب سے	فَانصُرْنَا	تو ہماری مدد فرما
يَهْدِي	ہدایت دیتا ہے۔ چلاتا ہے	عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝	کافروں پر
صِرَاطٍ	راستہ	يُصَوِّرُكُمْ	تمہاری تصویر بناتا ہے
مُسْتَقِيمٍ	سیدھا	فِي الْأَرْحَامِ	ماؤں کے پیٹ میں
هَاجَرُوا	ہجرت کی	كَيْفَ يَشَاءُ	جیسی چاہتا ہے
جَاهَدُوا	جہاد کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	بیشک جن لوگوں نے کفر کیا
يَرْجُونَ	امیدوار ہیں	بِآيَاتِ اللَّهِ	اللہ کی آیتوں کے ساتھ
رَحْمَتَ اللَّهِ	رحمت خداوندی	عَذَابٌ شَدِيدٌ	سخت عذاب
يَعْلَمُ	جانتا ہے	أَنتُمْ	تم۔ تم لوگ
مَا	جو۔ جو کچھ	أَنَا	میں
فِي أَنفُسِكُمْ	تمہارے دلوں میں ہے	نَحْنُ	ہم۔ ہم لوگ

آیاتِ کریمہ

۱ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ بقرہ ۲۰۱

۲ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ بقرہ ۲۱۳

۳ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ بقرہ ۲۱۸

۴ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۝ بقرہ ۲۳۵

۵ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ بقرہ ۲۸۶

۶ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ آل عمران ۴

۷ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ۝ آل عمران ۶

تمرینات

۱۔ عربی میں ترجمہ کیجئے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس نمبر کی آیت لکھ دیجئے۔

۱ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بھلائی عطا کر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۲ اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

۳ اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۴ اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تو اس سے ڈرو۔

۵ تو ہمارا مولا ہے پس ہماری مدد فرما کافروں پر۔

۶ وہی اللہ ہے جو تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے۔

۷ جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

۲۔ اردو میں ترجمہ کیجئے

۱ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ بقرہ ۲۰۱

۲ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ بقرہ ۲۱۳

۳ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ بقرہ ۲۱۸

۴ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۝ بقرہ ۲۳۵

۵ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ بقرہ ۲۸۶

۶ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ آل عمران ۴

۷ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ۝ آل عمران ۶

۸ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ بقرہ ۱۹۴

۹ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بقرہ ۶۲

۱۰ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ۝ بقرہ ۶۱

۳۔ کس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ دلوں کا حال جانتا ہے۔

۴۔ بتایئے کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ کیوں ہے۔

۵۔ پچھلے اسباق میں سے کسی بھی تین آیتوں کا اس طرح ترجمہ کیجئے کہ پہلے مفرد الفاظ کے معانی لکھئے اس کے بعد پوری آیت کا ترجمہ کیجئے۔

الدرس السابع

نئے الفاظ کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
يَرْزُقُ	روزی دیتا ہے۔ رزق عطا کرتا ہے	حَنِيْفًا	حق کی طرف جھکنے والے۔ جھکنے والا
بِغَيْرِ حِسَابٍ	بے حساب	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	مشرکین میں سے
وَاذْكُرْ	اور یاد کر	اِنَّ الْفَضْلَ	بیشک نعمت
رَبَّكَ	اپنے رب کو۔ تیرا رب	بِيَدِ اللّٰهِ	اللہ کے ہاتھ میں
كَثِيْرًا	کثرت سے۔	يُؤْتِيْهِ	وہ اسے عطا کرتا ہے
وَسَبِّحْ	اور اس کی تسبیح کر۔ پاکی بول	مَنْ يَّشَاءُ	جسے چاہتا ہے
بِالْعَشِيِّ	کچھ دن رہے شام کو	وَاسِعٌ	وسعت والا
وَالْاِبْكَارِ	اور صبح تڑکے	حَقَّ تُقٰتِهٖ	جو ڈرنے کا حق ہے
رَبِّيْ	میرا رب	وَلَا تَمُوْتُنَّ	اور ہرگز مت مرنا
رَبُّكُمْ	تمہارا رب	اِلَّا	لیکن
فَاعْبُدُوْهُ	تو اس کی عبادت کرو	وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ	اس حال میں کہ تم مسلمان ہو
مَاكَانَ	نہیں تھا۔ نہیں ہے۔ نہیں تھے	رَبُّنَا	ہمارا رب
وَلٰكِنْ كَانَ	لیکن تھا۔ ہے۔ تھے۔	اِلٰهُكُمْ	تمہارا معبود

آیاتِ کریمہ

١ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ آل عمران ۳۷

٢ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ○ آل عمران ۴۱

٣ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ آل عمران ۵۱

٤ مَاكَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ آل عمران ۶۷

٥ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ آل عمران ۷۳

٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ آل عمران ۱۰۲

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجئے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

١ بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب روزی دیتا ہے

٢ اور اپنے رب کا ذکر کیجئے کثرت سے۔ اور اس کی تسبیح کیجئے کچھ دن رہے شام کو اور صبح تڑکے۔

٣ بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے

٤ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی لیکن وہ حق کی طرف جھکنے والے مسلمان تھے اور نہ وہ مشرکین میں سے تھے۔

٥ آپ فرما دیجئے کہ ہر طرح کی نعمت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے نعمت عطا کرتا ہے۔ بیشک اللہ وسعت والا خوب علم والا ہے۔

٦ اور (اے محبوب) آپ فرما دو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو

٧ اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور نہ انھیں کوئی خوف ہے اور نہ کچھ غم۔

٨ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

۹ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے فرض کئے گئے تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے۔

۲۔ اردو میں ترجمہ کیجئے۔

1. اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥ آل عمران ۳۷
2. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ آل عمران ۴۱
3. اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٥ آل عمران ۵۱
4. مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ
   حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ آل عمران ۶۷
5. قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
   وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥ آل عمران ۷۳
6. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
   تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ آل عمران ۱۰۲
7. اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥ بقرہ ۳۷
8. وَاِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
   رٰجِعُوْنَ ٥ بقرہ ۱۵۶
9. وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥ بقرہ ۱۴۰
10. هُوَ الَّذِیْ يُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ٥ آل عمران ۶

۳۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معانی لکھئے۔ نوٹ: ان الفاظ کو ضمیر کہا جاتا ہے جو نام کی جگہ پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمْ۔ اَنَا۔ ی۔ ہٗ۔ هُوَ۔ هُمْ۔ اِنِّیْ۔ اِنَّهٗ۔ رَبِّیْ۔ رَبِّكُمْ۔ رَبَّنَا۔ عَلَيْهِ۔ عَلَيْكُمْ۔ عَلَيْهِمْ۔ لَهٗ۔ لَهُمْ۔ لِیْ۔

لَنَا۔ لَكُمْ۔ اِلَيْهِ۔ اِلَيْهِمْ۔

۴۔ کس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا ڈھانچہ ماں کے پیٹ میں اللہ ہی تیار کرتا ہے۔

۵۔ کس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ سب کو رزق عطا کرتا ہے۔

الدرسُ الثامن

نئے الفاظ کے معانی

لِلّٰهِ	اللہ ہی کا (ہے)
مَا	جو کچھ
فِی السَّمٰوٰتِ	آسمانوں میں ہے
وَمَا فِی الْاَرْضِ	اور جو کچھ زمینوں میں ہے
وَاِلَی اللّٰهِ	اور اللہ ہی کی طرف
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ	سب کام لوٹائے جاتے ہیں
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ	تم بہترین امت ہو
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	جو لوگوں کیلئے ظاہر کی گئیں
تَاْمُرُوْنَ	تم حکم کرتے ہو
بِالْمَعْرُوْفِ	بھلائی کا
وَتَنْهَوْنَ	اور روکتے ہو
عَنِ الْمُنْكَرِ	برائی سے
وَمَنْ يُّرِدْ	اور جو چاہے
ثَوَابَ الدُّنْيَا	دنیا کا انعام
نُؤْتِهٖ	ہم اسے دیں گے
مِنْهَا	اُس میں سے
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ	اگر اللہ تمہاری مدد کرے
فَلَا غَالِبَ لَكُمْ	تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا
وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ	اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے
مَنْ ذَا	تو کون ہے وہ
الَّذِیْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ	جو تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ	اور ہرگز مت خیال کرو ان لوگوں کو جو
قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قتل کر دیئے گئے اللہ کی راہ
اَمْوَاتًا	مردہ۔ مردے۔
بَلْ اَحْيَآءٌ	بلکہ وہ زندہ ہیں
عِنْدَ رَبِّهِمْ	اپنے رب کے پاس

يُرْزَقُوْنَ	انہیں رزق دیا جاتا ہے	اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	اللہ نے انہیں دیا ہے
فَرِحِيْنَ بِمَا	خوش ہیں اس پر جو	مِنْ فَضْلِهٖ	اپنے فضل سے

آیاتِ کریمہ

۱ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ آل عمران ۱۰۹

۲ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝ آل عمران ۱۱۰

۳ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ آل عمران ۱۲۹

۴ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۝ آل عمران ۱۴۵

۵ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ آل عمران ۱۶۰

۶ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝ آل عمران ۱۷۰

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجیے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجیے۔

۱ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سارے کام لوٹائے جاتے ہیں۔

۲ ان ساری امتوں میں) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں۔ تم بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

۳ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے۔

۴ اور جو چاہے دنیا کا انعام ہم دیں گے اسے اس میں سے اور جو چاہے آخرت کا انعام ہم دیں گے اسے اس میں سے۔

۵ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد۔

۶ اور انہیں ہرگز مردہ مت سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس۔ انہیں روزی دی جاتی ہے، وہ خوش ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں دیا ہے اپنے فضل سے۔

۲- اردو میں ترجمہ کیجیے

۱ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ آل عمران ۱۰۹

۲ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝ آل عمران ۱۱۰

۳ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ آل عمران ۱۲۹

۴ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۝ آل عمران ۱۴۵

۵ وَإِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ
يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ آل عمران ۱۶۰
۶ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا آتٰهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ آل عمران ۱۷۰
۷ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۵ آل عمران ۱۷
۸ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۵ آل عمران ۵۱
۹ اُذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۵ آل عمران ۴۱
۱۰ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵ آل عمران ۱۰۲

۳- نیچے لکھے ہوئے افعال کے معانی لکھیے۔

لَا تُفْسِدُوْا - اُعْبُدُوْا - كُنْتُمْ - آمَنُوْا - عَمِلُوْا - خَلَقَ -
اُذْكُرُوْا - أَقِيْمُوْا - آتُوْا - اِرْكَعُوْا - آتَيْنَا - قَالَ - قُلْنَا -
اُدْخُلُوْا - يُخَفَّفُ - يَشَاءُ - قُلْتُمْ - لَنْ نَّصْبِرَ - يَحْزَنُوْنَ -
قُلْ - هَاتُوْا - تَعْمَلُوْنَ - اِسْتَعِيْنُوْا - قَالُوْا - كُتِبَ - اِتَّقُوْا -
اِعْمَلُوْا - اِئْتِ - قِ - يَهْدِيْ - هَاجَرُوْا - جَاهَدُوْا - يَرْجُوْنَ
يَعْلَمُ - اُنْصُرْ - يُصَوِّرُ - كَفَرُوْا - يَرْزُقُ - اُذْكُرُوْا - كَانَ -
لَا تَمُوْتُنَّ - تُرْجَعُ - اُخْرِجَتْ - تَأْمُرُوْنَ - تَنْهَوْنَ - يَغْفِرُ

يُعَذِّبُ - يَخْذُلُ - لَا تَحْسَبَنَّ - قُتِلُوْا - يُرْزَقُوْنَ -

الدرسُ التاسع

نئے الفاظ کے معانی

مَنَّ	احسان کیا - احسان فرمایا -
إِذْ	کہ جب - یاد کرو اس وقت کو کہ جب
بَعَثَ	بھیجا
فِيْهِمْ	ان میں
مِنْ أَنْفُسِهِمْ	انہی میں سے
وَمَا كَانَ اللّٰهُ	اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے
لِيُطْلِعَكُمْ	کہ تمہیں مطلع کرے - اطلاع دے
عَلَى الْغَيْبِ	غیب پر
يَجْتَبِيْ	چن لیتا ہے
مِنْ رُّسُلِهٖ	اپنے رسولوں میں سے
نَفْسٌ وَّاحِدَةٌ	ایک جان - ایک ذات
زَوْجَهَا	اس کا جوڑا - بیوی
وَبَثَّ مِنْهُمَا	اور پھیلایا - پھیلا دیا ان دونوں سے
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً	بہت سے مردوں اور عورتوں کو

وَمَنْ يُّطِعْ	اور جو اطاعت کرے حکم مانے -
يُدْخِلْهُ	اسے داخل کرے گا -
اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	بڑی کامیابی
يَأْكُلُوْنَ ظُلْمًا	ناجائز طریقے پر کھاتے ہیں
يَصْلَوْنَ	وہ عنقریب پہنچیں گے
سَعِيْرًا	بھڑکتی ہوئی آگ میں،
أَنْزَلْنَا	ہم نے اتارا
نُوْرًا مُّبِيْنًا	چمکتا ہوا نور
اِبْتَغُوْا	تلاش کرو
جَاهِدُوْا	جہاد کرو
جَاءَكُمْ	آیا تمہارے پاس
لَعَلَّكُمْ	تاکہ تم
تُفْلِحُوْنَ	فلاح پاؤ - کامیابی حاصل کرو -

آیاتِ کریمہ

١ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۝ آل عمران / ١٦٤

٢ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ
مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ آل عمران / ١٧٩

٣ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ نساء / ١

٤ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا
يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ نساء / ١٠

٥ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ نساء / ١٣

٦ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ نساء / ١٧٤

٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ مائدہ / ٣٥

تمرینات

١۔ عربی میں ترجمہ کیجئے۔ یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

١ بیشک اللہ نے احسان فرمایا مومنین پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے

٢ اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ تمہیں (یعنی عام لوگوں کو) غیب پر مطلع کرے لیکن

(اس زمین پر) وہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے۔

٣ اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان (یعنی آدم علیہ السلام) سے پھر اس سے اس کے جوڑے (حوا) کی تخلیق فرمائی۔ اور پھیلا دیا (زمین میں) ان دونوں کی نسل سے بیشمار مردوں اور عورتوں کو۔

٤ اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا تو اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

٥ بیشک جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں کے اموال ناجائز طریقے پر وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں، اور وہ لوگ عنقریب پہنچیں گے بھڑکتی ہوئی آگ میں۔

٦ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آگئی۔ اور اتارا ہم نے تمہاری طرف ایک چمکتا ہوا نور۔

٧ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

٨ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد۔

٩ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور ہرگز نہ مرنا لیکن اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے صراط مستقیم کی طرف۔

١٠ اور جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

۲- اردو میں ترجمہ کیجئے

١ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِھِمْ ۔ آل عمران ۱۶۴

٢ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ یَجْتَبِیْ
مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط آل عمران ۱۷۹

٣ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا
کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۔ نساء ۱

٤ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ
فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔ نساء ۱۰

٥ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۔ نساء ۱۷۴

٦ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ
وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ مائدہ ۳۵

٧ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ آل عمران ۱۱۰

٨ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ آل عمران ۷۳

۳- بتائیے کس آیت سے وسیلہ کا ثبوت ملتا ہے اور کن لوگوں کو وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۴- آیت میں بہترین امت کی خصوصیات کیا بتائی گئی ہیں۔

۵- کس آیت سے رسول مجتبیٰ کے لئے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔

الدرس العاشر

نئے الفاظ کے معانی۔

اَللّٰھُمَّ	اے اللہ	اَلْحَبِّ وَالنَّوٰی	دانے اور گٹھلی کا
اَنْزِلْ	اتار	مُخْرِجُ الْمَیِّتِ	مردے کا نکالنے والا
عَلَیْنَا	ہم پر	یُخْرِجُ	نکالتا ہے
مَآئِدَۃً	(نعمتوں کا) خوان	اَلْحَیَّ	زندہ
تَکُوْنُ لَنَا	وہ ہو ہمارے لئے	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ	تاریکیوں کا پردہ چاک کرکے صبح طلوع کرنیوالا
عِیْدًا	عید (کا دن)		
لِاَوَّلِنَا	ہمارے اگلوں کیلئے بھی	سَکَنًا	آرام کے لئے
وَاٰخِرِنَا	اور ہمارے پچھلوں کیلئے بھی	حُسْبَانًا	(وقت اور سال کا) حساب معلوم کرنے کے لئے
وَاٰیَۃً مِّنْکَ	اور تیری طرف سے ایک نشانی		
سِیْرُوْا	سفر کرو	تَقْدِیْرُ	مقرر کیا ہوا اندازہ
ثُمَّ انْظُرُوْا	پھر دیکھو	لِتَھْتَدُوْا	تاکہ تم راستہ پاؤ۔ تم چلو۔
کَیْفَ کَانَ	کیسا ہوا	فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں۔
عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ	انجام جھٹلانے والوں کا		
اِذَا جَآءَکَ	اے محبوب جب آپ کے پاس آئیں	قَدْ فَصَّلْنَا	بیشک ہم نے کھول کھول کر بیان کردیا ہے۔
فَالِقُ	شق کرنے والا۔	اٰیٰت	نشانیوں کو

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وہ ہے اللہ تمہارا رب	تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ تیرے رب کی بات پوری ہوگئی
	صِدْقًا وَّعَدْلًا سچائی اور عدل کی رو سے
خٰلِقُ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کا پیدا کرنے والا	لَا مُبَدِّلَ نہیں ہے کوئی بدلنے والا
وَكِيْلٌ نگہبان	لِكَلِمٰتِهٖ اس کی باتوں کو

آیاتِ کریمہ

❶ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً
مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ مائدہ/۱۱۴

❷ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انعام/۱۱

❸ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۝ انعام/۵۴

❹ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ انعام/۹۵

❺ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ انعام/۹۶

❻ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ انعام/۹۷

❼ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ انعام/۱۰۲

❽ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ انعام/۱۱۵

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجئے۔ یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

❶ عرض کی عیسٰی ابن مریم نے تو ہم پر اتار (آسمان سے نعمتوں کا) خوان تاکہ وہ (دن) ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید کا دن ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی۔ اور تو ہمیں روزی عطا کر اور تو بہترین روزی عطا کرنے والا ہے۔

❷ اے محبوب! آپ فرماؤ کہ زمین میں سفر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

❸ اے محبوب! جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ فرماؤ کہ تم پر سلام ہو۔

❹ بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے (یعنی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر کونپل نکالنے والا ہے) وہ نکالتا ہے زندہ جسم کو بے جان چیز سے (جیسے انڈے سے بچہ اور نطفہ سے آدمی) اور بے جان چیز کو زندہ جسم سے (جیسے مرغی سے انڈا اور آدمی سے قطرۂ منی)

❺ (وہ تاریکی کا پردہ چاک کرکے) صبح طلوع کرنے والا ہے۔ اس نے رات بنائی آرام کے لئے اور سورج اور چاند بنائے حساب کے لئے۔ یہ زبردست علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔

❻ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے پیدا کئے تاکہ خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم چلنے کے لئے راستہ پا سکو۔ ہم نے اپنی نشانیاں اہل علم کے لئے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

۷ وہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہ) ہر چیز کا خالق ہے
تو اسی کی عبادت کرو۔ وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

۸ پوری ہوگئی تیرے رب کی بات سچائی اور عدل کی رو سے۔ اس کی باتوں کو کوئی
بدلنے والا نہیں ہے۔ اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

۹ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ہرگز صبر نہ ہوگا ایک ہی طرح کے کھانے پر

۱۰ اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۲۔ اردو میں ترجمہ کیجیے

۱ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا
وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ مائدہ/۱۱۴

۲ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ انعام/۱۱

۳ إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ ۖ انعام/۵۴

۴ إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ انعام/۹۵

۵ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ انعام/۹۶

۶ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ انعام/۹۷

۷ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ انعام/۱۰۲

۸ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ انعام/۱۱۵

۹ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي
مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۝ آل عمران/۱۷۹

۳۔ زندہ جسم سے مردہ اور مردہ جسم سے زندہ نکالنے کی کوئی دوسری مثال پیش کریں۔

۴۔ پچھلے اسباق سے وہ آیتیں تلاش کر کے لکھئے جو خداوند کریم کے قائم کردہ نظام ربوبیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔ کیا ماں باپ اپنے بچوں کے لئے خالق ہیں۔

الدرس الحادی عشر

نئے الفاظ کے معانی

صَلَاتِي	میری نماز	إِذْ أَمَرْتُكَ	جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا
نُسُكِي	میری قربانیاں	خَلَقْتَنِي	تو نے مجھے پیدا کیا
مَحْيَايَ	میرا جینا	خَلَقْتَهُ	تو نے اسے پیدا کیا
مَمَاتِي	میرا مرنا	مِنْ طِينٍ	مٹی سے
لَا شَرِيكَ لَهُ	اس کا کوئی شریک نہیں	اُخْرُجْ مِنْهَا	نکل جا جنت سے
بِذَٰلِكَ	اس کا	مَذْءُومًا	مردود ہو کر
أُمِرْتُ	مجھے حکم دیا گیا ہے	مَدْحُورًا	راندۂ درگاہ ہو کر
مَا مَنَعَكَ	کس چیز نے تجھے روکا	لَمَنْ تَبِعَكَ	البتہ جو تیری پیروی کرے گا
أَلَّا تَسْجُدَ	کہ تو سجدہ نہ کرے۔	مِنْهُمْ	انسانوں میں سے

لَاَمْلَئَنَّ	تو میں ضرور بھر دوں گا۔
مِنْ اِمْلَاقٍ	افلاس کی وجہ سے تنگدستی کے ڈر سے
وَاِیَّاهُمْ	اور انھیں بھی
وَلَا تَقْرَبُوْا	اور مت قریب جاؤ
اَلْفَوَاحِشَ	بے حیائیوں۔ برائیوں
مَا ظَهَرَ	جو کھلی ہو
وَمَا بَطَنَ	اور جو چھپی ہو
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	جو ایک نیکی لائے
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا	تو اس کے لئے دس نیکیوں کے برابر ثواب ہے
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ	اور جو ایک گناہ کا ارتکاب کرے۔
فَلَا یُجْزٰٓی	تو نہیں بدلہ دیا جائیگا
اِلَّا مِثْلَهَا	لیکن اس کے مثل۔ اس کے برابر
وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ	اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔
لَقَدْ اَرْسَلْنَا	بیشک ہم نے بھیجا
یٰقَوْمِ	اے میری قوم!
مَا لَکُمْ	نہیں ہے تمہارا
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	اس کے سوا کوئی معبود
اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ	بیشک مجھے ڈر ہے تمہارے متعلق
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ	بڑے دن کے عذاب کا
یُوْرِثُهَا	اس کا وارث بناتا ہے
مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ	جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا	تم سب کی طرف

آیاتِ کریمہ

۱ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ انعام ۱۶۳

۲ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ
مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ اعراف ۱۲

۳ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَکَ

مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اعراف ۱۸

۴ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ
وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۚ انعام ۱۵۲

۵ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا
یُظْلَمُوْنَ ۝ انعام ۱۶۰

۶ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ اعراف ۵۹

۷ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ قف یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط اعراف ۱۲۸

۸ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۝ اعراف ۱۵۸

تمرینات

۱۔ عربی میں ترجمہ کیجئے — یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

۱ آپ فرماؤ کہ میری نماز، میری قربانیاں اور میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

۲ (آدم کو سجدہ نہ کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے) فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا تجھے۔ اس نے کہا میں اس سے (یعنی آدم سے) بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا

۳ (ابلیس کو حکم ہوا) نکل جا جنت سے مردود اور راندۂ درگاہ ہو کر۔ تاکید جان کہ لوگوں میں سے جو بھی تیرے کہنے پر چلے گا میں تم سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا۔

۴ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو افلاس کی وجہ سے ہم تمہیں بھی روزی دیں گے اور انہیں بھی اور بےحیائیوں کے قریب مت جاؤ ان میں سے جو کھلی ہوں اور جو چھپی ہوں۔

۵ جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اُس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے اور جو ایک برائی کا ارتکاب کرے تو اُسے بدلہ نہ دیا جائے گا لیکن اس ایک برائی کے برابر۔

۶ ہم نے نوح کو بھیجا اس کی قوم کی طرف تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ بیشک مجھے ڈر ہے تمہارے متعلق بڑے دن کے عذاب کا۔

۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو۔ بیشک ساری زمین اللہ کی ہے۔ وہ اس کا وارث بناتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔

۸ اے محبوب آپ فرما دو کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں

۲- اردو میں ترجمہ کیجئے۔

۱ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥
لَاشَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ انعام/۱۶۳

۲ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ ۚ قَالَ اَنَا خَیْرٌ
مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ٥ اعراف/۱۲

۳ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۚ لَمَنْ تَبِعَکَ
مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ ٥ اعراف/۱۸

۴ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ
وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ٥ انعام/۱۵۲

۵ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ٥ انعام/۱۶۰

۶ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ اعراف/۵۹

۷ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ اعراف/۱۲۸

۸ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ٥ اعراف/۱۵۸

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ٥ انعام/۹۷

۳- پچھلے اسباق کے اندر جن آیتوں میں اَلَّذِیْ یا اَلَّذِیْنَ آیا ہے ان کا اردو میں ترجمہ کیجئے

۴- پچھلے اسباق کے اندر جن آیتوں میں لَا آیا ہے بتائیے وہ آیتیں کتنی ہیں۔

۵- پچھلے اسباق کے اندر جن آیتوں میں هٰذَا اور اُولٰٓئِکَ آیا ہے ان کا ترجمہ کیجئے۔

الدرسُ الثانی عشر

نئے الفاظ کے معانی۔

- اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ — جب اللہ کا ذکر کیا جائے
- وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ — ان کے دلوں پر ہیبت چھا جائے۔ خوف طاری ہو جائے
- تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ — ان پر تلاوت کی جائے
- زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا — ان کا ایمان بڑھ جائے۔ ایمان کی قوت بڑھ جائے۔
- عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ — اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں
- لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ — اُن سے روگردانی نہ کرو
- وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ — حالانکہ تم کلامِ حق سنتے ہو
- يُنْفِقُوْنَ — خرچ کرتے ہیں
- لِيَصُدُّوْا — تاکہ وہ روکیں
- اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً — جب تم دشمن کی فوج کا سامنا کرو۔ مقابلہ کرو
- فَاثْبُتُوْا — تو ثابت قدم رہو
- وَلَا تَنَازَعُوْا — اور آپس میں جھگڑا نہ کرو
- فَتَفْشَلُوْا — (ورنہ) بزدل ہو جاؤ گے
- تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ — تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

- اَقَامَ الصَّلٰوةَ — نماز قائم رکھیں
- اٰتَى الزَّكٰوةَ — زکوٰۃ ادا کریں
- وَلَمْ يَخْشَ — اور اللہ کے سوا کسی
- اِلَّا اللّٰهَ — سے نہ ڈریں۔
- نَجَسٌ — ناپاک (کفر کی ناپاکی)
- فَلَا يَقْرَبُوْا — وہ قریب نہ آنے پائیں
- بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا — اپنے اس سال کے بعد
- عَيْلَةً — محتاجی
- سَوْفَ — عنقریب
- يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ — اللہ تمہیں غنی کر دیگا
- مِنْ فَضْلِهٖ — اپنے فضل سے
- اِنْ شَآءَ — اگر چاہے۔
- قَاتِلُوا الَّذِيْنَ — اُن لوگوں سے لڑو جو
- لَا يُؤْمِنُوْنَ — ایمان نہیں رکھتے
- وَلَا يُحَرِّمُوْنَ — اور نہیں سمجھتے
- مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ — جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے

آیاتِ کریمہ

❶ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ
اِيْمَانًا ۝ انفال/۲

❷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا
عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ انفال/۲۱

❸ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ انفال/۳۶

❹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ
اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ انفال/۴۶

❺ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ
اِلَّا اللّٰهَ ط توبہ/۱۸

❻ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ
وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ
اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ توبہ/۲۸

❼ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ ۝ توبہ/۲۹

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجیے — یعنی ہر ترجمے کے اوپر اس نمبر کی آیت لکھ دیجیے۔

۱ مومن تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دلوں پر ہیبت چھا جائے اور جب ان پر اس کی آیتیں تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان ترقی پائے اور وہ صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

۲ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔

۳ بیشک کافر اپنے مال صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکیں۔

۴ اے ایمان والو! جب دشمن کی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر سے کام لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۵ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے کا حق انہی لوگوں کو ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔

۶ اے ایمان والو یہ حقیقت ہے کہ مشرکین ناپاک ہیں لہٰذا اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمہیں محتاجی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ تمہیں غنی کر دے گا اپنے فضل سے اگر وہ چاہے — بیشک

اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

۲- اردو میں ترجمہ کیجیے

۱ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ انفال/۲

۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ انفال/۲۰

۳ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۝ انفال/۳۶

۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ انفال/۴۶

۵ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ۝ توبہ/۱۸

۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ توبہ/۲۸

۷ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

۸ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ ۚ توبہ / ۲۹

۹ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ انعام / ۹۱

۳- پچھلے اسباق کے اندر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جن آیتوں میں ہے اُن آیتوں کا ترجمہ کیجئے۔

۴- پچھلے اسباق کے اندر یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ جن آیتوں میں ہے اُن کا ترجمہ کیجئے۔

۵- پچھلے اسباق کے اندر تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جن آیتوں میں ہے اُن کا ترجمہ کیجئے۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

نئے الفاظ کے معانی۔

يَكْنِزُوْنَ	جمع کر کے رکھتے ہیں	رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ	اللہ کی خوشنودی
ذَهَبٌ	سونا	اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا	کہ دعائے مغفرت کریں
فِضَّةٌ	چاندی	وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى	اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں
لَا يُنْفِقُوْنَهَا	انہیں خرچ نہیں کرتے		
بَشِّرْهُمْ	انہیں مژدہ سنا دیجئے	مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ	اس کے بعد کہ واضح ہو گیا اُن پر
وَعَدَ اللّٰهُ	اللہ نے وعدہ فرمایا ہے		
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً	پاکیزہ رہائش گاہوں کا	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ	کہ وہ دوزخی ہیں

كُوْنُوْا	رہو۔ ہو جاؤ	مَّوْعِظَةٌ	نصیحت
ضِيَآءً	جگمگاتا	اَرَءَيْتُمْ	ذرا بتاؤ تو
نُوْرًا	چمکتا	مَّآ اَنْزَلَ	جو اتارا
وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ	اور مقرر کئے ان کے لئے منزلیں	فَجَعَلْتُمْ	تم نے ٹھہرا لئے
		آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ	کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے
لِتَعْلَمُوْا	تاکہ تم جان سکو		
عَدَدَ السِّنِيْنَ	سالوں کی گنتی	اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ	یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔
يُفَصِّلُ	کھول کر بیان کرتا ہے		

آیاتِ کریمہ

۱ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا
يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ توبہ/۳۴

۲ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ
جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ توبہ/ ۷۲

۳ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ
وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ توبہ/۱۱۳

۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ توبہ/۱۱۹

۵ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ
قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ یونس/۵

۶ يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ
شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ یونس/۵۷

۷ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا ۝ قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ
تَفْتَرُونَ ۝
یونس/۵۹

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجئے ــــ یعنی ہر ترجمہ کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

۱ اور جو لوگ سونا اور چاندی اپنے پاس جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انھیں مژدہ سنا دیجئے دردناک عذاب کا۔

۲ اللہ نے مومنین و مومنات سے ایسے باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (اور وعدہ فرمایا ہے) جَنّٰتِ عَدْن میں پاکیزہ رہائش گاہوں کا بھی۔ اور سب سے بڑھ کر (نعمت) تو اللہ کی خوشنودی ہے اور یہی سب سے بڑی مراد ہے۔

۳ نبی اور اہلِ ایمان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ان پر یہ حقیقت واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں۔

۴ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

۵ (اللہ) وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا اور چاند کو چمکتا بنایا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔ انھیں نہیں پیدا اللہ نے لیکن حق کے ساتھ۔ وہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے

علم والوں کے لئے۔

۶ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی۔ اور شفا دلوں کی ہر بیماری کے لئے اور ہدایت و رحمت اہلِ ایمان کے لئے۔

۷ آپ اُن سے فرماؤ کہ ذرا بتاؤ تو جو رزق اللہ نے تم پر اتارا ہے اس میں سے بعض کو تم نے حرام ٹھہرا لیا اور بعض کو حلال! آپ فرماؤ کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا اللہ پر بہتان باندھ رہے ہو۔

۲- اردو میں ترجمہ کیجئے

۱ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي
جَنَّاتِ عَدْنٍ ۝ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
توبہ/۷۲

۲ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

۳ وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝
توبہ/۱۱۳

۴ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝ توبہ/۱۱۹

۵ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۝ مَا خَلَقَ اللَّهُ
ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ یونس/۵

۶ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یونس/۵۷

۷ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۚ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ
لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ یونس/۵۹

۸ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۚ قَالَ اَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ انعام/۱۶۲

۹ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۚ لَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اعراف/۱۱۸

۳- پچھلے اسباق میں سے ترجمہ کے ساتھ تین ایسی آیتیں لکھئے جن میں ایمان اور عمل صالح کا ذکر ہے۔

۴- پچھلے اسباق میں ایسی پانچ آیتیں لکھئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ سب کا خالق ہے۔

۵- پچھلے اسباق میں سے ایسی پانچ آیتیں لکھئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ سب کا رب ہے۔

الدرس الرابع عشر

نئے الفاظ کے معانی

اَلَآ	خبردار - سنو غور سے
بُشْرٰى	خوشخبری - مژدہ
اَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ	رجوع کیا اپنے رب کی طرف - عاجزی کرتے ہے اپنے رب کے حضور ہیں۔

قِيْلَ	حکم دیا گیا
اِبْلَعِيْ	نگل جا
اَقْلِعِيْ	تھم جا
غِيْضَ الْمَآءُ	پانی خشک ہو گیا
قُضِيَ الْاَمْرُ	کام تمام ہوا
اسْتَوَتْ	ٹھہر گئی
عَلَى الْجُوْدِيِّ	جودی پہاڑ پر
بُعْدًا	دوری ہو
نَادٰى	پکارا
اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ	بیشک میرا بیٹا گھر والا ہے
اَلْحَقُّ	سچا
اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ	سب سے بڑھ کر حاکم
لَيْسَ	نہیں ہے
مِنْ اَهْلِكَ	تیرے اہل یعنی تیرے گھر والوں سے
غَيْرُ صَالِحٍ	برا - خراب
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے
هُوَ اَنْشَاَكُمْ	اس نے تمہیں پیدا کیا
مِنَ الْاَرْضِ	مٹی سے

اسْتَعْمَرَكُمْ	تمہیں آباد کیا
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ	پھر اس کی طرف رجوع کرو
مُجِيْبٌ	دعا قبول کرنے والا
لِاَبِيْهِ	اپنے باپ سے
اِنِّيْ رَاَيْتُ	بیشک میں نے دیکھا ہے
اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	گیارہ ستاروں کو
رَاَيْتُهُمْ	انہیں دیکھا ہے
لِيْ سٰجِدِيْنَ	کہ وہ میرے سامنے سجدہ ریز ہیں
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	اے زنداں کے ساتھیو!
ءَاَرْبَابٌ	کیا بہت سے خدا
مُتَفَرِّقُوْنَ	جدا جدا
اَمْ	یا
اجْعَلْنِيْ	مجھے امین بنا دے۔ مجھے نگراں مقرر کر دے۔
عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ	زمین کے خزانوں پر

آیاتِ کریمہ

۱ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ○ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ○ یونس/۶۴

۲ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَخْبَتُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ○ هود/۲۳

۳ وَقِيلَ يَٰٓأَرْضُ ٱبْلَعِى مَآءَكِ وَيَٰسَمَآءُ أَقْلِعِى وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ وَٱسْتَوَتْ عَلَى ٱلْجُودِىِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ○ هود/۴۴

۴ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ○ قَالَ يَٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَٰلِحٍ ○ هود/۴۶

۵ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ○ هود/۶۱

۶ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّى رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِى سَٰجِدِينَ ○ یوسف/۴

۷ يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ○ یوسف/۳۹

۸ قَالَ ٱجْعَلْنِى عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّى حَفِيظٌ عَلِيمٌ ○ یوسف/۵۵

تمرینات

۱- عربی میں ترجمہ کیجیے

۱ خبردار ہو کر سن لو! کہ اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے دنیوی زندگی میں بھی، اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۲ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اپنے رب کی طرف رجوع کیا وہ جنت والے ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا، اور پانی (زمین میں) خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرمایا گیا دور ہوں ظلم کرنے والے۔

۴ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو کہ اے میرے پروردگار میرا بیٹا بھی تو گھر والا ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حاکم ہے، فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے، اس کے کام (رحم کے) لائق نہیں ہیں۔

۵ فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے اور تمہیں آباد کیا زمین میں تو اس سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب ہے

دعا سننے والا ہے۔

۶ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے پدر بزرگوار میں نے (خواب میں) گیارہ تاروں اور چاند سورج کو دیکھا ہے۔ میں نے انھیں دیکھا ہے کہ وہ میرے آگے سجدہ ریز ہیں۔

۷ اے زنداں کے ساتھیو! (بتاؤ) کیا جدا جدا کئی خدا بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟

۸ یوسف نے (عزیز مصر سے) فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں پر نگراں مقرر کر دے بیشک میں حفاظت کرنے والا صاحب علم ہوں۔

۹ اللہ نے مومن مردوں اور عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنات عدن میں پاکیزہ رہائش گاہوں کا بھی (ان سے وعدہ ہے) اللہ کی خوشنودی سب سے بڑی (نعمت) ہے۔ یہی ہے سب سے بڑی مراد پانا۔

۲- اردو میں ترجمہ کیجئے

۱ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ یونس/ ۶۴

۲ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ھود/ ۲۳

۳ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ

وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ھود/ ۴۴

۴ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۝ ھود/ ۴۶

۵ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۝ ھود/ ۶۱

۶ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ یوسف/ ۴

۷ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ یوسف/ ۳۹

۸ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝ یوسف/ ۵۵

۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

۳- پچھلے اسباق میں اُن آیتوں کو تلاش کر کے لکھئے جن میں خدا کی توحید کا بیان ہے۔

۴۔ پچھلے اسباق میں ان آیتوں کو تلاش کر کے لکھیے جن میں پچھلی امتوں پر خدا کے عذاب کا ذکر ہے۔

۵۔ پچھلے اسباق میں ان آیتوں کو تلاش کر کے لکھیے جن میں حبیب کبریا رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہے۔

الدرس الخامس عشر

نئے الفاظ کے معانی۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ — میرا یہ کرتہ لیجاؤ
هٰذَا فَاَلْقُوْهُ — اسے ڈال دینا
عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ — میرے باپ کے چہرے پر
يَاْتِ بَصِيْرًا — ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔
وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ — اور میرے پاس لاؤ اپنے سارے گھر والوں کو
لَمَّا فَصَلَتْ — جب روانہ ہوا
الْعِيْرُ — قافلہ
اِنِّيْ لَاَجِدُ — بیشک میں محسوس کرتا ہوں
رِيْحَ يُوْسُفَ — یوسف کی خوشبو
لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ — اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھیا گیا ہے
فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ — تو جب آیا

الْبَشِيْرُ — خوشخبری دینے والا مژدہ رساں
اَلْقٰىهُ — ڈال دیا اسے
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا — تو فوراً ان کی بینائی پلٹ آئی
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ — کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا
اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ — کہ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے وہ باتیں
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ — جنھیں تم نہیں جانتے
اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ — بیشک ہم خطاوار ہیں
اَلَمْ تَرَ — کیا تو نے نہیں دیکھا اے مخاطب
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ — اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر دے
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ — اور تمہاری جگہ پر نئی مخلوق لائے

بِعَزِيْزٍ — دشوار
سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ — اللہ نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے کشتیوں کو
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ — تاکہ وہ چلیں سمندر میں
دَآىِٕبَيْنِ — وہ برابر حرکت میں ہیں چل رہے ہیں۔
لَوْ يُؤَاخِذُ — اگر گرفت فرماتا
بِظُلْمِهِمْ — ان کے ظلم و سرکشی پر
مَا تَرَكَ عَلَيْهَا — تو نہیں باقی چھوڑتا زمین پر

دَآبَّةٍ — کوئی جاندار چیز
يُؤَخِّرُهُمْ — انھیں مہلت دیتا ہے
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى — ایک مقررہ مدت تک
اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ — جب ان کا وقت آجائے گا۔
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً — تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے۔
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ — اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھیں گے۔

آیات کریمہ

۱ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ یوسف/۹۳

۲ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ یوسف/۹۶

۳ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۚ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ابراہیم/۴

۴ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ
لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ
الْأَنْهَارَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۝ ابراہیم/۳۳

۵ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ
إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا
ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ ابراہیم/۲۰

۶ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا
مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ
أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ النحل/۶۱

۲- عربی میں ترجمہ کیجئے — یعنی ہر ترجمے کے اوپر اس کی عربی آیت لکھ دیجئے۔

۱ (یوسف نے اپنے بھائیوں سے فرمایا) میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور (واپسی میں) اپنے سارے گھر والوں کو میرے پاس لانا۔ اور جب روانہ ہوا قافلہ مصر سے تو ان کے باپ نے فرمایا کہ بیشک میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اگر تم مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھیا گیا ہے۔

۲ تو جب خوشخبری سنانے والا (یعقوب کے پاس) آیا اور کرتہ ان کے چہرے پر ڈالا تو فوراً ان کی بینائی پلٹ آئی اور انھوں نے (اپنے بیٹوں سے) فرمایا کہ کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جنھیں تم نہیں جانتے۔ وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ آپ خدا سے ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے۔ بیشک ہم خطاوار ہیں۔

۳ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول کو لیکن اس کی قوم ہی کی زبان میں کہ وہ انھیں ہر بات صاف صاف بتائے۔ پھر اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ عزت والا ہے حکمت والا ہے۔

۴ کیا (اے مخاطب) تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر دے اور تمہاری جگہ پر نئی مخلوق لائے اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

۵ وہی اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو اور آسمان سے پانی اتارا۔ جس کے ذریعے تمہارے رزق کے لئے پھل پیدا کئے اور مسخر کر دیا تمہارے لئے کشتیوں کو تاکہ وہ اللہ کے حکم سے سمندر میں چلیں اور مسخر کر دیا تمہارے لئے ندیوں کو اور مسخر کر دیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو جو برابر حرکت میں ہیں۔

۶ اگر اللہ لوگوں کی گرفت کرتا اُن کے ہر ظلم و سرکشی پر تو زمین پر کوئی جاندار چیز باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقررہ مدت تک انھیں مہلت دیتا ہے جب ان کا وقت آجائے گا تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھیں گے۔

۷ اے زنداں کے ساتھیو! بتاؤ! کیا جدا جدا کئی خدا بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

۲- اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

۱ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ
الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ
لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ یونس/۶۳

۲ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ
رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ۝ ہود/۲۳

۳ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ
الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَ
قِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ہود/۴۴

۴ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي
وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ
يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ہود/۴۶

۵ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ
هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا
فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ
مُجِيبٌ ۝ ہود/۶۱

۶ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ
لِي سَاجِدِينَ ۝ یوسف/۴

۷ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي

يَأْتِ بَصِيرًا ۝ وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَلَمَّا
فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ
لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝ یوسف/۹۴

۸ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ
بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا
خَاطِئِينَ ۝ یوسف/۹۷

۹ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا
مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ
فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا
يَسْتَقْدِمُونَ ۝

۳- ان ساری آیتوں کو ترجمہ کے ساتھ لکھیے جن میں إنَّ - إنِّي - إنَّ - إنَّهُ
آیا ہے۔

۴- بتائیے سارے پچھلے اسباق میں قَالَ - قَالُوا - قُلْ اور قُلْنَا کتنی آیتوں
میں ہے۔

۵- جن آیتوں میں خدا سے ڈرنے کا ذکر ہے اُن کا ترجمہ لکھیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ٥ افضل الصلوات واکمل التسلیمات
علیٰ خاتم المرسلین ٥ امام النبیین سیدنا محمد وآلہ و
صحبہ وحزبہ علیہم اجمعین الیٰ یوم الدین ٥

مصباح القرآن کا یہ حصہ ہے۔ اس حصے میں توحید و رسالت سے متعلق عقائد کی تفصیل بحث ہے۔ ایک مربوط ذہنی اور فکری ترتیب کیساتھ درس قرآن کا سلسلہ دراصل اسی حصے سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ عہد کے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے عقائد کی بحث میں ایک جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے۔ اسلوب بیان اور طرز استدلال بھی وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔

وجود باری، نظام ربوبیت، دلائل توحید، صفات کی بحث، اور رسالت محمدی کے عقلی ثبوت پر میرا تشریحی نوٹ توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ میں نے اسلام کے ان بنیادی عقائد کو الفاظ و بیان کی شگفتگی اور دلیل کی قوتوں کے ساتھ دماغوں میں اتارنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

منصب رسالت کی عظمتوں کو واضح کرنے کے لئے میں نے بہت سارے

نئے نئے عنوانات قائم کئے ہیں اور ہر عنوان کو دس دس آیتوں سے مزین اور مدلل کیا ہے تاکہ ہر صاحب ایمان پر یہ حقیقت مہر نیمروز کی طرح روشن ہو جائے کہ صاحب قرآن کی رفعت و منزلت خود قرآن کی نظر میں کیا ہے۔ دل کے بیماروں کیلئے میرے نزدیک اس سے زیادہ موثر کوئی علاج نہیں ہے کہ انہیں کلام الٰہی کے آئینے میں منصب رسالت کے جلووں کی زیارت کرائی جائے۔ جس دن یہ نکتہ ان کے حلق کے نیچے اتر جائے گا کہ بھیجے ہوئے کی عظمت سے بھیجنے والے کی عظمت کا پتہ چلتا ہے، وہ دن ان کے غسل صحت کا نہایت مبارک و مسعود دن ہوگا۔

اس کتاب میں بھی ہر سبق کے شروع میں نیچے لکھی ہوئی آیتوں کے اندر استعمال ہونے والے الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں تاکہ آیت کا ترجمہ کرنے میں آسانی ہو۔ پھر اس کے بعد اردو میں ان آیتوں کا نہایت سلیس اور شگفتہ پیرائے میں ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے تاکہ مفرد الفاظ کی مدد سے آیتوں کے ترجمے میں اگر کوئی دقت پیش آئے تو اردو ترجمے سے اسے حل کر لیا جائے۔

دماغ کی ایمانی اور فکری حس بیدار کرنے کے لئے ہر سبق کے اخیر میں تمرینات کے نام سے مشقی سوالات کا بھی سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ صرف طلبہ ہی کیلئے مفید نہیں ہے بلکہ جسے بھی ترجمۂ قرآن کے مطالعہ سے والہانہ شغف ہے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ سوالوں کے ذریعہ میں نے قاری کے ذہن و فکر کو قرآن کی ان حکمتوں، کی طرف متوجہ کیا ہے جو آیات کے پس منظر میں

جھلکتی ہیں۔

انسانی زندگی سے متعلق بیشمار موضوعات پر قرآن حکیم کی جو تعلیمات و ہدایات تیس پاروں میں بکھری ہوئی ہیں میں انہیں الگ الگ عنوانات کے تحت ایک جگہ جمع کر رہا ہوں جنہیں انشاء اللہ آپ مصباح القرآن کے آنیوالے حصوں میں پڑھیں گے۔ ان میں ایمان بالغیب قرآن کی دعوت کا بنیادی موضوع ہے۔ بنیادی موضوع اس لئے ہے کہ اسی پر دین کا سارا ایوان کھڑا ہے۔ بغیر دیکھے کسی چیز کو ماننا اور دیکھنے سے زیادہ ماننا آسان چیز نہیں ہے۔ لیکن قرآن نے اَن دیکھی چیزوں کو دلیل کی قوتوں سے اتنا واضح کر دیا ہے کہ وہ پیکر محسوس میں انسان کو نظر آنے لگتی ہیں اور دل میں اس کا یقین مشاہدہ سے بھی بڑھ کر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس موضوع پر قرآنی دلائل کا مطالعہ کرنے کے بعد انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ کس کس رنگ سے وہ عالم غیب کے حقائق کو دلوں میں اتارتا ہے۔

عقیدۂ آخرت

عقیدۂ آخرت، اور تاریخ انبیاء بھی ایمان بالغیب ہی کے ثمرات ہیں۔ اسلام میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہی عقیدہ دین کی طرف بے لگام زندگیوں کا رخ موڑتا ہے اور دلوں میں اپنے اعمال کی جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ بازپرس ہی کا خوف انسان کو نفس کی شرارتوں اور شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ عقیدہ بھی انسان کے حلق کے نیچے آسانی سے نہیں اتر سکتا کہ مرنے کے بعد جب کہ وہ مٹی ہو جائے گا پھر اسے دوبارہ زندگی ملے گی اور اپنے اعمال کی جوابدہی کیلئے اسے کشاں کشاں خدا کی عدالت میں لایا جائے گا۔ لیکن قرآن حکیم نے دلیل کی قوتوں سے اس عقیدے کو بھی انسانی عقل و فہم کی سطح سے اتنا قریب کر دیا ہے کہ اسے قبول کرتے ہوئے عقل کو ذرا بھی استعجاب نہیں ہوتا۔

تاریخ انبیاء

قرآن میں تاریخ انبیاء کا حصہ بھی بہت سی حکمتوں پر مبنی ہے۔ یہی حصہ مختلف عہد کے انسانوں کے مزاج، ان کی عادات و اطوار، ان کے انداز فکر، اور ان کے جذبات و احساسات سے ہمیں روشناس کراتا ہے۔ اسی حصے کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم معذب قوموں پر خداوند قہار و جبار کے غضب و جلال کا لرزتے ہوئے مشاہدہ کرتے ہیں۔

کبھی یہ ہولناک منظر دیکھتے ہیں کہ سرکش انسانوں پر آسمان سے پتھر برس رہے ہیں۔ کبھی انسانوں کا چہرہ بندروں کی شکل میں مسخ ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں کبھی خس و خاشاک کی طرح آبادیوں کو اڑا لیجانے والی آندھیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ کبھی انسانوں کو ہلاک کر دینے والی اور پہاڑوں کا کلیجہ دہلا دینے والی چیخ سنتے ہیں۔ کبھی یہ لرزا دینے والا منظر بھی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ انسانی آبادی کا ایک خطہ آسمان پر اٹھا کر کس طرح پلٹ دیا گیا۔ کبھی پورے کرۂ ارض کو پانی کے امنڈتے ہوئے سیلاب میں ڈوبا ہوا دیکھتے ہیں۔

اور کبھی رحمت و کرم کا یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھتے ہیں کہ عذاب اتارنے والا

اب منّ وسلویٰ کی صورت میں اپنی نعمتوں کا خوان اتار رہا ہے۔ غرض تاریخ انبیاء کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم خداوند ذوالجلال کی ان صفات کے مظاہر کا ماتھے کی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں جن پر قرآن ہمیں ایمان بالغیب کی دعوت دیتا ہے تاریخ انبیاء ہی کے مطالعہ سے ہمیں دین کی وحدت اور دعوت توحید کے تسلسل کا سراغ بھی ملتا ہے۔ اور پورے وثوق ویقین کے ساتھ ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مکے کے جبل فاران سے جس کلمۂ حق کی آواز سارے جہان میں پھیلی وہ کوئی نئی دعوت نہیں ہے بلکہ اسی سلسلے کی آخری کڑی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

اس سے بڑھکر دین کی وحدت اور کلمۂ حق کی یکسانیت کی دلیل اور کیا ہوگی کہ قرآن ہمیں جس طرح خاتم پیغمبراں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے بالکل اسی طرح وہ ان سارے انبیاء ومرسلین کی نبوتوں اور رسالتوں پر بھی ہم سے ایمان لانے کا مطالبہ کرتا ہے جو خاتم پیغمبراں صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور جس طرح مسلمان ہونے کے لئے قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح توریت، زبور اور انجیل پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

خداوند ذوالجلال نے توفیق بخشی تو مصباح القرآن کے آنے والے حصوں میں ہم ایمان بالغیب، عقیدۂ آخرت، اور تاریخ انبیاء کے موضوعات پر قرآن کے دلائل، اس کی فکر انگیز دعوت اور اس کے معجزانہ پیرائیہ بیان کا

تفصیل کے ساتھ جائزہ لیں گے۔

پیش لفظ کی آخری سطریں لکھتے ہوئے میں مدارس اہل سنت کے منتظمین واساتذہ، اور دردمند علمائے کرام سے التماس کرتا ہوں کہ مصباح القرآن کے ذریعہ علمی اور فکری سطح پر نئی نسل کے ذہن کو قرآن حکیم سے مربوط کرنے کی جو میں نے حقیر کوشش کی ہے اگر ان کی نظر میں یہ خدمت کچھ بھی افادیت واہمیت کی حامل ہو تو اسے اپنے حلقہائے اثر میں پھیلانے کی سعی مشکور فرمائیں۔

اور میرے حق میں صمیم قلب کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اس حقیر خدمت کو مالک بے نیاز قبول فرمائے اور میرے لئے اسے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ اور اس مقدس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مجھے مزید توفیق بخشے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

امیدوار رحمت وکرم

ارشد القادری

دفتر جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء

نئی دہلی

ہر چیز کے لئے ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم (دین) ہے

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

درس نمبر ۱

اللہ ہی سب کا معبود ہے

(تشریحی نوٹ)

کوئی انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ وہ کبھی پردۂ عدم میں تھا اب عالم وجود میں آیا ہے۔ قرآن کی زبان میں اسی کا نام "تخلیق" ہے۔ اور اس سے بھی انکار ناممکن ہے کہ جس نے اسے وجود بخشا ہے وہی اس کی پرورش بھی کر رہا ہے۔ پرورش کرنے والا اگرچہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن پرورش کا ایک منظم اور مربوط نظام جو کائنات کے ہر گوشے میں پھیلا ہوا ہے وہ کھلی آنکھوں سے نظر آتا ہے اور وہیں سے اس یقین کو روشنی ملتی ہے کہ اس کائنات کا کوئی پروردگار ضرور ہے۔ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ پروردگاری تو ہر طرف نظر آ رہی ہو لیکن کوئی پروردگار نہ ہو۔

اسی کے ساتھ یہ ضابطۂ عقل و اخلاق بھی نظر میں رکھئے کہ جو کسی چیز کو وجود بخشتا ہے، اور اس کی پرورش و پرداخت کرتا ہے، حق ملکیت بھی اسی کو حاصل ہوتا ہے اور یہ دعویٰ محتاج ثبوت نہیں ہے کہ جو مالک ہوتا ہے اطاعت کی گردن بھی اسی

کے آگے جھکتی ہے۔ کیونکہ یہ بدترین قسم کی اخلاقی رذالت ہے کہ مالک کوئی اور ہو اور حکم کسی اور کا مانا جائے۔ دوسرے لفظوں میں اس مفہوم کو یوں سمجھئے کہ تخلیق کے بعد پرورش کا مرحلہ آتا ہے اور پرورش ہی کے نتیجے میں ملکیت کا حق ثابت ہوتا ہے اور جب کسی کیلئے ملکیت کا حق ثابت ہوگیا تو اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ حکم کس کا مانا جائے اور اطاعت کی گردن کس کے آگے جھکائی جائے۔

قرآن سے ایک عقلی استدلال

اسی مفہوم کو قرآن حکیم نے سورۂ ناس کے اندر صرف تین لفظوں میں واضح کیا ہے۔ "رَبِّ النَّاس" انسانوں کا پروردگار، "مَلِكِ النَّاس" انسانوں کا بادشاہ اور مالک، "اِلٰهِ النَّاس" انسانوں کا معبود۔ یہ نکتہ خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان تینوں کلمے کی یہ ترتیب صرف آیت ہی کی ترتیب نہیں ہے بلکہ اللہ کے معبود ہونے پر عقلی استدلال کی ترتیب بھی یہی ہے کہ اللہ ہی سب کا خالق و پروردگار ہے اس لئے وہی سب کا مالک بھی ہے۔ اور جب وہی سب کا مالک تو وہی سب کا معبود بھی ہے۔ اور چونکہ اس کے علاوہ اس کائنات میں نہ کوئی دوسرا خالق و پروردگار ہے، نہ کوئی دوسرا مالک ہے، اس لئے کوئی دوسرا معبود بھی نہیں ہے۔ اکیلا وہی عبادت و بندگی کا مستحق ہے۔

یہی وہ دعویٰ مع دلیل ہے جسے پورے قرآن کے اندر مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ ہی سب کا خالق و پروردگار ہے اس لئے وہی سب کا مالک ہے اور جب وہی سب کا مالک ہے تو عبادت و بندگی کا مستحق بھی وہی ہے استدلال کی اسی ترتیب کو آیات قرآنی کے حوالوں سے اس کتاب کے

اندر مختلف اسباق میں پیش کیا گیا ہے۔ اب قرآن فہمی کی نیت سے اللہ کا نام لیکر آگے بڑھئے اور آنے والے اسباق کا مطالعہ کیجئے۔

نئے الفاظ کے معانی

قَیُّوْمٌ ـــ قائم رکھنے والا
لَا تَاْخُذُہٗ ـــ نہیں آتی ہے اسے
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ـــ اونگھ اور نہ نیند
لَا تَجْعَلْ ـــ مت ٹھہرا۔ مت بنا
مُنْذِرٌ ـــ ڈرانے والا (خدا کے غضب سے)
اَلْوَاحِدُ ـــ اکیلا۔ ایک
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـــ آسمانوں اور زمین کا مالک
وَمَا بَیْنَھُمَا ـــ اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔
اَلْغَیْبُ ـــ چھپا ہوا۔ پوشیدہ
اَلشَّھَادَۃُ ـــ ظاہر

اَلْعَزِیْزُ ـــ عزت والا۔ غالب
حَکِیْمٌ ـــ حکمت والا
ثَالِثُ ـــ تیسرا
ثَلٰثَۃٌ ـــ تین
یَرْجُوْ ـــ امید رکھتا ہے
لِقَاءُ ـــ ملاقات۔ ملنا۔ ملنے
وَلَا یُشْرِکْ ـــ اور شریک نہ کرے
بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا ـــ اپنے رب کی بندگی میں کسی کو۔
اِلٰہٌ ـــ معبود
فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ـــ تو چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے۔

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ بقر/۱۶۳

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط بقر/۲۵۵

(۳) اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط نحل/۲۲

(۴) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ط بنی اسرائیل/۲۲

(۵) هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ زخرف/۸۴

(۶) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ حشر/۲۲

(۷) وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ آل عمران/۶۲

(۸) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ مائدہ/۷۳

(۹) اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ کہف/۱۱۰

(۱۰) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ نساء/۱۷۱

اردو ترجمہ

(١) اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی۔ بڑی رحمت والا نہایت مہربان۔

(٢) اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

(٣) تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

(٤) (اے مخاطب) مت ٹھہرا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود۔

(٥) وہی اللہ ہے جو آسمان کا معبود ہے اور زمین کا معبود ہے۔ اور وہ حکمت والا ہے علم والا ہے۔

(٦) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

(٧) اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بیشک اللہ ہی غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

(٨) بیشک وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں کا تیسرا ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

(٩) تمہارا معبود تو صرف ایک معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی

کو شریک نہ کرے۔

(١٠) صرف ایک اللہ عبادت کا مستحق ہے۔

تمرینات

(١) مذکورہ بالا آیات میں فعل مضارع، فعل امر، فعل نہی، مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی نشاندہی کیجئے۔

(٢) مذکورہ بالا آیات میں خدا کی کن کن صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ وضاحت کے ساتھ لکھئے۔

(٣) "اللہ تین خداؤں کا تیسرا ہے" یہ کن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اگر آپ کو معلوم نہیں ہے تو سن لیجئے کہ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تین خداؤں سے ان کی مراد معاذ اللہ حضرت عیسیٰ، حضرت روح القدس، اور اللہ کی ذات ہے

(٤) خدا کی الوہیت پر اُسی ترتیب کے ساتھ عقلی استدلال قائم کیجئے جو سورہ ناس میں مذکور ہے۔

(٥) اس سوال کا جواب دیجئے کہ جب اللہ ہی کے آگے اطاعت کی گردن جھکنی چاہئے تو پھر رسولوں کی اطاعت کیوں کی جاتی ہے۔

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

درس نمبر ٢

اللہ ہی سب کا خالق ہے

نئے الفاظ کے معانی

ثُمَّ اسْتَوٰى ــ پھر قصد فرمایا، متوجہ ہوا

فَسَوّٰىهُنَّ ــ تو انھیں استوار کیا۔ ٹھیک بنایا۔

اَوَلَمْ یَرَوْا ــ کیا انھوں نے غور نہیں کیا

كَانَتَا رَتْقًا ــ دونوں ملے ہوئے تھے بند تھے۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ــ تو ہم نے دونوں کو الگ الگ کر دیا، کھول دیا

اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ ــ کہ انھیں لیکر ایک طرف نہ جھک جائے۔

عَمَدٍ ــ ستونوں

فِجَاجًا ــ کشادہ

سُبُلًا ــ راستے

یَهْتَدُوْنَ ــ انھیں راستہ ملے وہ چل سکیں

سَقْفٌ ــ چھت

مُعْرِضُوْنَ ــ منھ پھیرنے والے روگردانی کرنے والے

فَلَكٌ ــ مدار۔ دائرے۔ گھیرے

یَسْبَحُوْنَ ــ تیر رہے ہیں۔ گردش کر رہے ہیں۔

عَلَقٌ ــ جما ہوا خون

دَآبَّةٌ ــ جاندار چیز، زمین پر چلنے والی مخلوق۔

عَلٰى بَطْنِهٖ ــ اپنے پیٹ کے بل

اَلْقٰى ــ ڈال دیئے۔ کھڑے کر دیئے

بَثَّ ــ پھیلا دیا

زَوْجٍ كَرِیْمٍ ــ نفیس جوڑے

اَنْدَادًا ــ شرکاء

بِنَآءً ــ چھت

اَرُوْنِیْ ــ مجھے دکھاؤ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ــ تاکہ تم ڈرو

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(١) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى
اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ۠ بقر/٢٩

(٢) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۠ انعام/١٠٢

(٣) اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا
فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ وَجَعَلْنَا
فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا
لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۠ الانبیاء/٣١

(٤) وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ
كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۠ الانبیاء/٣٣

(٥) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۠ علق/٤

۶ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ النور/۴۵

۷ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ
رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ؕ
هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ لقمان/۱۱

۸ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ
بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ بقرہ/۲۲

اردو ترجمہ

۱ وہی اللہ ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔ پھر قصد فرمایا آسمانوں کی طرف تو ٹھیک سات آسمان بنائے۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

۲ وہ ہے اللہ تمہارا پروردگار۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز کا پیدا

کرنے والا اور ہر چیز کا نگہبان۔

۳ کیا غور نہیں کیا کافروں نے کہ آسمان و زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے دونوں کو الگ الگ کر دیا۔ اور پیدا کیا ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے تو کیا (اتنی کھلی ہوئی نشانیوں کے بعد بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر کھڑے کئے کہ انھیں لیکر کہیں ایک طرف نہ جھک جائے۔ اور بنائے ہم نے اس میں کشادہ راستے تاکہ وہ چل سکیں

۴ وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ ہر ایک اپنے اپنے گھیرے (مدار) میں تیر رہے ہیں۔ (گردش کر رہے ہیں)

۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ اور آدمی کو وہ علم عطا کیا جس سے وہ نابلد تھا۔

۶ اور اللہ نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ تو ان میں سے بعض اپنے پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔ اور بعض دو پاؤں پہ چلتے ہیں اور بعض چار پاؤں پہ چلتے ہیں۔ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷ اور اللہ نے بلند کیا آسمان کو نظر آنے والے ستونوں کے بغیر۔ اور کھڑے کئے زمین میں پہاڑوں کے لنگر کہیں وہ تمھیں لیکر ایک طرف نہ جھک جائے۔ اور پھیلا دئے زمین کے طول و عرض میں ہر طرح کی جاندار

مخلوق ۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ۔ پھر اگائے ہم نے زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے ۔ یہ تو اللہ کی تخلیق ہے ۔ اب مجھے یہ دکھاؤ کہ اللہ کے سوا اوروں نے کیا پیدا کیا۔

(۸) اے لوگو! عبادت کرو اپنے اُس رب کی جس نے تمھیں بھی پیدا کیا اور انھیں بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ۔ اس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت ۔ اور آسمان سے پانی اتارا ۔ اور اس کے ذریعہ کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو ۔ تو جان بوجھ کر اللہ کیلئے برابر والے نہ ٹھہراؤ ۔

تمرینات

(۱) کسی منکر کے سامنے اللہ کو خالق ثابت کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا دلیل ہے ؟

(۲) ان آٹھ آیتوں میں کتنی طرح کی مخلوق کا ذکر کیا گیا ہے تفصیل کیساتھ بتایئے

(۳) اپنے اپنے مدار میں چاند اور سورج کی گردش کی خبر قرآن نے اُس عہد میں دی ہے جبکہ نہ رصد گاہوں کا کوئی وجود تھا اور نہ علم ہئیت کی کوئی تجربگاہ تھی، اس سے آپ کیا ثابت کرسکیں گے ۔؟

(۴) زمین میں پہاڑوں کے لنگر توازن برقرار رکھنے کیلئے گاڑے گئے ہیں ۔ قرآن کے اس انکشاف سے آپ کیا کیا ثابت کرسکیں گے ۔؟ تفصیل کے ساتھ بتایئے ۔

(۵) مذکورہ بالا آیات میں فاعل ، مفعول ، اِنَّ اور کَانَ کے اسم و خبر کی نشاندہی کیجئے ۔

درس نمبر ۳

اللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے

نئے الفاظ کے معانی

اَللّٰھُمَّ ـــــ اے اللہ

تُؤْتِی الْمُلْکَ ـــ تو بادشاہت عطا کرتا ہے ۔

تَنْزِعُ الْمُلْکَ ـــ تو بادشاہت چھین لیتا ہے ۔

تُعِزُّ ـــــ تو عزت دیتا ہے

تُذِلُّ ـــــ تو ذلت دیتا ہے

یَغْفِرُ ـــ معاف کرتا ہے ، بخشتا ہے

یُعَذِّبُ ـــــ عذاب دیتا ہے

لِمَنْ ـــــ کس کا

مَصِیْرُ ـــــ پلٹنے کی جگہ

اَلَا ـــــ سن لو ، خبردار

اَعُوْذُ ـــــ میں پناہ لیتا ہوں

بِیَدِکَ الْخَیْرُ ـــ تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے ۔

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

① قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ آل عمران / ۲۶

② وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ الفتح / ۱۴

③ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مائدہ / ۱۲۰

④ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ انعام / ۱۲

⑤ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ ؕ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ یونس / ۵۵

⑥ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یونس / ۶۵

⑦ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ۝ مائدہ / ۱۸

⑧ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝ آل عمران / ۱۰۹

⑨ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ ناس / ۲
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ الزمر / ۴۴

اردو ترجمہ

① یوں عرض کرو! اے اللہ! ملک کے مالک! تو جسے چاہے سلطنت عطا کرے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

② اور اللہ ہی کیلئے زمین و آسمان کی سلطنت ہے۔ جسے چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

③ اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

④ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ (اگر وہ جواب نہ دیں تو آپ ہی) فرماؤ کہ اللہ کا ہے۔

⑤ خبردار ہو کر سنو کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سن لو کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں اکثر لوگ بے خبر ہیں۔

⑥ سن لو کہ اللہ ہی کے ملک ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔

⑦ اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت۔ اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

⑧ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ ہی کی

طرف سارے کام لوٹائے جاتے ہیں۔

(۹) آپ فرماؤ کہ میں اسکی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا پروردگار، سب لوگوں کا بادشاہ اور سب لوگوں کا معبود ہے۔

(۱۰) اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ پھر اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

تمرینات

(۱) درس نمبر ۱، ۲، ۳، میں سے چوتھی، پانچویں، ساتویں، اور دسویں آیت کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ اور یہ بھی لکھئے کہ اُن آیتوں کے مضامین کا مدعا کیا ہے

(۲) تیسرے سبق کی کس آیت سے آپ ثابت کریں گے کہ انسان بھی خدا کی ملکیت میں ہیں۔

(۳) کن آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان بھی کوئی دنیا ہے۔

(۴) خدا جب کسی کو زمین کی سلطنت عطا کرتا ہے تو زمین میں خدا کی سلطنت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر رہتی ہے اور یقیناً رہتی ہے تو ایک ملک میں دو سلطنتوں کا تصور کیونکر ممکن ہے۔

(۵) مذکورہ بالا آیات میں مندرجہ ذیل کلمات کی تشریح کیجئے کہ وہ اسم ہیں یا فعل۔ اگر فعل ہیں تو کون سا فعل ہیں، اور کون سا صیغہ ہیں۔

تُؤتی۔ تَنْزِعُ۔ یَشَاءُ۔ تُرْجَعُ۔ یَعْلَمُوْنَ۔ قُلْ۔ اَعُوْذُ۔ یَغْفِرُ۔

درس نمبر ۴

مطالعۂ نظامِ ربوبیت (الف)

(تشریحی نوٹ)

یہ عنوان اپنی وسعت و ہمہ گیریت کی وجہ سے کئی اسباق پر پھیلا ہوا ہے۔ اس حصے کا مطالعہ کرتے وقت آپ واضح طور پر محسوس کریں گے کہ اس جہان آب و گل میں عروج و زوال، موت و حیات، مسرت و غم، گریہ و تبسم، ظلمت و نور، گردشِ لیل و نہار، سردی و گرمی، فتح و شکست، آبادی و صحرا، خوشحالی و بدحالی فقر و غنا، سود و زیاں، بلندی و پستی، قوت و ضعف، امن و فساد، انفرادیت و اجتماعیت، کامرانی و نامرادی، اور زندگی کے جن بیشمار مراحل سے ہم شب و روز گزرتے رہتے ہیں، اب انھیں ہم قرآن کے اوراق میں پڑھ رہے ہیں۔ اور اسی کے نتیجے میں یہ حقیقت بھی آپ پر آشکار ہوگی کہ کارخانۂ ہستی کا یہ سارا رواں دواں نظامِ عمل خود بخود وجود میں نہیں آگیا ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک علیم و خبیر ایک حکیم و قدیر، اور ایک حی و قیوم ہستی کا ارادہ ضرور کارفرما ہے۔

غور و فکر کے مختلف زاویئے

زمین سے لیکر آسمان تک جو چیز جہاں ہے اور جس حال میں ہے وہ ایک بچے تلے قانون کیساتھ بندھی ہوئی ہے۔ آبادیوں میں بنی نوع انسان، ماؤں کے ارحام میں جنین، جنگلوں میں وحوش وطیور، سمندر کی گہرائیوں میں تیرنے والی مچھلیاں زمین کے اندر رہنے والے حشرات الارض، صحراؤں میں خونخوار درندے، اور فضاؤں میں اڑنے والے پرند، سب کے سب ایک علیم وبصیر، ایک صانع حکیم ایک قدیر وجبار، اور ایک رحمن ورحیم پروردگار کی نگہبانی میں ہیں۔ اپنی اپنی سرشت کے مطابق جسے زندہ رہنے کیلئے جس طرح کا پیراہن وجود چاہیئے، جو غذا چاہیئے، جو ماحول چاہیئے، جیسا مسکن چاہیئے، وہ یکساں طور پر بغیر کسی طلب کے سب کو مہیا ہو رہا ہے۔

مہر و ماہ، کواکب ونجوم، ابر و باد، اور عالم بالا کے مُدَبِّرات امر سب کے سب ایک صانع حکیم، اور ایک رب کریم کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر وقت اپنی ڈیوٹی پر ہیں۔ علم وقدرت کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ کہیں سے بھی انحراف و نافرمانی، اور بغاوت وسرکشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

گیہوں کے ایک دانے سے لیکر پھولوں کے نرم ونازک پودوں تک، جب بھی کوئی امانت زمین کو سپرد ہوئی اور فوراً نشوونما کا عمل شروع ہوگیا۔ ہوا سے لیکر پانی اور شبنم تک سورج کی گرم دھوپ سے لیکر چاند کی ٹھنڈی چاندنی تک سب اپنے اپنے مقررہ فرائض کی انجام دہی میں لگ گئے۔ اور اس وقت تک لگے

رہے جب تک گیہوں اپنے خرمن میں اور پھول کسی گلدستے تک نہیں پہنچ گیا۔

قرآن کہتا ہے کہ یہ سب کچھ یونہی نہیں ہو رہا ہے بلکہ اس کے پیچھے آسمان سے اترا ہوا ایک مکمل منصوبہ بند نظام ہے جس کی تکمیل میں موجودات کا ہر حصہ مصروف ہے۔ اسی مفہوم کو قرآن اپنی زبان میں ''تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ'' کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اب آپ اس حصے کا جو ''نظام تخلیق وربوبیت'' پر مشتمل ہے اس طرح مطالعہ کیجئے کہ ایک طرف قرآن کی آیتوں کو نظر میں رکھئے اور دوسری طرف زمین کے خشک وتر میں پھیلے ہوئے مظاہر قدرت وتخلیق اور رونما ہونے والے احوال و واقعات کا جائزہ لیجئے۔ مجھے یقین ہے کہ چند ہی لمحے کے بعد آپ کی روح اندر سے چیخ اٹھے گی کہ اس کارخانۂ ہستی کا بنانے والا اور چلانے والا وہی ہے جس نے قرآن اتارا ہے اور قرآن اتارنے وہی ہے جو اس کارخانۂ ہستی کو چلا رہا ہے۔

نئے الفاظ کے معانی

بَنِیۡنَ ـــ بیٹے، پوتے

حَفَدَۃً ـــ نواسے

طَیِّبٰتِ ـــ پاکیزہ اور ستھری چیزیں

مُسۡتَقَرٌ ـــ جائے سکونت، رہائش گاہ

مُسۡتَوۡدَعٌ ـــ سپرد کئے جانے کی جگہ۔ مدفن

وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ ـــ اور کتنے ہی جانور ہیں۔

لَا تَحۡمِلُ ـــ جو اٹھائے نہیں پھرتے

وَاِیَّاکُمۡ ـــ اور تمہیں بھی

وَلَوۡ بَسَطَ ـــ اور اگر وسیع کر دیتا

کَالۡاَعۡلَامِ ـــ پہاڑوں کی طرح

لبغوا — تو ضرور بغاوت کرتے، فساد پھیلاتے۔

بقدر ما یشاء — جتنا چاہے

جوار — چلنے والی کشتیاں، جہاز

یسکن — روک دے

فیظللن رواکد — تو وہ ٹھہر جائیں

علیٰ ظہرہ — سمندر کی سطح پر

فانّیٰ تؤفکون — تو تم کہاں بھٹکتے پھر رہے ہو۔

اناثا — لڑکی، عورت

ذکورا — لڑکا، مرد

یہب — عطا کرتا ہے، عطا کرے

یوبقہن — انہیں تباہ کر دے

بما کسبوا — ان کی شامت اعمال کی وجہ سے۔

ویعفو — اور درگزر فرماتا ہے

عن کثیر — بہت سی خطاؤں سے

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ ؕ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ نحل/۷۰

(۲) وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ نحل/۷۰

(۳) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ نحل/۷۱

(۴) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ شوریٰ/۲۷

(۵) وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ نحل/۷۲

(۶) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ہود/۶

(۷) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ عنکبوت/۶۰

(۸) اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ انعام/۹۷

(۹) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

قَدِيْرٌ ۝ شوریٰ/۵۰

(۱۰) وَمِنْ آيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِنْ يَّشَأْ يُسْكِنِ
الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۝ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ
عَنْ كَثِيْرٍ ۝ شوریٰ/۳۴

اردو ترجمہ

(۱) اور اللہ نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں، درختوں اور چھتوں میں اپنا گھر بنا، پھر ہر قسم کے پھلوں (یعنی ان کے پھولوں) کا رس چوستی پھر۔ اور چلتی رہ اپنے رب کی بنائی ہوئی نرم اور آسان راہوں پر۔ اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا ایک مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔ بیشک اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے غور وفکر کرنے والوں کیلئے۔

(۲) اور اللہ نے تمھیں پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرے گا۔ اور تم میں سے کوئی (طویل زندگی کے سبب) نہایت ناقص اور ناکارہ عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے کہ (قوت حافظہ کے ضعف کے سبب) جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ بہت علم والا بڑی قدرت والا ہے

(۳) اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق و دولت میں بڑائی دی ہے وہ اپنی دولت اپنے باندی غلاموں پر لوٹانے والے نہیں کہ سب

اس میں برابر ہو جائیں۔ (جب انھیں اپنے سے کمتر لوگوں کے ساتھ برابری گوارا نہیں تو پھر پتھر کے بتوں کو وہ خدا کے برابر کیوں ٹھہراتے ہیں)

(۴) اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق برابر کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے (یعنی اجتماعی زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا) لیکن وہ ایک اندازہ سے رزق اتارتا ہے جتنا چاہتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کے احوال سے باخبر ہے اور انھیں دیکھ رہا ہے۔

(۵) اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں۔ اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے پوتے اور نواسے پیدا فرمائے اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا۔

(۶) اور زمین میں کوئی جاندار مخلوق ایسی نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔ اور اللہ جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سپرد ہونے (مدفن) کی جگہ۔ اور یہ سب کچھ ایک صاف صاف بیان کرنے والی کتاب میں درج ہے۔

(۷) اور کتنی ہی جاندار مخلوق ایسی ہے جو اپنے ساتھ اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتی۔ اللہ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی۔ اور وہ خوب سننے والا بہت علم والا ہے۔

(۸) بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو (زمین کے اندر) پھاڑتا ہے۔ (تاکہ اس میں سے کونپل نکلے) وہ زندہ جسم کو مردہ (بے جان چیز) سے نکالتا ہے (جیسے انڈے سے بچہ) اور مردہ (بیجان چیز) کو زندہ جسم سے نکالتا

ہے (جیسے مرغی سے انڈا) یہ ہے اللہ (تم اس کی تلاش میں) کہاں بھٹکتے پھر رہے ہو۔ وہ تاریکی کا پردہ چاک کرکے صبح طلوع کرتا ہے۔ اس نے رات کو آرام کیلئے بنایا اور سورج اور چاند کو (سال اور وقت کا) حساب معلوم کرنے کے لئے۔ یہ ایک مقرر کیا ہوا اندازہ ہے زبردست علم والے کا۔ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم راستہ پاؤ خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں۔ ہم نے اپنی قدرت کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں، علم والوں کے لئے۔

(۹) اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت۔ وہ تخلیق فرماتا ہے جیسا چاہتا ہے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بیشک وہ بہت علم والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

(۱۰) اور اسکی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں سمندر میں پہاڑوں کی طرح چلنے والے جہاز۔ وہ اگر چاہے تو ہوا روک دے (اور بادبانوں کے سہارے چلنے والی کشتیاں) سمندر کی سطح پر ٹھہری رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت خداوندی کی عظیم نشانیاں ہیں ہر صابر و شاکر کے لئے۔ یا (وہ جہاز جو بادبانوں کے سہارے نہیں چلتے) انھیں تباہ کر دے (جہاز والوں کی) شامت اعمال کی وجہ سے۔ اور عام طور پر وہ درگزر فرماتا ہے بہت سی خطاؤں سے۔

تمرینات

(۱) مذکورہ بالا آیتوں میں نظام ربوبیت پر قرآن نے جو شواہد پیش کئے ہیں اس کا خلاصہ لکھئے۔

(۲) بتائیے کہ قرآن خدا کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت کیوں دیتا ہے۔؟

(۳) قرآن کے طریقۂ استدلال کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے۔ تفصیل کیساتھ لکھئے۔

(۴) آیت نمبر ۔ اکی روشنی میں آپ کس طرح ثابت کریں گے کہ قرآن حال اور مستقبل دونوں کی خبر دیتا ہے۔

(۵) مذکورہ بالا آیات میں ضمیروں، مذکر، مؤنث، واحد، جمع، حروف جر، حروف شرط، حروف عطف، اور جمع مؤنث سالم کی نشاندہی کیجئے۔

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

درس نمبر ۵

مطالعۂ نظام ربوبیت (ب)

نئے الفاظ کے معانی

جُدَدٌ ـــ حصے۔ قطعات
بِیْضٌ ـــ سفید
حُمْرٌ ـــ سرخ
غَرَابِیْبُ سُوْدٌ ـ بہت گہرے سیاہ
یَخْشٰی ـــ ڈرتا ہے۔ ڈرتے ہیں
تُرَابٌ ـــ مٹی
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی ـــ اور نہیں
حاملہ ہوتی ہے کوئی عورت
وَلَا تَضَعُ ـــ اور نہ بچہ جنتی ہے
وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ ـــ اور نہ عمر
دیجاتی ہے کسی معمر کو
عَذْبٌ فُرَاتٌ ـ میٹھا خوب میٹھا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ـــ نمکین سخت کڑوا

سَائِغٌ ـــ خوشگوار
طَرِیًّا ـــ تروتازہ
تَسْتَخْرِجُوْنَ ـــ تم نکالتے ہو
حِلْیَةٌ ـــ زیور سنگار کی چیزیں
فُلْكٌ ـــ کشتیاں، کشتیوں
تُرِیْحُوْنَ ـــ جب تم انھیں شام کو
واپس لاتے ہو۔
تَسْرَحُوْنَ ـــ جب تم انھیں صبح کو
چراگاہ میں لیجاتے ہو۔
اَثْقَالَكُمْ ـــ تمہارے بوجھ
بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ـــ ادھ مرے ہو کر
خَیْلٌ ـــ گھوڑے
بِغَالٌ ـــ خچر

حَمِیْرٌ ـــ گدھا
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ ـــ اللہ نے تمہیں
پیدا کیا۔
اَفْئِدَةٌ ـــ دل
مُسَخَّرٰتٌ ـــ حکم کے پابند
جَوٌّ ـــ فضا
مَا یُمْسِكُهُنَّ ـ نہیں روکتا ہے انھیں
سَكَنًا ـــ رہائش کیلئے۔ بسنے کیلئے
جُلُوْدٌ ـــ کھالیں۔ کھالوں
مَوَاخِرُ ـــ چیرتی چلی جاتی ہے
یُوْلِجُ ـــ داخل کرتا ہے
نُسْقِیْكُمْ ـــ ہم تمہیں پلاتے ہیں
فَرْثٌ ـــ گوبر
لِلشّٰرِبِیْنَ ـــ پینے والوں کیلئے
دِفْءٌ ـــ گرم لباس
جَمَالٌ ـــ دلکشی، کشش
تَسْتَخِفُّوْنَهَا ـ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں
یَوْمَ ظَعْنِكُمْ ـ تمہارے سفر کے دن

یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ـ تمہارے ٹھہرنے
کے دن۔ منزلوں پر اترتے وقت
ظِلٰلًا ـــ سائے
اَكْنَانًا ـــ چھپنے کی جگہیں
سَرَابِیْلَ ـــ پہناوے۔ لباس
تَقِیْكُمْ ـ تمہیں بچاتے ہیں
تمہاری حفاظت کرتے ہیں
اَلْحَرَّ ـــ گرمی سے
بَاْسَكُمْ ـ تمہاری لڑائی کے وقت
لَمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ ـ تم اس تک
نہ پہنچتے۔
لِتَرْكَبُوْهَا ـ تاکہ ان پر سواری کرو
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ـ مقررہ مدت کیلئے
لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ ـ تاکہ تم اپنی
جوانی کو پہنچ جاؤ۔
لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ـ تاکہ تم بوڑھے
ہو جاؤ۔
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ـ تاکہ تم سمجھو

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ
حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ؕ وَمِنَ النَّاسِ
وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى
اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ فاطر/ ۲۸

(۲) وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فاطر/ ۱۱

(۳) وَمَا يَسْتَوِى الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ
وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ
تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؕ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ فاطر/ ۱۲

(۴) يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ؕ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ فاطر/ ۱۳

(۵) وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ

مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ النحل/ ۶۵

(۶) وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَ
تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ
لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ النحل/ ۸

(۷) وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ النحل/ ۷۹

(۸) وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ
اِقَامَتِكُمْ ؕ النحل/ ۸۰

(۹) وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ
اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ
تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُسْلِمُوْنَ ۝ النحل/ ۸۱

(۱۰) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا
أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ مومن/۶۷

اردو ترجمہ

(۱) کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے۔ پھر اس کے ذریعہ ہم طرح طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور پہاڑوں کے حصے بھی مختلف رنگ کے ہیں۔ کوئی سفید کوئی سرخ مختلف رنگوں میں کوئی شوخ کوئی مدھم، اور بعض خوب سیاہ۔ اور آدمیوں، جانوروں، اور چوپایوں کے رنگ بھی اسی طرح جدا جدا ہیں۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف وہی لوگ اس سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(۲) اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے، پھر پانی کی بوند سے۔ پھر تمہیں بنایا جوڑے جوڑے۔ اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہ بچہ جنتی ہے لیکن سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ اور نہ لمبی زندگی دیجاتی ہے کسی طویل العمر کو اور نہ کم رکھی جاتی ہے کسی کی عمر مگر (اسکی تفصیل) لوح محفوظ میں درج ہے۔ بیشک یہ بات اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔

(۳) اور دو سمندر یکساں نہیں ہیں۔ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوشگوار۔ اور دوسرا نمکین ہے سخت کڑوا۔ اور دونوں میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت اور نکالتے ہو زینت کا سامان جسے تم پہنتے ہو۔ اور تو سمندر میں کشتیوں کو

دیکھے گا کہ وہ پانی کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہیں۔ تاکہ سفر کے ذریعہ تم خدا کا رزق تلاش کرو۔ تاکہ نعمتوں پر خدا کا شکر ادا کرو۔

(۴) وہ کبھی داخل کرتا ہے رات کو دن کے حصے میں (جیسے موسم سرما کی طویل راتیں) اور کبھی داخل کرتا ہے دن کو رات کے حصے میں (جیسے موسم گرما کے لمبے دن) اور سورج اور چاند کو حکم کا پابند کر دیا کہ ان میں سے ہر ایک گردش میں ہے مقررہ میعاد تک۔ یہ ہے اللہ جو تمہارا رب ہے اسی کی ہے ساری بادشاہی۔

(۵) بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں غور و فکر کا مقام ہے کہ ہم تمہیں پلاتے ہیں (سفید رنگ کا) خالص دودھ۔ جو ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے۔ جو پینے والوں کیلئے بہت خوش ذائقہ ہے۔

(۶) اور اس نے جانوروں کو پیدا کیا جن میں تمہارے لئے گرم لباس (کا بھی ساز و سامان) ہے اور دوسرے فوائد بھی ہیں۔ اور ان کا گوشت بھی تم کھاتے ہو۔ اور ان میں تمہارے لئے زینت و جمال کی کشش بھی ہے جب تم انھیں شام کے وقت چراگاہ سے واپس لاتے ہو اور جب صبح کے وقت انھیں چرانے لیجاتے ہو۔

اور وہ تمہارے بوجھ ڈھو کر ایسے شہر کی طرف لیجاتے ہیں کہ تم وہاں تک نہ پہنچتے لیکن ادھ مرے ہو کر۔ بیشک تمہارا رب بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اور اس نے پیدا کئے گھوڑے خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان سے زینت حاصل کرو اور وہ (آئندہ ایسی سواریوں اور زینت کا سامان) پیدا کرے گا جن سے تم (آج) ناواقف ہو۔

(۷) اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حال میں پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمہیں عطا کئے کان اور آنکھ اور دل، تاکہ تم خدا کا شکر ادا کرو۔ کیا انھوں نے کبھی پرندوں کی طرف نہیں دیکھا جو حکم کے پابند ہو کر فضا میں اڑ رہے ہیں، بجز خدا کے انھیں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے۔ بیشک اس میں اہل ایمان کیلئے کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔

(۸) اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے سکونت کیلئے اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے (خیمے والے) گھر بنائے، جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن۔

(۹) اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لئے سائے مہیا کئے اور پہاڑوں میں تمہارے لئے پناہ گاہیں بنائیں۔ اور اس نے تمہارے لئے کچھ ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی کی شدت سے بچاتے ہیں، اور کچھ ایسے پہناوے دئے جو لڑائی میں تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرماتا ہے تاکہ تم اس کا حکم مانو۔

(۱۰) اور وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے، پھر وہ تمہیں (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے بچے کی

صورت میں، پھر تمہیں باقی رکھتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر تمہیں زندہ رکھتا ہے) کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم ایک مقررہ میعاد تک پہنچ جاؤ۔ اور قدرت خداوندی کی کارفرمائیوں کو سمجھو۔

تمرینات

(۱) مذکورہ بالا آیات میں انسانی زندگی کی بقا کیلئے جن قدرتی اسباب و وسائل کا ذکر کیا گیا ہے ان کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کیجئے۔

(۲) قدرت خداوندی کی نشانیوں کے بار بار ذکر سے قرآن کا کیا مدعا ہے۔ مفصل طور پر بیان کیجئے۔

(۳) دودھ میں قرآن نے غور و فکر کی دعوت دی ہے اس میں کیا عجوبہ کاری ہے وضاحت کیجئے۔

(۴) اس امر کی وضاحت کیجئے کہ مٹی سے کیسے بنایا گیا اور پانی کی بوند سے کون پیدا ہوتا ہے۔

(۵) مذکورہ بالا آیات میں نحو کے عوامل کی نشاندہی کیجئے۔

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

درس نمبر ۶

مطالعۂ نظام ربوبیت (ج)

نئے الفاظ کے معانی

يُمْسِكُ السَّمَاءَ ۔ وہ تھامے ہوئے ہے آسمان کو۔

أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ ۔ کہ زمین پر گر نہ پڑے

ذَرَأَكُمْ ــــــ پھیلا دیا تمہیں

تُحْشَرُونَ ــــــ تم اٹھائے جاؤ گے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔

لِبَاسًا ــــــ پردہ

سُبَاتًا ــــــ آرام

نُشُورًا ــــــ اٹھنا، چلنا پھرنا

بُشْرًا ــــــ مژدہ دیتی ہوئی

مَوَدَّةً ــــــ محبت، الفت

لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا ۔ تاکہ اس سے تمہیں سکون ملے۔

اِخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ ــــــ تمہاری بولیوں کا اختلاف۔

اِبْتِغَاؤُكُمْ ــــــ تمہارا تلاش کرنا

خَوْفًا وَطَمَعًا ۔ امید و بیم کی حالت میں

دَعَاكُمْ دَعْوَةً ــــــ تمہیں پکارے گا

كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ــــــ سب اس کے تابع فرماں ہیں۔

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ــــــ وہ تخلیق کا آغاز کرتا ہے۔

يُعِيدُهُ ــــــ اسے دوبارہ بنائے گا۔

أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۔ اس کیلئے آسان ہے

الْمَثَلُ الْأَعْلَى ــــــ بلند شان

يَبْسُطُهُ ــــــ اسے پھیلاتا ہے

يَجْعَلُهُ كِسَفًا ۔ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

الْوَدْقَ ــــــ بارش، مینہ

يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۔ اس کے بیچ سے نکلتا ہے۔

أَصَابَ بِهِ ــــــ اسے پہنچاتا ہے

شَيْبَةً ــــــ بڑھاپا

قَضْبًا ــــــ چارہ

غُلْبًا ــــــ گھنے، گھنا

أَبًّا ــــــ دوب گھاس

حَدَائِقَ ــــــ باغیچہ

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ ج ۶۸/

(۲) هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ مومنون/۸۰

(۳) هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ فرقان/۴۸

(۴) تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا

وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ
اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ فرقان/۶۲

(۵) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ
تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ روم/۲۲

(۶) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً
فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۝ روم/۲۴

(۷) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا
دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ روم/۲۷

(۸) اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ

كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ روم/۴۸

(۹) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ
وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ روم/۵۴

(۱۰) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ۝
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّ
قَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّ
اَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ عبس/۳۲

اردو ترجمہ

(۱) کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور تمہارے بس میں کر دیا کشتی کو جو سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہے اور وہ تھامے ہوئے ہے آسمان کو کہ کہیں زمین پر نہ گر پڑے مگر اللہ کے حکم سے ۔ بیشک اللہ آدمیوں پر نہایت مہربان اور بہت رحم والا ہے ۔

(۲) اور وہی اللہ ہے جس نے تمھیں زمین میں ہر طرف پھیلا دیا ، اور ایک دن اسی کی طرف تمھیں اٹھنا ہے ، اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے ، اور اسی کیلئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں ۔ تو کیا تمھیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے کہ ان نشانیوں سے خدا کو پہچانو ۔

(۳) اور وہی اللہ ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ بنایا اور نیند کو راحت وسکون کا ذریعہ۔ اور دن کو بنایا اٹھنے اور چلنے پھرنے کے لئے۔ اور وہی ہے جس نے ٹھنڈی ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے مژدہ سناتی ہوئی۔ اور ہم نے آسمان سے اتارا پاک کرنیوالا پانی۔

(۴) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں بروج بنائے اور ان میں چراغ رکھا اور چمکتا ہوا چاند۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی ادلی بدلی رکھی۔ (قدرت خداوندی کی یہ نشانی) اس کیلئے ہے جو غور وفکر سے کام لے اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہے۔

(۵) اور یہ بھی اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا تبھی تم انسان (اس جہان خاکی میں) ہر طرف پھیلے ہوئے نظر آتے ہو۔

(۶) اور یہ (بھی اس کی قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے تاکہ تمہیں راحت وسکون ملے۔ اور تمہارے اندر آپس میں محبت ورحمت (کی کشش) رکھی ــــ بیشک اس میں (اس کی قدرت وحکمت کی) کھلی ہوئی نشانیاں ہیں غور وفکر سے کام لینے والوں کیلئے۔

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمان وزمین کی تخلیق اور تمہاری زبانوں (بولیوں) اور رنگتوں کا اختلاف بھی۔ بیشک اس میں بھی اصحاب علم ودانش کیلئے اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں۔

اور رات اور دن کے حصوں میں تمہارا سونا اور (جاگنے کے بعد) خدا کا فضل تلاش کرنا بھی اسکی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ بیشک اس میں بھی ہوش گوش سے سننے والوں کیلئے حکمت خداوندی کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

اور یہ بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی (کی چمک) دکھاتا ہے "(نقصان کا) خوف اور (بارش) کی امید دلاتی ہوئی۔ اور آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں بھی اصحاب عقل وبصیرت کیلئے خدا کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں۔

(۷) اور یہ بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ زمین وآسمان اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جس دن وہ تمہیں زمین سے پکارے گا تبھی تم اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑوگے۔ اور اسی کے مملوک ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سب اس کے تابع فرماں ہیں۔ اور وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا۔ اور اسی کی سب سے برتر شان ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

(۸) اللہ وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے (تہہ بہ تہہ جما دیتا ہے) اب تو دیکھتا ہے کہ اس کے درمیان سے مینہہ برس رہا ہے۔ پھر جب اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کی

طرف چاہتا ہے تو وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

(۹) وہی اللہ ہے جس نے تمھیں کمزور پیدا کیا پھر ناتوانی کے بعد تمہیں قوت بخشی پھر قوت کے بعد تمہیں کمزوری اور بڑھاپا دیا۔ وہ بناتا ہے جیسا چاہتا ہے اور وہی علم اور قدرت والا ہے۔

(۱۰) آدمی کو چاہئے کہ اپنی غذا پر غور کرے (کہ وہ کتنے مرحلوں سے گذرنے کے بعد اس تک پہنچتی ہے) تو سب سے پہلے ہم نے سوکھی ہوئی زمین پر) پانی برسایا۔ پھر (دانے کے نشو و نما کیلئے) ہم نے زمین کا سینہ شق کیا۔ تو اس میں سے ہم نے اناج اگائے۔ اور انگور اور چارہ بھی، اور زیتون اور کھجور بھی۔ اور گھنے باغیچے بھی اور میوے اور دوب گھاس بھی۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کیلئے ہے۔

تمرینات

(۱) مذکورہ بالا آیات میں انسانی زندگی کی بقا کیلئے مرحلہ وار جن اسباب و وسائل کا ذکر کیا گیا ان کا خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کیجئے۔

(۲) آیت نمبر ا میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا جو سمندروں میں خدا کے حکم سے چلتی ہے۔ آپ اس امر کی وضاحت کیجئے کہ بس میں کر دیئے جانے کے بعد بھی اگر کشتیوں کا چلنا خدا کے حکم پر موقوف ہے تو پھر بس میں کر دینے کا مطلب کیا ہوا۔

(۳) قدرت کی نشانیوں کے بار بار ذکر سے قرآن کا مدعا کیا ہے؟ مفصل طور

پر اسے بیان کیجئے۔

(۴) مذکورہ بالا آیات میں نحو کے جتنے عوامل استعمال کئے گئے ہیں ان سب کی نام بنام نشاندہی کیجئے۔

(۵) خدا کا فضل تلاش کرنے کو قرآن نے خدا کی نشانیوں میں سے شمار کیا ہے۔ آپ اس امر کی وضاحت کیجئے کہ اس کا خدا کی نشانیوں سے کیا تعلق ہے۔

درس نمبر ۷

دَلائِلِ توحِید

(تشریحی نوٹ)

دلائل توحید کا مطالعہ کرنے سے پہلے توحید کا مفہوم سمجھ لیجئے کہ اسلام کے سارے نظام فکر و عمل کی بنیاد اسی پر ہے۔ دو لفظوں میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ زمین و آسمان کی اس کائنات میں عبادت و بندگی کی مستحق صرف ایک ہی ذات ہے جس کا نام اللہ ہے۔ وہ اکیلا سب کا معبود ہے۔ الوہیت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ سارے کمالات کی جامع اور جملہ نقائص سے اس کی ذات مُنزّہ اور پاک ہے۔

اس دعوے پر قرآن نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ اتنے معقول، دل آویز

اور فکر انگیز ہیں کہ اگر کسی کے پاس عقل سلیم ہو اور درمیان میں عصبیت اور کفر و الحاد کا کوئی حجاب حائل نہ ہو تو انھیں تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ قرآن کے استدلال کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے سارے دلائل محسوسات ومشاہدات اور انسانی نفسیات پر مبنی ہیں اس لئے انھیں تسلیم کرنے کے لئے صرف آنکھ کھول کر دیکھنے، کان کھول کر سننے، اور دماغ کا پٹ کھولکر سوچنے کی ضرورت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن جہاں بھی انسانوں کے سامنے اپنی کوئی بات رکھتا ہے تو اپنی دعوت کے اختتام پر یہ ضرور فرماتا ہے۔

"ہماری یہ دعوت اصحاب فکر وبصیرت کیلئے ہے۔ ہماری یہ بات اہل علم کیلئے ہے۔ ہماری یہ دلیل عقل والوں کیلئے ہے ہماری یہ ہدایت غور وفکر سے کام لینے والوں کیلئے ہے۔ ہماری یہ بات اہل فہم کیلئے ہے۔ ہماری یہ دلیل تدبر وشعور رکھنے والوں کیلئے ہے۔ ہماری یہ دعوت سمجھنے والوں کیلئے ہے۔ ہماری یہ بات بصیرت کے کان سے سننے والوں کیلئے ہے۔ ہماری یہ نشانیاں انصاف وحقیقت کی آنکھ سے دیکھنے والوں کیلئے ہیں۔ اور ہماری یہ بات صحیح رخ پر سوچنے والوں کیلئے ہے۔"

قرآن کا یہ انداز بیان اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کر دیتا ہے کہ اس کی دعوت کی بنیاد جبر واکراہ پر نہیں بلکہ فکر وبصیرت اور علم وعقل کے صحیح تقاضوں پر ہے۔ وہ اپنی بات قہر وتشدد کے ذریعہ نہیں بلکہ تفہیم وتلقین اور دل نشین دلائل وشواہد کے

ذریعہ منوانا چاہتا ہے۔

خدا کو ایک ماننے اور صرف اسی کے آگے بندگی کا سر جھکانے کے لئے اگر قہر وجبر ہی سے کام لینا مشیت کو منظور ہوتا تو دنیا میں انبیا کیوں بھیجے جاتے، کتابیں کیوں اتاری جاتیں اور انسانوں کے درمیان دعوت وتبلیغ کا سلسلہ کیوں قائم کیا جاتا۔

اتنی تمہید کے بعد اب اختصار کے ساتھ آپ اُن دلائل کا مطالعہ فرمائیے جنھیں قرآن عقیدۂ توحید کے اثبات میں پیش کرتا ہے۔

دلائل توحید کا جائزہ ـــ ایک نظر میں!

قرآن کی یہ دلیل تین مقدمات پر مبنی ہے۔

پہلا مقدمہ اللہ ہی زمین وآسمان اور ان میں رہنے والی ساری موجودات کا خالق ہے۔ اس پوری کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں۔ اور نہ اس کام میں اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک ہے کہ دونوں کے اشتراک سے یہ کائنات وجود میں آئی ہو۔

دوسرا مقدمہ اللہ ہی سب کا پروردگار ہے۔ اکیلے وہی اس پورے کارخانۂ ہستی کو چلا رہا ہے۔ ہر مخلوق کو زندہ رہنے اور اپنا وجود برقرار رکھنے کیلئے جس طرح کا جو سامان اسے مطلوب ہے وہ اکیلے سب کو مہیا کر رہا ہے۔ اس کام میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے کہ دونوں کے اشتراک سے یہ کارخانہ چل رہا ہے۔

تیسرا مقدمہ اللہ ہی زمین و آسمان، اور ان میں رہنے والی ساری مخلوقات کا مالک اور بادشاہ ہے۔ اسکی سلطنت و ملکیت میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے کہ شرکت بادشاہت و ملکیت کا کوئی تصور کیا جا سکے۔

نتیجۂ بحث قرآن فرماتا ہے کہ جب تخلیق میں اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ جب ربوبیت و پروردگاری، اور کارخانۂ ہستی کے انتظام و انصرام میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ جب سلطنت و ملکیت میں اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے تو عبادت و بندگی اور الوہیت و معبودیت کے استحقاق میں کوئی اور کہاں سے شریک ہو جائے گا۔

قرآن کی زبان میں اسی کا نام عقیدۂ توحید ہے۔ یعنی ایک معبود، بلا شرکت غیرے صرف ایک معبود۔ پوری کائنات میں صرف ایک عبادت کا مستحق۔ اور وہ صرف اللہ ہے۔

یہیں سے چھوٹے معبودوں کے تصور کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے جیسا کہ مشرکین عرب کا عقیدہ تھا، کیوں کہ جب تخلیق، ربوبیت، اور ملکیت و سلطنت میں کوئی دوسرا کسی حیثیت سے بھی شریک نہیں ہے تو اب چھوٹے خداؤں کی گنجائش کہاں باقی رہ جاتی ہے۔ یعنی جب کوئی چھوٹا خالق نہیں ہے، جب کوئی چھوٹا پروردگار نہیں ہے، جب کوئی چھوٹا مالک نہیں ہے تو کوئی چھوٹا معبود کہاں سے نکل آئے گا۔

عقیدۂ توحید پر قرآن کی ایک اور دلیل ناطق

عقیدۂ توحید کے اثبات میں قرآن نے ایک دلیل اور پیش کی ہے جو نہایت معقول، بصیرت انگیز، اور دل نشین ہے۔ جس کی تفصیل دیدۂ شوق سے پڑھنے کے قابل ہے۔

قرآن فرماتا ہے کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا بھی چند خدا ہیں جیسا کہ مشرکین کا عقیدہ ہے تو اب سوال اٹھتا ہے کہ اس کارخانۂ ہستی کو چلا کون رہا ہے۔ سب مل کر چلا رہے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک چلا رہا ہے۔ اگر کوئی ایک چلا رہا ہے تو باقی خداؤں کا کیا مصرف ہے اگر وہ بیکار ہیں اور ان کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے تو اس کا کھلا ہوا مطلب ہے کہ مخلوق کو اب ان کی طرف کوئی احتیاج نہیں ہے۔ اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس کی طرف مخلوق کی احتیاج نہ ہو وہ کبھی خدا نہیں ہو سکتا۔

اور اگر سب مل کر چلا رہے ہیں تو اب دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ عالم کے انتظام و انصرام میں سب کی حیثیت مستقل ہے یا ہر ایک کو اپنے اپنے کام کی انجام دہی میں دوسرے کی احتیاج ہے۔ اگر احتیاج ہے تو جو دوسرے کا محتاج ہو وہ بھی خدا نہیں ہو سکتا۔

اور اگر آپ کہیں کہ سارے خدا باہمی مشورے سے کارخانۂ ہستی کا انتظام چلا رہے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ انتظامی امور میں باہمی مشورہ بھی احتیاج ہی کی ایک شکل ہے۔

ایک بنیادی سوال

اور اگر ان میں سے کوئی خدا کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہر خدا اس کارخانۂ ہستی کے انتظام میں مستقل قدرت واختیار رکھتا ہے اور اپنے کام میں وہ دوسرے خداؤں کی مرضی اور ان کے فیصلے کا قطعاً پابند نہیں ہے تو اس صورت میں عقل سلیم سوال کرتی ہے کہ سارے خدا جب اپنی ہی مرضی اور ارادہ سے اس کارخانۂ ہستی کو چلا رہے ہیں اور آپس میں کوئی مشورہ بھی نہیں ہے تو بتایا جائے کہ سورج کے طلوع وغروب، چاند کے گھٹنے بڑھنے، موسموں کے آنے جانے اور ہر مخلوق کے توالد وتناسل کے نظام میں آج تک کوئی فرق کیوں نہیں پڑا۔

اس طرح کا ایک واقعہ بھی ابتک کیوں رونما نہیں ہوا کہ رات کے بارہ بجے اچانک سورج نکل آتا اور جب دن کے دس بجتے تو رات آجاتی اور آسمان پر چاند تارے نکل آتے۔

ابتک ایسا کیوں نہیں ہوا کہ آدمی کے نطفے سے شیر پیدا ہوتا اور شیر کے پیٹ سے آدمی جنم لیتا۔ ابتک ایسا کیوں نہیں ہوا کہ زمین میں گیہوں کے دانے بوئے جاتے اور چنے کا کھیت تیار ہو جاتا۔ آم کی گٹھلی زمین میں دفن کی جاتی اور وہاں سے ناریل کا درخت نکل آتا۔

ابتک ایسا کیوں نہیں ہوا کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے زہر نکلتا اور بچھو کے ڈنک سے شہد کا قطرہ ٹپکتا۔ ابتک ایسا کیوں نہیں ہوا کہ خزاں کے موسم میں سارے درخت ہرے بھرے ہو جاتے اور بہار کے دن آتے تو چمن میں خاک اڑنے لگتی۔

ابتک ایسا کیوں نہیں ہوا کہ نومبر دسمبر میں اچانک برسات آجاتی اور مئی جون کا مہینہ سردیوں میں تبدیل ہو جاتا۔

اگر ایسا اس لئے نہیں ہوا کہ یہ سارا نظام ایک ہی خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہی ایک نہج پر اسے چلا رہا ہے۔ تو پھر بتایا جائے کہ دوسرے خداؤں کا نظام کہاں ہے۔ اگر کوئی خدا کسی دوسرے خدا کے وضع کردہ قانون کا پابند نہیں ہے تو کارخانۂ ہستی کے انتظام میں خود اس کا اپنا وضع کردہ قانون کدھر ہے۔ جب مشاہدات کی روشنی میں دوسرے خداؤں کا کوئی سکہ یہاں نہیں چل رہا ہے تو ماننا پڑے گا کہ ساری کائنات میں صرف ایک ہی خدا کی حکمرانی ہے۔ اور یہ اسی خدا کا فرمان ہے کہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ اللہ کے مقرر کردہ نظام میں کوئی تبدیلی تم ہرگز نہیں پاؤ گے۔

یہ استدلال بھی قرآن ہی سے ماخوذ ہے

قرآن حکیم نے بھی ایک مقام پر مشرکین کو چیلنج کرتے ہوئے یہی بات فرمائی ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ (لقمان/۱۱)	یہ سب کچھ تو اللہ کی تخلیق ہے اللہ کے سوا اوروں کی بھی کوئی تخلیق ہو تو مجھے دکھاؤ۔

قرآن کا یہ چیلنج اتنا قاہر اور مسکت ہے کہ اس کے آگے سارے جھوٹے خداؤں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ دنیا میں جھوٹے خدائی کے ایک سے ایک

دعویدار پیدا ہوئے لیکن یہ دعویٰ کرنے کی ہمت کسی میں نہ ہوئی کہ زمین ہم نے بنائی، آسمان ہم نے پیدا کیا۔ چاند اور سورج کے خالق ہم ہیں۔ یہ سارا کارخانۂ ہستی ہم چلا رہے ہیں۔ خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں سے یہ جھوٹ اسلئے نہیں بولا گیا کہ یہاں کچھ کرکے دکھانے کا سوال تھا۔

نمرود کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی بات رکھی تھی کہ میرا خدا پورب سے سورج کو نکالتا ہے تو اگر اپنی خدائی کے دعویٰ میں سچا ہے تو اسے پچھم سے نکال دے۔ قرآن فرماتا ہے کہ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔ یہ بات سن کر کافر کے ہوش اڑ گئے اور وہ ہکا بکا رہ گیا۔ اس دلیل کا کوئی جواب اس لئے اس سے نہیں بن پڑسکا کہ منہ سے خدائی کا دعویٰ کر دینا تو آسان ہے لیکن خدائی کا کام انجام دینا انسان کی قدرت سے باہر ہے۔

اب آپ اس پوری بحث کی روشنی میں متعدد خداؤں کے بطلان پر قرآن حکیم کی اصل دلیل ملاحظہ فرمایئے۔ قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ — اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا چند خدا اور ہوتے تو زمین و آسمان میں ہر طرف فساد پھیل جاتا۔

فساد اس لئے پھیلتا کہ ہر خدا اپنی اپنی چلاتا۔ اس کے نتیجے میں نہ گردش لیل و نہار کا یہ نظم باقی رہتا، نہ سورج کے طلوع و غروب، اور موسموں کی تبدیلیوں میں یکسانیت برقرار رہتی۔ اور نہ توالد و تناسل کے نظام میں کوئی ہم آہنگی نظر آتی اس طرح اس کائنات کا سارا نظام تکوین ہی درہم برہم ہو کر۔

تَسْكُنُوْنَ ـــــ تم آرام کرتے ہو تاکہ تم آرام کرو
ضِيَاءٌ ـــــ دن کی روشنی
مَا تَحْرُثُوْنَ ـــ جو تم دانے بوتے ہو
تَزْرَعُوْنَهٗ ـــ تم اسکی کھیتی تیار کرتے ہو، تم اگاتے ہو
حُطَامًا ـــــ چورا چورا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ـــ تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔
اَلْمُزْنُ ـــــ بادل
اَنْشَاْتُمُوْ ـــــ تم نے پیدا کیا
يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ـــ تمہیں واپس لادے
يَصْدِفُوْنَ ـــ منہ پھیر لیتے ہیں

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(١) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ نمل/٦٠

(٢) اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ نمل/٦١

(٣) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ نمل/٦٢

(٤) اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ نمل/٦٣

رہ جاتا۔

قرآن کی اس دلیل کا مدعا یہ ہے کہ آج جو کائنات کے ہر گوشے میں تمھیں معنوی نظم وضبط، علم وقدرت کی مضبوط گرفت، تکوینی نظام میں ہمہ گیر ہم آہنگی، اور ہر وقت اور ہر جگہ نتائج عمل کے ظہور میں یکسانیت نظر آتی ہے۔ وہ صرف اس لئے ہے کہ ساری کائنات میں صرف ایک ہی علیم وخبیر، حکیم وقدیر، قاہر وجبار، اور ایک ہی خالق وپروردگار کی حکمرانی ہے۔

اس طویل تمہید کے بعد اب آپ ورق الٹئے اور عقیدۂ توحید کے اثبات میں خود قرآن کی زبانی قرآن کے دلائل کا مطالعہ کیجئے۔

نئے الفاظ کے معانی

أَمَّنْ ـــــ یا وہ	سُوْءُ ـــــ تکلیف
ذَاتَ بَهْجَةٍ ـــــ خوشنما	خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ـ زمین کا وارث
مَا كَانَ لَكُمْ ـ تمہاری طاقت نہیں تھی	تُوْرُوْنَ ـــــ تم جلاتے ہو۔ روشن کرتے ہو۔
أَنْ تُنْبِتُوْا ـــــ کہ تم اگاتے	
قَرَارًا ـــــ مسکن، ٹھہرنے کی جگہ	عَمَّا يَصِفُوْنَ ـــــ جس سے وہ موصوف کرتے ہیں
خِلٰلَهَا ـــــ اس کے درمیان	
حَاجِزًا ـــــ حد فاصل۔ آڑ	لَوْ نَشَاءُ ـــــ اگر ہم چاہیں
يَكْشِفُ ـــــ دور کرتا ہے	بَيْنَ يَدَيْ ـــــ آگے۔ سامنے
مُضْطَر ـــــ بیقرار	أَفَرَأَيْتُمْ ـ بھلا بتاؤ تو۔ اچھا بتاؤ

(۵) أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ۚ نمل/۶۴

(۶) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا
تَسْمَعُوْنَ ۝ قصص/۷۱

(۷) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
فِيهِ ۚ قصص/۷۲

(۸) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَ
خَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ انعام/۴۶

(۹) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ۝ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ أَمْ نَحْنُ
الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ
تَفَكَّهُوْنَ ۝ واقعہ/۶۵

(۱۰) أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُوْنَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ
مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنٰهُ أُجَاجًا
فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ واقعہ/۷۰

(۱۱) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُوْرُوْنَ ۝ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝ واقعہ/۷۲

(۱۲) لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ انبیاء/۲۲

(۱۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اخلاص

اردو ترجمہ

(۱) (عبادت کے لائق یہ بت ہیں) یا وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور اس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا۔ پھر اس سے ہم نے خوشنما باغ اگائے۔ تمہاری بساط نہ تھی کہ تم باغ کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے سوا اور کوئی خدا ہے؟ (نہیں)

(۲) (عبادت کے لائق یہ بت ہیں) یا وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو رہائش کے قابل بنایا۔ اور اس کے درمیان نہریں نکالیں۔ اور (اس کا توازن برقرار رکھنے کیلئے) اس میں (پہاڑوں کے) لنگر گاڑے گئے۔ اور دو سمندروں کے درمیان (نظر نہ آنے والی) ایک دیوار حائل کی (کہ ایک کا رنگ دوسرے کیساتھ نہ مل سکے) کیا اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے۔ (نہیں)

(۳) (عبادت کے لائق یہ بت ہیں) یا وہ ہے جو بیقرار و لاچار کی فریاد سنتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے۔ اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے؟ (نہیں)

(۴) (عبادت کے قابل یہ بت ہیں) یا وہ ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے۔ اور اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو بھیجتا ہے (بارش) کی خوشخبری دیتی ہوئی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ (نہیں)

(۵) (عبادت کے لائق یہ بت ہیں) یا وہ ہے جو خلق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائیگا۔ اور جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ (نہیں)

(۶) تم فرماؤ! کہ ذرا بتاؤ تو اگر اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رکھے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں دن کا اجالا لا کر دے؟ کیا (اس کے بعد بھی) تم گوش ہوش سے بات نہیں سنو گے۔

(۷) تم فرماؤ کہ ذرا بتاؤ تو اگر اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رکھے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لا کر دے کہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا (اتنی موٹی بات) تمہیں نہیں سوجھتی۔

(۸) تم فرماؤ کہ ذرا بتاؤ تو۔ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لیلے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو یہ چیزیں تمہیں واپس لا کر دے۔ ذرا دیکھو کہ ہم کس کس رنگ سے (توحید) کے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

(۹) بھلا بتاؤ تو! تم جو زمین میں دانے بوتے ہو تو کیا اس کی کھیتی تم تیار کرتے ہو یا ہم تیار کرنے والے ہیں۔ ہم اگر چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں۔ پھر

تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔

(۱۰) اچھا بتاؤ تو! تم جو پانی پیتے ہو تو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم ہیں اس کے اتارنے والے ہم اگر چاہیں تو (سمندر کے پانی کی طرح) اسے بھی کھارا کردیں۔ پھر تم خدا کا شکر کیوں نہیں ادا کرتے۔

(۱۱) اچھا بتاؤ تو! تم جو آگ روشن کرتے ہو تو کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ہے یا ہم ہیں اس کے پیدا کرنے والے۔

(۱۲) اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا چند اور خدا ہوتے تو زمین و آسمان میں ہر طرف فساد پھیل جاتا۔

(۱۳) تم فرماؤ کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

تمرینات

(۱) اس سبق کی پہلی، دوسری، تیسری، چھٹی اور ساتویں آیت سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔

(۲) نویں، دسویں اور گیارہویں آیت سے قرآن کا مدعا کیا ہے۔

(۳) بارہویں آیت میں قرآن نے توحید پر جو عقلی دلیل پیش کی ہے اس کی اچھی طرح تشریح کیجئے۔

(۴) عقیدۂ توحید پر قرآن کی کس دلیل کو آپ منکر کے سامنے پہلے پیش کریں گے۔ وجہ کے ساتھ لکھئے۔

(۵) عقیدۂ توحید کا منکر اخلاقی اعتبار سے کس زمرے میں داخل کئے جانے کے قابل ہے۔ اور کیوں ہے۔

درس نمبر ۸

صفات کا بیان

(تشریحی نوٹ)

پچھلے سبق میں توحید کا تفصیلی بیان آپ پڑھ چکے۔ اب شرک کا مفہوم بھی اچھی طرح سمجھ لیجئے جو توحید کا مقابل ہے تاکہ آپ صحیح علم کی روشنی میں افراط اور تفریط سے محفوظ رہیں۔

عقائد نسفی جو ہماری عربی درسگاہوں میں داخل نصاب ہے اور جو سلف سے لیکر خلف تک سب کے نزدیک مسلّم اور مستند کتاب ہے۔ اس میں شرک کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے۔ اثبات الشریک فی الالوھیۃ۔ یعنی معبود اور الٰہ ہونے میں کسی کو خدا کا شریک ماننا یہ شرک ہے۔

شرک کی اس تعریف سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی کہ الوہیت میں خدا کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا ہے اور نہ الوہیت کسی کو عطا کیجا سکتی ہے

لیکن جہاں تک خدا کی صفات کا تعلق ہے تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خدا اپنی بعض صفات اپنے بندوں کو بھی عطا کرتا ہے۔ جیسے دیکھنا، سننا، مالک ہونا، بادشاہ ہونا، غنی کرنا، شفا دینا، حاکم ہونا، مدد کرنا اور مارنا جلانا اس طرح کی صفات قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں بندوں کیلئے بھی ثابت ہیں جن کا بیان تفصیل کے ساتھ آنے والے اوراق میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس مسئلے پر ایک اصولی بحث

اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک اصولی بحث آپ ذہن نشین فرمالیں جو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی مشہور کتاب اَلْاَمْنُ وَالْعُلیٰ سے ماخوذ ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ خدا عزوجل کی ساری صفات اس کی اپنی ذات سے ہیں کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔ وہ ازلی، ابدی اور لامحدود ہیں۔ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی جبکہ بندوں کی ساری صفات خدا کی عطا سے ہیں، محدود ہیں، حادث اور فانی ہیں۔

اب اگر کوئی شخص کسی بھی بندے میں خدا کی عطا کے بغیر کوئی صفت مانتا ہے تو وہ قطعاً مشرک ہے۔ یونہی اگر کوئی شخص کسی بھی بندے کی کسی صفت کے بارے میں ازلی اور ابدی ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس کے مشرک ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔

صفاتی الفاظ کے اطلاق میں اگر ذاتی اور عطائی کا فرق ملحوظ نہ رکھا جائے

تو عقیدے کی بحث تو الگ رہی منہ سے الفاظ بھی نکالنا مشکل ہو جائیگا۔ مثال کے طور پر جہاں کسی کو آپ نے زندہ کہا اور مشرک ہوئے، کسی کو ولی کہا اور مشرک ہوئے، کسی کو مولانا کہا اور مشرک ہوئے، کسی کو حافظ کہا اور مشرک ہوئے، کسی کو بادشاہ کہا اور مشرک ہوئے کسی کا نام علی، حکیم، وکیل، سلام، اور کریم رکھا اور مشرک ہوئے کیونکہ ان سارے الفاظ کا اطلاق قرآن نے خدا کی ذات پر کیا ہے۔ لیکن مشرک ہونے سے آپ صرف اس لئے بچ جاتے ہیں کہ بندوں کے اندر یہ ساری صفات آپ خدا کی عطا سے مانتے ہیں۔

نمونے کے طور پر یہ چند مثالیں میں نے سمجھانے کی غرض سے آپ کے سامنے رکھی ہیں ورنہ اس طرح کے سینکڑوں اطلاقات ہمارے معاشرے میں رائج ہیں اور کوئی ان پر شرک کا حکم نہیں لگاتا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی نہیں لگاتے جو نبیوں اور ولیوں کے بارے میں بات بات پر لگاتے رہتے ہیں۔

ایک تمثیل

تقریب فہم کیلئے بطور تمثیل ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اسے زیر بحث مسئلے پر من کل الوجوہ منطبق نہ کیجئے گا۔

ایک بادشاہ اپنی مملکت میں کسی کو اپنا نائب بناتا ہے۔ اس کا بدل خدمت مقرر کرتا ہے اسے نظم ونسق اور سیاہ سفید کے اختیارات سونپتا ہے۔ اب اگر وہ بادشاہ کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت احکام صادر کرے اور مملکت کا کام سرانجام دے تو انصاف سے کہئے کہ اسے بادشاہ کا شریک وبرابر سمجھا جائے گا یا اسے بادشاہ کا مامور و ماذون کہا جائے گا۔ بلاشبہ اسے مامور و ماذون ہی کہا جائے گا کیونکہ نائب ہونے کی

حیثیت سے اس کے سارے اختیارات بادشاہ کے اذن وعطا سے ہیں۔ اذن وعطا کا جہاں نام آیا اور شرکت وبرابری کی جڑ کٹی۔ کیونکہ اذن وعطا احتیاج کو مستلزم ہے اور محتاج کبھی مستغنی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اب اس تمثیل کی روشنی میں بات سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ مالک الملک رب تبارک وتعالیٰ نے زمین کی مملکت میں آدمی کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ اسے زمین کا وارث بنایا اور زمین کی سلطنت عطا کی۔ اب خدا کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت وہ خدا کی مملکت میں اگر کوئی تصرف کر رہا ہے تو اسے خدا کا ہمسر وشریک ہرگز نہیں کہا جا سکتا، بلکہ اسے مامور وماذون ہی سمجھا جائے گا۔

قرآن سے چند مثالیں

اتنی تمہید کے بعد اب آپ اس پوری بحث کو قرآن کی روشنی میں پڑھئے تاکہ اس مسئلے میں آپ کو پوری طرح شرح صدر ہو جائے۔ قرآن حکیم سے چند مثالیں پیش کر رہا ہوں جن میں ایک ہی لفظ کا اطلاق قرآن نے خدا کی ذات پر بھی کیا ہے اور بندوں پر بھی کیا۔ تاکہ آپ ذاتی اور عطائی صفات کا فرق واضح طور پر سمجھ سکیں۔

پہلی مثال

انسانوں کو وفات دینے کے سلسلے میں قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا۔ (زمر/۴۱) موت کے وقت اللہ ہی جانوں کو وفات دیتا ہے۔

لیکن دوسری آیت میں ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ (سجدہ/۱۰) تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔

اب ان دونوں آیتوں کے مضمون میں بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اسے دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کیا ہے کہ وفات دینے کی قدرت خدا کے اندر ذاتی ہے اور فرشتے کے اندر خدا کی عطا اور اذن سے ہے۔

دوسری مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ (بنی اسرائیل/۱) بیشک اللہ ہی سمیع وبصیر ہے۔

لیکن دوسری آیت میں انسان کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے۔

فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ (دہر/۲) ہم نے انسان کو سمیع وبصیر بنایا

اب ان دونوں آیتوں کے مضمون میں بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اسے دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کیا ہے کہ خدا کے اندر سمع وبصر کی قدرت ذاتی اور لامحدود ہے اور انسان کے اندر خدا کی عطا سے ہے اور محدود ہے۔

تیسری مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ، نور/۴۵ اللہ خلق فرماتا ہے جو چاہتا ہے۔

لیکن دوسری آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ۔ (مائدہ/۱۱۰) جب تم خلق کرتے تھے مٹی سے پرندکی سی صورت ۔

ملاحظہ فرمایئے پہلی آیت میں خلق کی نسبت خدا عزوجل کی طرف کی گئی ہے جب کہ دوسری آیت میں اسی لفظ کا اطلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر کیا گیا ہے۔

اب ان دونوں آیتوں کے مضمون میں بظاہر جو اختلاف نظر آرہا ہے اسے دور کرنے کی سوا اس کے اور کیا صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ میں خلق فرمانے کی قدرت اپنی ذات سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اس کی قدرت خدا کی عطا اور اس کے حکم سے ہے۔

چوتھی مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (آل عمران/۱۸۹) اللہ ہی کے لئے ہے زمین اور آسمان کی بادشاہت۔

لیکن دوسری آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہو ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

مِمَّنْ تَشَآءُ ط (آل عمران/۲۶)

اے محبوب! آپ یوں عرض کرو کہ اے اللہ تو مالک الملک ہے۔ جسے چاہے بادشاہت عطا کرے اور جس سے چاہے چھین لے۔

پہلی آیت کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کی بادشاہت اللہ کیلئے ہے جب کہ دوسری آیت اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھی عطا کرتا ہے۔

اب ان دونوں آیتوں کے درمیان بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اسے دور کرنے کی سوا اس کے اور کیا صورت ہے کہ اللہ کی بادشاہت کسی کی عطا کردہ نہیں ہے اسے اپنی ذات سے حاصل ہے اور بندوں کی بادشاہت خدا کی عطا سے ہے۔

پانچویں مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط (آل عمران/۱۰۹) اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ہی سب کی جان اور مال کا مالک ہے لیکن دوسری جگہ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۔ (توبہ/۱۱۱) بیشک اللہ نے خرید لیا ہے مومنین سے انکی جانوں

اوران کے مالوں کو جنت کے بدلے میں۔

آیت کا مضمون اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ مومنین اپنی جان اور اپنے مال کے مالک ہیں، کیوں کہ اگر وہ مالک نہ ہوں تو لازم آئے گا کہ غیر کی ملکیت کو انھوں نے جنت کے بدلے میں بیچ دیا۔

اب ان دونوں آیتوں کے مضمون میں بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اسے دور کرنے کی سوا اس کے کیا صورت ہے کہ اللہ کی ملکیت ذاتی ہے اور بندوں کی ملکیت عطائی ہے۔

سردست ان ہی پانچ مثالوں پر میں اکتفا کرتا ہوں ورنہ اس طرح کی مثالیں قرآن شریف میں بہت ہیں جنھیں آنے والے سبق میں ہم نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ تاکہ تصویر کا صرف ایک رخ دیکھکر فوراً کوئی حکم نہ لگا دیا جائے۔ بلکہ دونوں رخوں کو دیکھنے کے بعد آیتوں کا صحیح محمل متعین کیا جائے۔

کیونکہ عقیدۂ توحید کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ایک ہی مضمون کی آیت پر ایمان رکھا جائے اور دوسرے مضمون کی آیت سے منہ پھیر لیا جائے۔ قرآن حکیم میں جہاں جہاں بھی شرک کا حکم عائد کیا گیا ہے یا مشرکین کا لفظ آیا ہے اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو بتوں میں سننے اور مدد کرنے کی قوت تسلیم کرتے تھے اور انھیں عبادت کا مستحق گردانتے تھے۔ ان آیتوں کو خوش عقیدہ مسلمانوں پر چسپاں کرنا بہت بڑی بددیانتی اور قرآن میں معنوی تحریف کے مرادف ہے۔

تمرینات

(۱) خدا کی عطا کے بغیر کسی بندے کے اندر کوئی صفت ماننا شرک کیوں ہے
(۲) کسی بندے کی صفت کو ازلی اور ابدی سمجھنے والا مشرک کیوں ہے۔
(۳) صرف اللہ ہی عبادت کا مستحق کیوں ہے اس کی وضاحت کیجئے۔
(۴) تعظیم اور عبادت کے مفہوم میں کیا فرق ہے۔
(۵) مشرکین عرب کا شرک کیا تھا تفصیل سے بیان کیجئے۔

درس نمبر ۹

قرآن سے ذاتی اور عطائی صفات کی بیس مثالیں

چونکہ شرک کے سلسلے میں کافی غلط فہمیاں اہل اسلام کے اندر پھیلائی گئی ہیں اس لئے میں تفصیل کے ساتھ اس مسئلے میں قرآن کا نقطۂ نظر پیش کر رہا ہوں تاکہ قرآن کے ان اطلاقات کو سامنے رکھکر کسی بات پر شرک کا حکم لگانے میں احتیاط سے کام لیا جائے۔

پہلی مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ ٥ شوریٰ ۴۹/۵

(اللہ جسے چاہتا ہے لڑکی عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکا عطا کرتا ہے۔)

اس آیت سے صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو اولاد عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے لیکن دوسرے مقام پر حضرت جبریل امین علیہ السلام کے متعلق قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ٥ مریم/۱۹

(انھوں نے (حضرت مریم) سے فرمایا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں میں اسلئے آیا ہوں کہ تجھے ایک ستھرا بیٹا عطا کروں۔)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بیٹا عطا کرنے کا اختیار حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی ہے۔

دوسری مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ٥ (انعام/۵۷)

یہ آیت صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے سوا نہ کوئی حاکم ہے اور نہ کسی کا حکم۔ لیکن دوسری آیت میں حبیب مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا گیا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ٥

(نساء/۶۵)

(اے محبوب! آپ کے رب کی قسم۔ وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ مان لیں)

اس آیت سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاکم ہیں۔

تیسری مثال

قرآن حکیم اہل ایمان کو دعا کے یہ کلمات سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقر/۲۸۶)

(تو ہمارا مولیٰ ہے لہٰذا کافروں پر ہماری مدد فرما)

یہ آیت نہایت صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ ہی سب کا مولیٰ اور مددگار ہے لیکن دوسری آیت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ٥ (تحریم/۴)۔ (بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور مومنین صالحین بھی ان کے مددگار ہیں اس کے بعد فرشتے بھی ان کی مدد پر ہیں)

اس آیت سے نہایت وضاحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کے بندے بھی مددگار ہیں۔

چوتھی مثال

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔

أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ (بقر/۲۷۲)۔ (اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا۔)

اس آیت سے صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز کو حلال کرنا یا حرام کرنا اللہ کی صفت ہے۔ لیکن دوسری آیت میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ۝ (اعراف/۱۵۷)

(وہ رسول ان کیلئے پاکیزہ چیزوں کو حلال فرمائیگا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا)

یہ آیت اس امر پر نہایت صراحت کیساتھ دلالت کرتی ہے کہ حلال وحرام کرنے کا اختیار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حاصل ہے۔

پانچویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (عنکبوت/۲۲)

(اللہ کے سوا تمہارا کوئی بھی یار و مددگار نہیں ہے)

جبکہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ (مائدہ/۵۵)

(تمہارا مددگار تو اللہ ہے، اور اس کا رسول ہے اور مومنین صالحین ہیں)

یہ آیت نہایت صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے ساتھ اس کا رسول اور مومنین صالحین (اولیاء) بھی ہمارے مددگار ہیں۔

چھٹی مثال

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الحمد/۱)۔ (ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے)

اس آیت سے صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا کوئی رب نہیں وہی سارے جہان کا رب ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن میں پچاسوں مقامات پر رَبِّیْ اور رَبُّهٗ کا اطلاق اللہ عزوجل کی ذات پر کیا گیا ہے۔

لیکن قرآن نے عزیز مصر کے متعلق حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے۔

إِنَّهٗ رَبِّيْٓ أَحْسَنَ مَثْوَايَ۔ (یوسف/۲۳)۔ (بیشک وہ میرا رب ہے اس نے اچھی طرح مجھے رکھا)

زنداں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے جب ایک شخص رہا ہوا اور ان سے رخصت ہونے لگا تو اس سے بھی عزیز مصر کے متعلق

انھوں نے ارشاد فرمایا۔

اُذۡکُرۡنِیۡ عِنۡدَ رَبِّکَ ۔ (یوسف/۴۲)۔

تم اپنے رب کے پاس میرا تذکرہ کرنا۔

قیدخانہ سے باہر نکلنے کے بعد اس کے خیال سے بات اتر گئی اور اس نے عزیز مصر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ اللہ تعالی اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَنۡسٰهُ الشَّیۡطٰنُ ذِکۡرَ رَبِّهٖ ۔ (یوسف/۴۲)۔ (شیطان نے اسے بھلادیا کہ اپنے رب کے پاس وہ ان کا ذکر کرتا)

یہاں سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی بات تو اپنی جگہ پر تھی۔ واقعہ بیان کرتے ہوئے خود رب تبارک وتعالی نے بھی عزیز مصر پر رب کا اطلاق فرمایا۔

ساتویں مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط (آل عمران/۱۸۰)

اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔

آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ آسمان وزمین کا وارث ہونا یہ خدا کی صفت ہے۔ لیکن دوسری جگہ قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ یُوۡرِثُهَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ط (اعراف/۱۲۸)

(زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے)

یہ آیت اس امر پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے زمین کا وارث ہونے کی صفت اللہ اپنے بندوں کو بھی عطا کرتا ہے۔

آٹھویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ط (سجدہ/۴)

(اللہ تعالی کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک)

آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ اللہ ہی اس کارخانۂ ہستی کا مدبر الامر ہے۔ لیکن دوسری جگہ فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ط (نازعات/۴)

(قسم ہے) ان فرشتوں کی جو کام کی تدابیر کرتے ہیں۔

یہ آیت صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے بندے بھی اس کارخانۂ ہستی کے مُدَبِّرُ الۡاَمۡر ہیں۔

نویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَنَّهٗ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۔ (حج/۶)

(اور بیشک اللہ ہی مردے کو زندہ کرتا ہے اور کرے گا)

آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ مردے کو زندہ کرنے کی قدرت اللہ ہی میں ہے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول قرآن نقل فرماتا ہے اور اس پر کوئی نکیر بھی نہیں کرتا۔

وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ (آل عمران/۴۹)

(اور میں مردہ زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے)

یہ آیت اس مفہوم میں بالکل صریح ہے کہ مردے کو زندہ کرنے کی قدرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حاصل ہے۔

دسویں مثال

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔

لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۚ (انعام/۱۱۵)

(اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے خوب سننے والا خوب جاننے والا)

اس آیت میں لفظ "عَلِیۡمٌ" کا اطلاق اللہ کی ذات پر کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں خوب جاننے والا۔ لیکن دوسری جگہ قرآن حکیم حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ قول نقل فرماتا ہے جب وہ انسانی شکل میں کئی فرشتوں کیساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تھے۔

قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ عَلِیۡمٍ ۝ (حجر/۵۲)

انھوں نے کہا کہ آپ ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دینے آئے ہیں جو علیم ہے۔

اس آیت میں نہایت صراحت کے ساتھ حضرت اسحٰق علیہ السلام پر علیم کا اطلاق کیا گیا ہے۔

گیارہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ۝ (سبا/۲۱)

(اور تمہارا رب ہر چیز کا محافظ و نگہبان ہے۔)

اس آیت میں نہایت صراحت کے ساتھ "حفیظ" ہونے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن دوسری جگہ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قول بھی قرآن نقل کرتا ہے کہ ایک دن انھوں نے عزیز مصر سے ارشاد فرمایا۔

اِجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ اِنِّیۡ عَلِیۡمٌ حَفِیۡظٌ ۚ (یوسف/۵۵)

مجھے زمین کے خزانوں پر (نگراں) مقرر کر دے۔ بیشک میں علیم ہوں حفیظ ہوں۔

اس آیت میں نہایت صراحت کے ساتھ علیم اور حفیظ ہونے کی نسبت حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی طرف فرمائی ہے اور قرآن نے اسے برقرار رکھا ہے۔

بارہویں مثال

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ (بقر/۱۶۵)

(بیشک ساری قوت اللہ کو ہے)

یہ آیت نہایت صراحت کیساتھ اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے کہ ساری قوتیں اللہ کی طرف منسوب ہیں۔ لیکن دوسری جگہ حضرت جبریل علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ (تکویر/۲۰)

بیشک یہ (قرآن) عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے۔ مالک عرش کے حضور عزت والا ہے۔

اس آیت میں نہایت واضح طور پر قوت کی نسبت حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف بھی کی گئی ہے۔

تیرہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۙ (نمل/۴۰) بیشک میرا رب غنی ہے کریم ہے۔

اس آیت میں نہایت صراحت کے ساتھ کریم ہونے کی نسبت اللہ تعالی

کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن دوسری جگہ رسول اکرم محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ (حاقہ/۴۰)

(بیشک یہ قرآن رسول کریم کے ساتھ (خدا کی) باتیں ہیں)

اس آیت میں نہایت واضح طور پر کریم ہونے کی نسبت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

چودہویں مثال

قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ۙ (فرقان/۶۳)

(اور رحمن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔)

اس آیت میں عباد کی نسبت نہایت صراحت کے ساتھ اللہ کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن دوسری جگہ قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ (نور/۳۲)

(اور تم نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے نیک بندوں اور کنیزوں کا بھی)

اس آیت میں نہایت واضح طور پر عباد (بندوں) کی نسبت غیر خدا کی طرف کی گئی ہے۔

پندرہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (بقر/۱۴۳)

(بیشک اللہ آدمیوں پر نہایت مہربان بیحد رحم والا ہے۔)

اس آیت میں رؤف اور رحیم ہونے کی نسبت نہایت صراحت کیساتھ اللہ کی طرف کی گئی ہے لیکن دوسری آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (توبہ/۱۲۸)

(رسول پاک) ایمان والوں پر بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے ہیں)

اس آیت میں نہایت واضح طور پر رؤف اور رحیم ہونے کی نسبت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

سولہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ ۝ (احزاب/۳۷)

اسے اللہ نے بھی نعمت دی اور (اے محبوب) اسے تم نے بھی نعمت دی

اس ایک ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نعمت عطا کرنے کی نسبت اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی

فرمائی ہے۔

سترہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ (توبہ/۵۹)

(اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انھیں عطا کیا۔)

اس ایک ہی آیت میں عطا کرنے کی نسبت اللہ نے اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے رسول کی طرف بھی۔

اٹھارہویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ۔ (توبہ/۷۴)

انھیں غنی کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے غنی کر دینے کی نسبت اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے رسول کی طرف بھی۔

انیسویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ۔ (توبہ/۹۴)

(اور اب اللہ ورسول تمہارے کام دیکھیں گے ۔)

اس آیت میں منافقین کے اس وعدے کی طرف اشارہ ہے کہ اب آئندہ ہم ایک سچے مسلمان کی طرح رہیں گے ۔ اسی سلسلے میں ارشاد ہوتا ہے کہ اب اللہ ورسول دیکھیں گے کہ تم اپنے اس وعدے پر قائم رہتے ہو یا نہیں ؟

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی کھلی اور چھپی سرگرمیوں کے دیکھنے کی نسبت اپنی طرف بھی فرمائی ہے اور اپنے رسول کی طرف بھی ۔

بیسویں مثال

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ۔ (انفال/۲۰)

(اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اس آیت میں اللہ نے اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تفریق نہیں فرمائی ہے ۔ ایک ساتھ دونوں کی اطاعت وفرماں برداری کا مومنین کو حکم دیا ہے ۔

بیس مثالوں کا حاصل

قرآن سے جمع کی ہوئی ان بیس مثالوں میں آپ پڑھ چکے کہ اولاد عطا کرنے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ۔ حاکم ہونے

کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ مولیٰ ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ مددگار ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ رب ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ زمین کا وارث ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ مدبر الامر ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ مردے کو زندہ کرنے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ حلیم ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ حفیظ ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ قوت کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ کریم ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ عباد الرحمٰن بھی ہے اور عباد المومنین بھی ۔

رؤف ورحیم ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ نعمت دینے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی

عطا کرنے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ

غنی کرنے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ

منافقین کے کھلے اور چھپے احوال دیکھنے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ـــــ اور مُطاع ہونے کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور بندے کی طرف بھی ۔

یہ ساری مشترک نسبتیں متقاضی ہیں کہ صفات کے سلسلے میں خالق و

مخلوق، عابد و معبود اور ساجد و مسجود کے درمیان کوئی ایسا خط فاصل کھینچا جائے کہ شرک کا وہم رفع ہو اور آیتوں کے مضامین کے درمیان جو بظاہر اختلاف نظر آتا ہے وہ دور ہو۔ کیونکہ دونوں طرح کے مضامین کی آیتیں برحق ہیں اور دونوں پر ہمارا ایمان ہے۔

دونوں طرح کی نسبتوں کے درمیان فرق نکالنے کیلئے ہمیں وہیں آنا پڑیگا جس کی نشاندہی امام احمد رضا نے ائمۂ تفسیر اور اکابرین امت کے اقوال کی روشنی میں فرمائی ہے کہ جو صفات اللہ کی طرف منسوب ہیں وہ ذاتی اور حقیقی ہیں اور جو صفات بندوں کی طرف منسوب ہیں وہ خدا کی عطا اور اذن سے ہیں یا بطریق مجاز ہیں۔

جیسے بندے کی طرف رب کی نسبت پروردگار کے معنیٰ میں نہیں بلکہ مُربّی اور آقا کے معنیٰ میں ہے۔ اسی طرح بندوں کی طرف عباد کی نسبت بندۂ پرستار کے معنیٰ میں نہیں، بلکہ خادم اور غلام کے معنیٰ میں ہے۔ بہرحال معانی کے تعین میں آپ کوئی بھی تاویل کریں لیکن یہ بات اپنی جگہ پر طے ہے کہ بندوں پر ان صفاتی الفاظ کا اطلاق ہرگز شرک نہیں۔ شرک ہوتا تو قرآن میں یہ اطلاقات ہرگز نہیں ملتے۔

مجھے امید ہے کہ اس مفصل اور مدلّل بحث کے نتیجے میں غلط فہمیوں کی بہت سی گرہیں کھل جائیں گی اور کسی بات پر شرک کا حکم صادر کرنے میں احتیاط سے کام لیا جائے گا تاکہ قرآن کے اطلاقات کی خلاف ورزی نہ ہو۔

درس نمبر ۱۰

علم غیب کی بحث

(الف)

(تشریحی نوٹ)

جیسا کہ پچھلے اسباق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اللہ کی ساری صفات اس کی اپنی ذات سے ہیں کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اس بات پر قادر ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنی چند صفت یا کوئی صفت عطا کرے۔ جیسا کہ ابھی آپ قرآن کی آیتوں میں پڑھ چکے کہ وفات دینا، اولاد دینا، خلق فرمانا، غنی کرنا، عطا کرنا، ولی ہونا، مالک ہونا، مولیٰ ہونا، حاکم ہونا، مدد کرنا، امر عالم کی تدبیر کرنا، حلال کرنا، حرام فرمانا، بادشاہ ہونا، علیم ہونا، حفیظ ہونا، سمیع ہونا، بصیر ہونا، جلانا اور مارنا یہ سب اللہ کی اپنی صفات ہیں لیکن قرآن ہی کی آیتوں میں آپ یہ بھی پڑھ چکے کہ یہ ساری صفات اللہ نے اپنے بندوں کو بھی عطا فرمائی ہیں۔

اور وہیں پر خدا کی صفات اور بندوں کی صفات کے درمیان یہ فرق بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ خدا کی صفات ذاتی ہیں اور بندوں کی صفات عطائی ہیں۔ خدا کی صفات ازلی اور ابدی ہیں، اور بندوں کی صفات حادث

ہیں۔ خدا کی صفات لامحدود ہیں اور بندوں کی صفات محدود ہیں۔

یہ اصولی بات آپ کے ذہن نشین ہوگئی ہو تو یہ بات بھی ذہن نشین فرما لیجئے کہ علم غیب یعنی چھپی باتوں کا علم یہ بھی خدا کی ایک صفت ہے۔ علم غیب کے بارے میں بھی ہیں قرآن کے اندر دو طرح کے مضمون کی آیتیں ملتی ہیں چند آیتیں تو اس مضمون کی ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو علم غیب نہیں ہے۔ غیب کی ساری کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اور اسی کے بالمقابل کچھ آیتیں اس مضمون کی بھی ملتی ہیں کہ چھپی باتوں کا علم خدا نے اپنے بندوں کو بھی عطا کیا ہے۔

اب ذیل میں اس مضمون کی آیتیں ملاحظہ فرمائیے کہ علم غیب یا چھپی باتوں کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

نئے الفاظ کے معانی

مَفَاتِحُ ——— کنجیاں		لِنَفْسِیْ ——— اپنی جان کیلئے	
اَلْغَیْثَ ——— بارش		نَفْعًا وَّضَرًّا ——— نفع نقصان	
نَفْسٌ ——— جان۔ ذات۔ شخص		لَاسْتَکْثَرْتُ ——— تو بہت جمع کر لیتا	
تَکْسِبُ ——— کرے گا		مَا مَسَّنِیَ ——— مجھے نہیں پہنچتی	
غَدًا ——— کل آئندہ		فَانْتَظِرُوْا ——— تو تم انتظار کرو	
مَا تَدْرِیْ نہیں جانتی نہیں جانتا		وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ ——— اور اسی کی طرف	
بِاَیِّ اَرْضٍ ——— کس زمین میں		لوٹائی جاتی ہے	
لَا اَمْلِکُ ——— میں مالک نہیں ہوں		اَلْاَمْرُ کُلُّهٗ ——— ہر چیز	

ذَاتِ الصُّدُوْرِ ——— دل کی بات	اَبْصِرْ بِهٖ ——— کیا ہی عجیب اس کا دیکھنا ہے۔
لَا یَعْزُبُ عَنْهُ ——— نہیں اوجھل ہے اس سے، نہیں غائب ہے اس سے	اَسْمِعْ ——— کیا ہی عجیب اس کا سننا ہے۔
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ——— ذرہ بھر	خَبِیْرٌ ——— بتانے والا

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(١) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ انعام/۵۹

(٢) قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ النمل/۶۵

(٣) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۠ لقمان/۳۴

(۴) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ انعام/۵۰

(۵) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ۔ اعراف/۱۸۸

(۶) فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝ یونس/۲۰

(۷) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ط — ہود/۱۲۳

(۸) اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ — فاطر/۳۸

(۹) عٰلِمُ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِي الْاَرْضِ ط — سبا/۳

(۱۰) لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط۔ کہف/۲۶

آیات کا اردو ترجمہ

(۱) اور غیب کی ساری کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا۔ وہی جانتا ہے جو کچھ خشک و تر میں ہے۔

(۲) غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سوا اللہ کے۔

(۳) بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم۔ وہی پانی برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل وہ کیا کرے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں وہ مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا اور بتانے والا ہے۔

(۴) تم فرما دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔

(۵) تم فرماؤ کہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ

چاہے۔ اور اگر میں خود غیب جان لیا کرتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

(۶) تم فرماؤ کہ غیب تو اللہ کیلئے ہے۔ تو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

(۷) اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کا غیب۔ اور اسی کی طرف ہر چیز لوٹائی جاتی ہے۔ تو اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔

(۸) بیشک آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کا جاننے والا اللہ ہے۔ وہی دلوں کی بات جانتا ہے۔

(۹) اللہ عالم الغیب ہے۔ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۱۰) اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کا غیب۔ کیا ہی عجیب اس کا دیکھنا ہے اور کیا ہی عجیب اس کا سننا ہے۔

تمرینات

(۱) جن آیت میں غیب کا لفظ نہیں ہے اس سے اللہ کیلئے علم غیب آپ کیسے ثابت کریں گے۔

(۲) يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ میں عام مومنین کی طرف غیب کی نسبت کو آپ کس طرح صحیح ثابت کریں گے۔

(۳) غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کون سا مرکب ہے۔

(۴) آیت میں براور بحر سے کیا مراد ہے۔

درس نمبر ۱۱

علم غیب کی بحث

(ب)

(تشریحی نوٹ)

پچھلے سبق کی ساری آیتیں واضح طور پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ کے سوا زمین و آسمان میں کسی کو بھی غیب (چھپی باتوں) کا علم نہیں ہے۔ اب ذیل میں اُن آیتوں کا مطالعہ فرمائیے جن سے صراحت کیساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غیب (چھپی باتوں) کا علم اللہ کے مقرب بندوں کو بھی ہے — اس دعوے پر قرآنی آیات سے میرے استدلال کی بنیادیں یہ ہیں۔

وجوہ استدلال

(۱) پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مجتبیٰ رسول (منتخب رسول) کو غیب پر مطلع فرماتا ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مجتبیٰ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ رسولوں میں وہ اللہ کے منتخب رسول ہیں۔ جب خدا نے انھیں غیب پر مطلع فرما دیا تو اس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ خدا

کی عطا سے انھیں غیب کا علم حاصل ہو گیا۔

(۲) دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو وہ سب کچھ سکھا دیا جسے وہ نہیں جانتے تھے۔ اس میں علم غیب بھی شامل ہے کیونکہ سکھائے جانے سے پہلے حضور اسے بھی نہیں جانتے تھے۔

(۳) تیسری آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے اور جب وہ کتاب ہی رسول پر نازل کر دی گئی اور کتاب کے سارے علوم و اسرار رسول کو عطا کر دئے گئے تو اب کون سی چیز ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرۂ علم و ادراک سے باہر رہ گئی ہوگی۔

(۴) چوتھی آیت میں بتایا گیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی بات بتانے پر بخیل نہیں ہیں۔ زبان کے محاورے میں بخیل اسی شخص کو کہا جاتا ہے جو مال رکھتے ہوئے خرچ نہ کرے۔ جس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہ ہو ایسا آدمی اگر کچھ خرچ نہ کرے تو اسے کوئی بھی بخیل نہیں کہے گا۔

لہٰذا اس آیت کا کھلا ہوا مطلب یہ ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود غیب جانتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی غیب کی بات بتاتے ہیں۔

(۵) پانچویں آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو اپنے غیب پر مسلط فرماتا ہے۔ یعنی کامل وضوح و کشف کیساتھ انھیں غیب کا علم عطا کرتا ہے مرتضیٰ رسولوں میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شان ارفع و اعلیٰ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ اس آیت میں "اپنے

غیب ،، کا لفظ بتا رہا ہے کہ اس غیب سے مراد "غیب خاص ،، ہے ۔ اس آیت سے بھی نہایت صراحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مرتضیٰ رسولوں کو غیب کا علم عطا کیا گیا ہے ۔

(۶) چھٹی آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایک وادی سے گزر رہے تھے تو انھوں نے کئی میل کے فاصلے سے چیونٹیوں کے ملکہ کا یہ اعلان سنا کہ اے چیونٹیو! تم اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں حضرت سلیمان کا لشکر تمھیں کچل ڈالے ۔ اتنی دور سے چیونٹی کی آواز سن لینا یقیناً غیبی قوت ادراک کی ایک روشن دلیل ہے ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب سننے والی یہ قوت اللہ نے انھیں عطا کی تھی ۔ (خزائن العرفان)

(۷) ساتویں آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ قحط سالی کے زمانے میں جب وہ غلہ لینے کیلئے مصر گئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انھیں پہچان لیا اور ان کیساتھ اچھا سلوک کیا ۔ جب وہ غلہ لیکر واپس ہونے لگے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انھیں اپنا کرتہ دیا اور فرمایا کہ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی ۔

ادھر کرتہ لیکر بھائیوں کا قافلہ مصر سے روانہ ہوا اور ادھر کنعان (ملک شام) میں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں سے جو اس وقت

ان کے پاس موجود تھے فرمانے لگے کہ میں یوسف کے جسم کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں ۔ سینکڑوں کوس کے فاصلے سے حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم کی خوشبو محسوس کر لینا یقیناً غیبی قوت ادراک کی ایک روشن دلیل ہے ۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قوت انھیں عطا کی تھی ۔

(۸) آٹھویں آیت میں ان معجزات کا ذکر ہے جو خدا کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کئے گئے تھے ۔ قرآن کریم نے ان معجزات کی یہ تفصیل خود انھی کی زبانی بیان فرمائی ہے کہ میں مٹی سے پرندے کی سی ایک مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو اللہ کے حکم سے وہ سچ مچ ایک جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا ہے ۔ میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اللہ کے حکم سے اچھا کر دیتا ہوں ۔ میں مردے کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں یہ چھپی ہوئی بات بتا دیتا ہوں کہ تم گھر سے کیا کھا کر آئے ہو اور تم نے گھر میں کیا جمع کیا ہے ۔ یہ صریح علم غیب کا دعویٰ ہے ۔

اس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ غیبی ادراک کی یہ قوت اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا کی تھی ۔ اس آیت کریمہ میں جہاں جہاں "اللہ کے حکم سے ،، کا ذکر آیا ہے وہ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ مجھے یہ قوت اپنی ذات سے حاصل نہیں ہے بلکہ خدا کی عطا سے ہے ۔

(۹) نویں آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ واقعہ بیان کیا گیا

ہے کہ مصر کے قید خانے میں انھوں نے اپنے دو ساتھیوں سے بیان کیا کہ مجھے خدا نے وہ علم عطا کیا ہے کہ میں تمہارے اس کھانے کے بارے میں جو تمھیں روزانہ دیا جاتا ہے، یہ تفصیل بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے کہاں جائے گا۔ اسے کون کون کھائے گا اور کھانا نفع دے گا یا نقصان۔

(تفسیر کبیر۔ خازن۔ خزائن العرفان)

اس واقعہ سے نہایت صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ غیب کا یہ علم اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا کیا تھا۔

(۱۰) دسویں آیت میں سفر معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ہم نے یہ سفر اس لئے کرایا کہ اپنے بندۂ خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عظیم نشانیاں دکھلائیں۔

نشانیوں کی تفصیلات میں وفات یافتہ انبیاء و مرسلین سے ملاقات ملاء اعلیٰ کے فرشتوں سے ہمکلامی، آسمانوں کے عجائب وغرائب کا معائنہ جنت و دوزخ کی سیر، سدرۃ المنتہیٰ اور عرش اعظم کا مشاہدہ، اور سب سے بڑھکر لامکاں تک عروج اور ذات کبریا کا دیدار، یہ ساری چیزیں شامل ہیں۔

اس آیت پاک میں جو نکتہ خاص طور پر قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ ساری نشانیاں عالم غیب سے تعلق رکھتی ہیں عالم شہادت سے نہیں۔ لہٰذا جو ذات عالم غیب کی ان ساری نشانیوں کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ آئی ہو اس کے بارے میں یہ کہنا قطعاً حقیقت حال کی ترجمانی

ہے کہ اسے غیب کا علم ہی نہیں بلکہ غیب کا مشاہدہ بھی ہے۔

(۱۱) گیارہویں آیت میں "الانسان" کی تخلیق اور اسے "البیان" سکھانے کا ذکر ہے۔ مفسرین کرام کی صراحت کے مطابق اس آیت میں "الانسان" سے مراد خاتم پیغمبراں، سرور مرسلاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور "البیان" سے مراد "علم ما کان وما یکون" ہے۔ یعنی جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم واضح رہے کہ جو ہو چکا وہ بھی غیب ہے اور جو ہوگا وہ بھی غیب ہے۔

اپنی ان تفصیلات کے ساتھ یہ آیت کریمہ واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعطائے خداوندی ماضی اور مستقبل کی دونوں سمتوں میں غیب کا علم حاصل ہے۔

(۱۲) بارہویں آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے جو آسمان پر واقع ہوا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی کا استحقاق ظاہر کرنے کے لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ساری اشیاء کے نام اور ان کی صفات وخواص کا علم عطا فرمایا پھر ان تمام چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کرکے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے آپ کو خلافت ارضی کا مستحق سمجھنے میں سچے ہو تو ان ساری اشیاء کے نام بتاؤ۔

فرشتوں نے اعتراف عجز کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم تو بس اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں علم عطا کیا ہے۔ اس کے بعد حکم الٰہی حضرت

آدم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور انھوں نے فرفر ساری چیزوں کے نام اوران کے خواص وصفات سب کچھ بتا دیا۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات نہایت صراحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ زمین کے خشک وتر میں جتنی چیزیں ہیں سب کا علم اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا کردیا۔ حالانکہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ یَعۡلَمُ مَا فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (اللہ جانتا ہے کہ خشک وتر میں کیا ہے) صراحت کے ساتھ اسی امر پر دلالت کرتی ہے کہ علم ما فی البر والبحر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

اس تشریح کے بعد اب اُن آیتوں کا مطالعہ فرمایئے۔

نئے الفاظ کے معانی

لِیُطۡلِعَکُمۡ ـــــ کہ تمہیں مطلع کرے
یَجۡتَبِیۡ ـــــ چن لیتا ہے
عَلَّمَکَ ـــــ تمہیں سکھا دیا
تِبۡیَانًا ـــــ روشن بیان
فَلَا یُظۡهِرُ ـــــ پس نہیں مسلط کرتا
اِرۡتَضٰی ـــــ پسندیدہ
وَادِ النَّمۡلِ ـــــ چونٹیوں کی وادی
اِذَا اَتَوۡا ـــــ جب وہ آئے
عِیۡرٌ ـــــ قافلہ
لَوۡلَا اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ۔ اگر تم مجھے سٹھیا جانے کا طعنہ نہ دو
مَسٰکِنَکُمۡ ـــــ اپنی بلوں میں
لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ ـــــ تمہیں کچل نہ ڈالیں
عَرَضَهُمۡ ـــــ انھیں پیش کیا
اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ ـــــ مجھے بتاؤ۔ مجھے خبر دو
فَاَنۡفُخُ ـــــ پھر پھونک مارتا ہوں

کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ ـــــ پرندے کی شکل جیسی
اُبۡرِئُ ـــــ میں اچھا کرتا ہوں
اَلۡاَکۡمَهَ ـــــ مادر زاد اندھا
اُنَبِّئُکُمۡ ـــــ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ خبر دیتا ہوں۔
تَدَّخِرُوۡنَ ـــــ تم جمع کرتے ہو
لَا یَاۡتِیۡکُمَا ـــــ نہیں آئیگا تمہارے پاس
تُرۡزَقٰنِهٖ ـــــ جو تمہیں دیا جاتا ہے
اَسۡرٰی ـــــ سیر کرائی
لِنُرِیَهٗ ـــــ تاکہ ہم اسے دکھائیں

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ۔ آل عمران/۱۷۹

(۲) وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا ۝ نساء/۱۱۳

(۳) وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ۔ نحل/۸۹

(۴) عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ ۝ جن/۲۷

(۵) وَمَا هُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ۝ تکویر/۲۴

(۶) حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَجُنُوۡدُهٗ وَهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِهَا۔ نمل/۱۹

(۷) اِذۡهَبُوۡا بِقَمِیۡصِیۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰی وَجۡهِ اَبِیۡ یَاۡتِ بَصِیۡرًا

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ٥ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ
أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ٥ یوسف/٩٤

(٨) أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ
الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ
وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَ
أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ آل عمران/٤٩

(٩) لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا
ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ط یوسف/٣٧

(١٠) اَلرَّحْمٰنُ ٥ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ٥ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ٥ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ. رحمٰن/٤

(١١) سُبْحٰنَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا
إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ٥ بنی اسرائیل/١

(١٢) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ٥ قَالُوا
سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ ٥ قَالَ يٰٓاٰدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ أَنْبَأَهُمْ
بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ط بقر/٣٣

آیات کریمہ کا اردو ترجمہ

(١) اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم عطا کرے ہاں اس کیلئے اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

(٢) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(٣) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

(٤) غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(٥) اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں ہیں۔

(٦) یہاں تک کہ جب (سلیمان اور ان کا لشکر) چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو! اپنے گھروں (بلوں) میں چلی جاؤ کہیں تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں۔ اسکی بات سن کر سلیمان مسکرا کر ہنسنے لگے۔

(٧) میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا۔ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لانا۔ جب (ان کے بھائیوں کا) قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو یہاں ان کے باپ نے کہا کہ بیشک میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھیا گیا ہے۔

(٨) میں تمہارے پاس ایک نشانی لیکر آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے

کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ سچ مچ پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے۔ اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو۔

(۹) یوسف نے (اپنے قید خانے کے دو ساتھیوں سے کہا) کہ جو کھانا تمہیں روزانہ ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس آنے نہ پائے گا کہ میں اس کی تعبیر (کہ اس کی مقدار کیا ہے اس کا رنگ کیا ہے اسے کون کھائے گا کب کھائے گا وغیرہ یہ ساری تفصیلات) اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے

(۱۰) رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ انھیں ما کان وما یکون کا بیان سکھایا۔

(۱۱) پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ اسے اپنی عظیم الشان نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

(۱۲) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ پھر ان سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا۔ بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔ (اس کے بعد) فرمایا اے آدم بتا دے انھیں سب

اشیاء کے نام۔ جب آدم نے انھیں سب کے نام بتا دیئے تو فرمایا میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں۔

علم غیب سے متعلق دونوں طرح کی آیتوں کا صحیح مطلب

جن آیتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ خدا کے سوا کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اس سے مراد وہ علم غیب ہے جو کسی کی عطا کے بغیر اپنی ذات سے حاصل ہے یقیناً یہ علم غیب خدا کے ساتھ خاص ہے۔ خدا کی عطا کے بغیر اپنی ذات سے ایک ذرے کا علم بھی اگر کوئی کسی بندے کے اندر مانتا ہے تو وہ کھلا ہوا کافر و مشرک ہے۔

اور جن آیتوں کے مضمون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم خدا کے منتخب رسولوں اور نبیوں کو بھی حاصل ہے اس سے مراد وہ علم غیب ہے جو خدا کی عطا سے کسی بندے کو حاصل ہو۔ علم غیب کے سلسلے میں ذاتی اور عطائی کا یہ فرق امت کے سارے مستند مفسرین اور ائمۂ اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جماعت کے مانے ہوئے مفسر اور مذہبی پیشوا مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ذاتی اور عطائی علم غیب کے فرق کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ انہی کے الفاظ میں ان کا جواب پڑھئے۔

"ایک شخص نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ میں نے کہا جو شخص علم بلا واسطہ (یعنی علم غیب ذاتی) کا قائل

ہے وہ تو کافر ہے۔ اور جو علم بواسطہ (یعنی علم غیب عطائی) کا قائل ہے یعنی خدا کی عطا کے واسطہ کا، وہ کافر نہیں۔

(افاضات یومیہ جلد ۵ حصہ اول ص۲)

درس نمبر ۱۲

رسالت محمدی کا بیان

نئے الفاظ کے معانی

رُکَّعًا ــــ رکوع کی حالت میں۔ رکوع کرتے ہوئے	مَثَلُ ــــ صفت۔ بیان
	حَرِیصٌ عَلَیْکُمْ ــــ تمہارے خیر اندیش
سُجَّدًا ــــ سجدے کی حالت میں سجدہ کرتے ہوئے	وَلَوْ کَرِهَ ــــ اگرچہ برا لگے۔
	تَوَلَّوْا ــــ روگردانی کریں
سِیمَا ــــ علامت۔ نشانی	دَاعِیًا ــــ بلانے والا
شَاهِد ــــ حاضر و ناظر	وَإِنْ کَانُوا ــــ اور بیشک وہ تھے
عَزِیزٌ عَلَیْهِ ــــ سخت گراں ہے ان پر	بُکْرَةً ــــ صبح
مَا عَنِتُّمْ ــــ تمہارا مشقت میں پڑنا	أَصِیلًا ــــ شام

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۝ فتح/۲۹

(۲) هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ توبہ/۳۳

(۳) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ سبا/۲۸

(۴) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ توبہ/۱۲۹

(۵) تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ فرقان/۱

(۶) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ احزاب/۴۶

(۷) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ آل عمران/۱۶۴

⑧ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ فتح / ۹

⑨ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ اعراف / ۱۵۸

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ یٰس / ۴

اردو ترجمہ

① محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔ تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے۔ یہ ان کی صفت توارت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں بھی ہے۔

② وہی (اللہ) ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔

③ اور اے محبوب! نہیں بھیجا ہم نے تم کو لیکن ایسی رسالت کے ساتھ جو تمام لوگوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

④ بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا

مشقت میں پڑنا سخت گراں ہے۔ بہت زیادہ تمہاری بھلائی چاہنے والے اہل ایمان پر نہایت مہربان، بیحد شفیق۔

⑤ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر تاکہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

⑥ اے نبی ہم نے بھیجا تم کو حاضر و ناظر بنا کر، خوشخبری دیتا ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر۔

⑦ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اور یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

⑧ بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر بنا کر خوشخبری اور ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو۔

⑨ تم فرما دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنکر آیا) ہوں۔

⑩ یٰسٓ۔ قسم ہے حکمت والے قرآن کی۔ بیشک تم رسولوں میں سے ہو۔ صراط مستقیم پر قائم۔

تمرینات

① کن آیتوں سے ثابت کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان اور

سارے انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

(۲) شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر کیوں صحیح ہے۔

(۳) رسالت محمدی پر آپ کے پاس قرآنی دلائل کیا ہیں۔

(۴) ایمان بالرسالۃ کیوں ضروری ہے۔

درس نمبر ۱۳

بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم

نئے الفاظ کے معانی

لَاتُقَدِّمُوْا ـــ آگے مت بڑھو	غَیْرَ نٰظِرِیْنَ ـ انتظار نہ کرتے ہوئے
لَاتَجْهَرُوْا ـــ چلاؤ مت	اِنٰهُ ـ اس کے تیار ہونے کا۔ پکنے کا
اَنْ تَحْبَطَ ـ کہیں کارت نہ ہو جائیں	مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ـ باتوں میں جی لگائے ہوئے۔
وَرَاءِ ـــ باہر	
لِمَا یُحْیِیْکُمْ ـ تمہیں زندگی بخشنے کیلئے	نَاجَیْتُمُ ـ سرگوشی کرنا چاہو۔ آہستہ بات کرنا چاہو
یَغُضُّوْنَ ـــ پست کرتے ہیں	
اِمْتَحَنَ ـــ پرکھ لیا ہے۔	نَجْوٰىکُمْ ـ اپنی گفتگو۔ اپنی عرض

عنوان کے مناسب آیات کریمہ

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ حجرات/۱

(۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ حجرات/۲

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِیْمٌ ۝ حجرات/۳

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ حجرات/۴

(۵) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ
لِمَا یُحْیِیْکُمْ ؕ انفال/۲۴

(۶) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ بقرہ/۱۰۴

(۷) لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ؕ نور/۶۳

(۸) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مجادلہ/۱۲

(۹) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ فتح/۹
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ
يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ
فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا
يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔلُوْهُنَّ
مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۝ احزاب/۵۳

اردو ترجمہ

(۱) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔

(۲) اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۳) بیشک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے حضور میں اللہ نے ان کے دلوں کو پرکھ لیا ہے تقویٰ کیلئے۔ ان کیلئے بخشش ہے

اور بڑا ثواب ہے۔

(۴) بیشک جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس خود تشریف لاتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۵) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے پکارنے پر حاضر ہو جاؤ۔ جب رسول تمہیں اس چیز کیلئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

(۶) اے ایمان والو! (دوران گفتگو نبی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ یوں عرض کیا کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے نبی کے ارشادات خوب غور سے سنا کرو۔ اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے

(۷) رسول کے پکارنے کو ایسا مت ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(۸) اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔ پھر اگر تمہیں اس کی مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر بنا کر خوشخبری دیتا ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو۔

(۱۰) اے ایمان والو! جب تک اجازت نہ ملے نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو اور جب کھانے کیلئے بلائے جاؤ اور کھا چکو تو فوراً منتشر ہو جاؤ۔ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاتے رہو۔ بیشک اس سے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے

اور وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہوئے کچھ نہیں کہتے۔ لیکن اللہ حق بات کہنے سے شرم نہیں فرماتا۔ اور جب تم ان کی ازواج طیبات سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

تمرینات

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر پر سب سے واضح اور جامع آیت کون سی ہے۔

(۲) خوشخبری کے لفظ سے کس بات کی خوشخبری اور ڈرانے کے لفظ سے کس چیز سے ڈرانا مراد ہے۔

(۳) دل کا تقوی کس چیز سے حاصل ہوتا ہے۔ آیت کے حوالہ سے جواب دیجئے کس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ تعظیم کے جتنے طریقے ایجاد ہونگے سب حکم الہی کی تفصیلات میں داخل ہیں۔

شفاء القرآن فاؤنڈیشن

درس نمبر ۱۴

رسالت محمدی کے ثبوت میں علمی اور عقلی دلائل

(از افادات حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ تعالی عنہ)

(پہلی دلیل)

نبوت محمدی کی سچائی معلوم کرنے کا سب سے موثر ذریعہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے احوال اور ان کے اقوال و ارشادات ہیں۔

مثال کے طور پر جب تم نبوت و رسالت کے معنی سمجھکر قرآن و حدیث کا غور سے مطالعہ کروگے تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سب سے اونچے درجے پر فائز ہیں۔

اور اس امر کی تائید اس طرح پر ہوگی کہ جب تم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑھوگے کہ عبادت و ریاضت سے دل کی تطہیر اور روح کا تزکیہ ہو جاتا ہے اور تم اسے واقعات پر منطبق کروگے تو دنیا میں روشن ضمیر اور پاک باطن انسانوں کا ایک طبقہ دیکھکر تمہیں پیغمبر کی سچائی کا یقین ہو جائے گا۔

اسی طرح جب تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اقوال پڑھوگے کہ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالی اسکی برکت سے اُسے ایسے علوم کا وارث بنا دیتا ہے جس سے وہ نابلد تھا۔ اور جو شخص صبح کو اس حال میں اُٹھتا ہے کہ سوائے فکر مولی کے اسے اور کوئی فکر نہیں ہوتی تو اللہ تعالی اسے دنیا و آخرت کے جملہ افکار سے نجات دیدیتا ہے۔ اور جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے تو حمایت ظلم کے نتیجہ میں اللہ تعالی اسی ظالم کو اس کے سر پر مسلط کر دیتا ہے۔

جب تم ان اقوال کا تجربہ کرنے کے لئے عمل کے میدان میں قدم رکھوگے تو تمہیں فوراً محسوس

ہو جائے گا کہ یہ اقوال سچائی کے معیار پر بالکل پورے اُترتے ہیں۔ اور نہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ انسان کی فطرت اسی طور پر واقع ہوئی ہے کہ قول کی سچائی رفتہ رفتہ قائل کی سچائی کا یقین دلا رہی ہے۔

دوسری دلیل

یہ بات عقلائے عالم کے درمیان مسلّم ہے کہ انسان کو اپنے نشو و نما کے عہد سے لیکر شعور و بلوغ کی منزل تک جو کچھ بھی ملتا ہے یا تو اپنے ماحول سے ملتا ہے یا تعلیم سے۔ اس رُخ سے جب ہم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ ایک امّی شخص جس نے نہ کہیں تعلیم حاصل کی نہ اہل علم اور اصحاب فضل و کمال کی اسے کوئی صحبت میسّر آئی بچپن سے لیکر عہد شباب تک عرب کے بت پرستوں، جاہلوں، ظالموں، میخواروں، بدقماشوں، رسہ گیروں اور غیر مہذب وحشیوں کے درمیان اپنی زندگی کی ایک ایک صبح و شام گزاری۔ لیکن حیرت ہے کہ اس کے فکر و خیال پر نہ ماحول کا کوئی اثر پڑا اور نہ اس کے اخلاق و کردار پر گرد و پیش کا کوئی دھبہ نظر آتا ہے۔ پھر بتایا جائے کہ اس کے پاس جو کچھ تھا وہ کہاں کا تھا۔

اپنے ماحول کا ہوتا تو کاجل کی کوٹھری میں رہتے ہوئے ایک اُجلے دامن کی تاریخ کیونکر مرتب ہوتی۔ اور کتابوں کے مطالعہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کے لیے نوشت و خواند ضروری ہے۔ اس لئے ماننا پڑیگا کہ اس کے فکر و عمل کے نشو و نما کا منبع یہ جہان آب و گل نہیں تھا بلکہ عالم قدس کے چشمۂ فیض سے اسکی زندگی کا رشتہ جڑا ہوا تھا۔ اس کے ظاہر و باطن کو براہ راست خود خالق قدیر نے اپنے دست قدرت سے سنوارا اور اسے کشورِ فضل و کمال کا امیر اور جہان حسن و خوبی کا دلہا بنا کر بنی نوع انسان کی طرف مبعوث فرمایا تاکہ وہ بندوں تک خدا کا پیغام پہنچائے اور اسی کا نام نبوت و رسالت ہے۔

تیسری دلیل

پھر ایک بے داغ اور پاکباز زندگی کا سب سے حیرت انگیز رُخ یہ ہے کہ پیغمبر بننے کی حیثیت سے وہ اپنے آپ کو قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اعلان نبوت سے پہلے میں نے ایک طویل عمر تمہارے ساتھ گزاری ہے۔ تمہارے دل میں یہ بات کیوں نہیں اُترتی کہ زندگی میں جسکی زبان جھوٹ سے کبھی آلودہ نہیں ہوئی آج وہ اپنے متعلق رسول ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیونکر کر سکتا ہے۔

لیکن سچائی کا نقطۂ عروج یہ ہے کہ پیغمبر کی مخالفت میں مکہ کے کفار و مشرکین کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے، بائیکاٹ سے لیکر اخراج اور منصوبۂ قتل تک وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو ان کے امکان میں ہوتا ہے لیکن ان میں سے کسی کو یہ جرأت نہیں ہوتی کہ پیغمبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہہ دے کہ پیغمبری کا دعویٰ کرنا ہے تو کسی اور شہر میں چلے جاؤ جہاں کے لوگ تمہارے حالات سے بے خبر ہوں۔ مکے کے لوگ تمہاری ان ساری کمزوریوں سے واقف ہیں جن کی موجودگی میں تمہیں پیغمبر تسلیم کرنا انہی کا کام ہو سکتا ہے جو عقل و ہوش سے عاری ہو۔ اس طرح کی جرأت نہ کر سکنے کے معنی یہ ہیں کہ دشمنوں کو بھی پیغمبر کی زندگی میں کہیں انگلی رکھنے کی کوئی جگہ نہ مل سکی۔ اور نہ اس طرح کا کوئی جھوٹا الزام ہی تراش سکے۔

اسی کیساتھ تاریخ کا یہ واقعہ بھی نظر میں رکھئے تو رسالت محمدی کی سچائی مہر نیم روز کی طرح آپ پر روشن ہو جائے گی کہ اعلان نبوت سے قبل جو شخص اپنی قوم میں "صادق و امین" کے لقب سے پکارا جاتا تھا اب اعلان نبوت کے بعد وہی قوم اسے جھوٹا کہنے لگی ۔۔۔ کیوں!

آپ گہرائی میں اُتر کر سوچیں گے تو آپ پر وہ منکشف ہو جائیگی کہ مخالفت کی بنیاد دراصل پیغمبر کی وہ دعوتِ توحید تھی جس نے بُت پرستی کے مصنوعی نظام پر کاری ضرب لگائی تھی۔ بتوں کے چڑھاوے اور نذرانوں پر جنھوں نے اپنے عیش کا محل کھڑا کیا تھا اس خطرے سے ان کی آنکھوں کی نیند اُڑ گئی تھی کہ اگر توحید کا عقیدہ لوگوں کے دلوں میں اتر گیا تو بتخانوں میں خاک اُڑنے لگی اور ہماری معیشت و اقتدار کا سارا کاروبار ختم ہو جائیگا۔

اس لئے یہ جانتے ہوئے بھی کہ پیغمبر اپنے دعوے میں سچا ہے وہ صرف مادی منفعت کی لالچ میں پیغمبر کو جھٹلاتے تھے۔ لیکن بہرحال سچائی اپنا ایک وجود رکھتی ہے۔ اسے غالب ہونا تھا وہ ساری مخالفت کے باوجود غالب ہو کر رہی۔ عرب سے بت پرستی کا نام و نشان مٹ گیا اور توحید کا علم بلند ہوا تو آج تک بلند ہے۔

چوتھی دلیل

غیب کی خبر دینا بھی رسالت محمدی کی ایک نہایت روشن دلیل ہے کیونکہ غیب کا علم خداوند کریم صرف اپنے منتخب رسولوں کو عطا کرتا ہے پھر ان کے ذریعہ غیب کی خبر عام بندوں تک پہنچتی ہے۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی جو خبریں دی ہیں انھیں ہم مندرجہ ذیل خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(۱) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق ماقبل کائنات سے ہے۔
(۲) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق تخلیق کائنات کی تفصیلات سے ہے۔
(۳) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ان کے احوال سے ہے۔
(۴) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کے احوال سے ہے۔
(۵) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق جنت و دوزخ، ملاء اعلیٰ، عرش و کرسی، ملائکہ اور عالم برزخ کے احوال سے ہے۔

(۶) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیش آنے
(۷) والے احوال و واقعات سے ہے۔
(۸) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق مستقبل میں پیش آنے والے احوال و واقعات سے ہے۔
(۹) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق آثار قیامت سے ہے۔
(۱۰) غیب کی وہ خبریں جن کا تعلق دخول جنت و نار اور ابد کے احوال سے ہے۔

پانچویں دلیل

عالم طبیعیات میں تصرفات بھی رسالت محمدی کی روشن دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے۔ کیونکہ عالم محسوسات کے سارے تکوینی امور صرف خدا کی مرضی کے تابع ہیں اس لئے خدا کے اذن کے بغیر کوئی بھی ان میں کسی طرح کا تصرف نہیں کر سکتا۔ اسی لئے ان تصرفات کو معجزہ کہا جاتا ہے کہ عام انسان اسکی مثال لانے سے عاجز ہیں۔ اور اسی لئے ہر نبی کا معجزہ اسکی نبوت کی دلیل سمجھا جاتا ہے کہ کائنات کے نظام طبیعی میں خدا کی عطا اور اذن کے بغیر کسی کے لئے بھی تصرف کی قدرت ممکن نہیں ہے۔

عالم طبیعیات میں حضور انور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات و معجزات کو ہم مندرجہ ذیل خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

آسمان میں تصرفات

چاند کو انگلی کے اشارے سے شق کرنا۔ ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لانا۔ دھوپ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ فگن ہونا۔ ہاتھ اٹھاتے ہی کالی گھٹاؤں کا امنڈ آنا اور موسلا دھار بارش برسنا۔ اور ہاتھ اٹھاتے ہی بند ہو جانا۔ دھوپ اور چاندنی میں حضور کے جسم پاک کا سایہ نہ ہونا۔ شب معراج میں فضاؤں سے گزرنا اور آسمانوں کا سفر کرنا۔

زمین میں تصرفات

ہجرت کے سفر میں حضرت سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں کا حضور کے حکم پر زمین میں دھنس جانا۔ ابوجہل کی مٹھی میں سنگریزوں سے کلمہ پڑھوانا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ایک مشت غبار کا طوفان بنکر کفار و مشرکین کی آنکھوں میں بھر جانا۔ دست مبارک سے لگائے ہوئے کھجور کے پودوں کا کچھ ہی عرصہ میں تناور درخت بن جانا اور پھلنے لگنا۔

کھانے اور پانی میں تصرفات

تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت ہونا کہ کئی سو آدمی آسودہ ہو گئے۔ دست مبارک میں لئے ہوئے لقمے سے تسبیح کی آواز آنا۔ ایک مشک پانی میں اتنی برکت ہونا کہ سارا لشکر سیراب ہو گیا۔ انگشت مبارک کی گھائیوں سے پانی کا چشمہ ابلنا۔

جمادات و نباتات میں تصرفات

رہگزر میں شجر و حجر سے صلاۃ و سلام کی آواز آنا۔ درختوں کا حکم کی تعمیل میں زمین چیرتے ہوئے حاضر ہونا اور توحید و رسالت کی گواہی دیکر واپس لوٹ جانا۔ قدم مبارک رکھتے ہی ہیبت رسالت سے پہاڑوں کا کانپنے لگنا۔ پتھروں کا موم ہو جانا اور کف پا کا نقش اتار لینا۔ بوقت ضرورت درختوں کا اس طرح مجتمع ہو جانا کہ پردہ ہو جائے۔ میدان بدر میں کھجور کی شاخ کا تلوار بن جانا۔ سوکھے ہوئے تنے کا صدمۂ ہجر سے گریہ کرنا۔ اندھیری رات میں دست مبارک سے مس کی ہوئی لاٹھی کا روشن ہو جانا۔ اور تبسم کی کرن سے اندھیرے گھروں کا اجالا پھیل جانا۔

حیوانات میں تصرفات

جانوروں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سجدہ کرنا۔ اونٹوں کا حضور سے فریاد کرنا اور پناہ طلب کرنا۔ جانوروں کا حضور سے ہمکلام ہونا۔ بغیر بچہ دیئے بکری کے تھن سے دودھ نکلنا۔ لاغر اونٹنی پر سوار ہوتے ہی طاقتور اور تیز رفتار ہو جانا۔

چھٹی دلیل

رسالت محمدی کی سب سے روشن اور پائیدار دلیل قرآن کریم ہے جو اپنی اصل حالت میں آج تک ہمارے درمیان موجود ہے۔ جن وجوہ سے ہم قرآن کریم کو رسالت محمدی کی دلیل قرار دیتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) کلام الٰہی ہونے کی حیثیت سے قرآن کی فصاحت و بلاغت "اعجاز بیان" اور اسلوب تعبیر اس نقطۂ کمال پر ہے کہ بار بار چیلنج کرنے کے باوجود سارے فصحائے عرب اور سخنوران عصر اسکی مثال پیش کرنے سے عاجز رہے۔ خموشی اور صراحت دونوں رخ سے انھوں نے اعتراف کر لیا کہ یہ کلام بشر کا نہیں بلکہ خالق بشر کا ہے۔ اور یہ بات سب کو مسلم ہے کہ جس ذات پر خدا کا کلام اور